Spot CMYK#Waheed

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ ....بجلی اور گیس چوری..........مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط۱۲۲)... مناسک حج کے بعد ذکر اللہ اور ایک عظیم دعاء کا حکم...// // // ۶

درسِ حدیث ....نظر لگنے کی حقیقت اور اس کا علاجِ نبوی (قسط۳)...// // // ۱۲

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

ماہِ صفر کے آخری بدھ سے متعلق منکرات..........مفتی محمد رضوان ۱۷

جمعہ کے دن حج کی فضیلت اور حجِ اکبر کی تحقیق..........// // // ۱۹

جنت آشیانی کا جہنم مکانی سے ''ہاٹ لائن'' رابطہ (جنت کے قرآنی مناظر:۲۷).....مفتی محمد امجد حسین ۲۸

اسلام کی بنیاد پر یہ ملک بنا ہے (بسلسلہ دفاعِ پاکستان قسط:۴)..........// // // ۳۲

ایک محدِّثِ وقت کی بارگاہ علم وعرفان میں حاضری..........// // // ۳۵

قرآن مجید وغیرہ کو بے وضو چھونے کے احکام (وضو کے مسائل واحکام، قسط۳)..........مفتی محمد یونس ۳۸

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک (قسط۳)..........مولانا غلام بلال ۴۱

ماہِ ذیقعدہ: ساتویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات..........مولانا طارق محمود ۴۷

علم کے مینار: ....امام شافعی رحمہ اللہ کے شیوخ..........مولانا محمد ناصر ۴۹

تذکرۂ اولیاء: ....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت..........// // // ۵۱

پیارے بچو! ....عَشَرَۃُ مُبَشَّرَۃُ..........// // // ۵۴

بزمِ خواتین ....گھریلو ناچاقی اور اس کے اسباب (تیسری وآخری قسط)......مولانا طلحہ مدثر ۵۵

آپ کے دینی مسائل کا حل..... نکاح پر طلاق کی تعلیق اور حیلہ کی صورتیں.... ادارہ ۶۳

کیا آپ جانتے ہیں؟.. جمعہ کے دن زیارتِ قبور اور اس کی فضیلت کی حیثیت.. مفتی محمد رضوان ۷۰

عبرت کدہ ....حضرت آدم وحوا کا زمین پر اترنا..........مولانا طارق محمود ۷۸

طب وصحت..........سیب (Apple) کے فوائد وخواص..........مفتی محمد رضوان ۸۴

اخبارِ ادارہ ....ادارہ کے شب وروز..........مولانا محمد امجد حسین ۹۱

اخبارِ عالم ....قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں..........حافظ غلام بلال ۹۳

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مفتی محمد رضوان

بجلی اور گیس چوری

جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کرتے رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں ایک مدت سے بجلی اور گیس کی قلت اور لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے،اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کی قلتوں میں اضافہ ہورہا ہے، جس کی ایک وجہ تو بڑھتی ہوئی آبادی اور ان چیزوں کے استعمال اور برتاؤ کی کثرت واضافہ بتلائی جاتی ہے اور دوسری وجہ ان چیزوں کا بے جاضیاع اور ان کی مختلف طریقوں سے چوری کئے جانے کو قرار دیا جاتا ہے۔
پہلی وجہ کو تو ظاہر ہے کہ ایک درجہ میں ضرورت ومجبوری قرار دیا جاسکتا ہے،لیکن دوسری وجہ کو ضرورت اور مجبوری قرار نہیں دیا جاسکتا۔
بجلی اور گیس کے ضیاع کی مختلف شکلیں ہیں،جن کا ہم پہلے بھی ذکر کرتے رہے ہیں،مثلاً جیب سے بل ادا نہ کئے جانے والے مقامات اور بطورِ خاص سرکاری اور وقف اداروں میں طرح طرح سے بجلی اور گیس کا ضیاع،مختلف شکلوں میں گیس کی لیکیج اور پائپ لائنوں کی خرابی وغیرہ وغیرہ۔
جہاں تک بجلی اور گیس کی چوری کا تعلق ہے،تو واقعی ہمارے ملک میں بجلی اور گیس چوری بہت زیادہ اور بعض مقامات پر اجتماعی وہمہ جہتی نوعیت کی ہے،جس میں دینداروں اور مالداروں کا بڑا طبقہ بھی شامل ہے،اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب بجلی اور گیس کا استعمال چوری کی شکل میں ہوتا ہے،تو پھر بل کی ادائیگی کا فکر نہ ہونے کی وجہ سے ان چیزوں کے استعمال میں بے دردی دیکھنے میں آتی ہے،اور''مالِ مفت دلِ بے رحم''والی کہاوت سر چڑھ کر بولتی ہے۔
بعض علاقوں میں تو بجلی وغیرہ کا ناجائز طریقہ پر استعمال اتنا عام ہے کہ وہاں کوئی فرد بھی بل ادا کرنے کی زحمت نہیں سمجھتا، بلکہ الٹا اوپر سے اس کو اپنا حق سمجھا جاتا ہے،اور آوا کا آوا ڈوبا ہوا ہونے کی وجہ سے سرکاری افسران اور ملازمین بھی بجلی چوروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے متحرک نظر نہیں آتے، بلکہ وہ یا تو خود بجلی چوری کے جرم میں مبتلا پائے جاتے ہیں، یا پھر بجلی چوری کے نتیجہ میں رشوت اور بھتہ خوری کرکے''کریلا اور نیم چڑھا'' کا مصداق بنتے ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ بعض لوگ بجلی اور گیس چوری کو، چوری ہی تصور نہیں کرتے، بلکہ اس کو اپنا حق تصور کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ سرکاری املاک اور سرکاری خزانہ کا مال ہے، جو کہ عوام کا حق ہوتا ہے، اور ان چیزوں کا استعمال کرنے والا دراصل ایک طرح سے اپنا حق استعمال اور وصول کرنے والا شمار ہوتا ہے، لہٰذا اس کو چوری قرار دیئے جانے کے کوئی معنیٰ نہیں۔

حالانکہ اس طرح کی باتیں یا تاویلات شریعت اور قانون کی کسوٹی پر پرکھنے سے درست ثابت نہیں ہوتیں، کیونکہ اس طرح کی سرکاری املاک اور خزانہ پر مشتمل اشیاء پر اس وقت تک ملکیت کا استحقاق ثابت نہیں ہوتا، جب تک ان کو قانونی طریقہ پر اور مقررہ معاوضہ ادا کر کے وصول نہ کیا جائے، اور مقررہ معاوضہ ادا کئے بغیر اور قانونی تقاضوں کو پورا کئے بغیر ان چیزوں کا استعمال نہ صرف یہ کہ چوری کہلاتا ہے، بلکہ چوری کی بدترین شکل میں داخل ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے سرکاری املاک اور خزانہ کے اخراجات سے چلنے والے اداروں سے ملک کے تمام افراد کا حق وابستہ ہوتا ہے، اور اس طرح کسی ایک یا چند افراد کا چوری کرنا ملک بھر کے لاکھوں اور کروڑوں عوام کا حق چوری کرنا کہلاتا ہے، اور اس پر ڈھٹائی اختیار کرنا اور چوری و سینہ زوری سے کام لینا لاکھوں و کروڑوں افراد کے حق پر ڈاکہ ڈالنا کہلاتا ہے، اس لئے یہ عوام کی اجتماعی حق تلفی ہے، جن سے نہ تو معافی مانگنا ممکن ہے اور نہ ہی ان کے حق کی تلافی بآسانی ممکن ہے، کیونکہ نہ تو ملک بھر کے تمام افراد سے معافی مانگنا ممکن ہے، اور نہ ہی بآسانی ان کا یہ متعین حق ان تک پہنچانا ممکن ہے۔

بعض لوگ بجلی اور گیس کا پورا بل ادا نہ کرنے یا بجلی وگیس کے ناجائز اور چوری کے طریقہ پر استعمال کرنے کی یہ وجہ بیان کیا کرتے ہیں کہ بجلی اور گیس کے بلوں میں مختلف قسم کے ظالمانہ ٹیکس لگائے جاتے ہیں، جو کہ ان اشیاء کے اصل استعمال اور صرف وخرچ کی مقدار سے زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے ان حالات میں بجلی اور گیس کا بل ادا نہ کرنا یا برائے نام بل ادا کر کے بجلی اور گیس کا چوری چھپے یا رشوت وبھتہ خوری کے ساتھ استعمال زیادہ کرنا چوری نہیں کہلاتا۔

مگر غور کرنے سے اس طرح کی باتیں اور تاویلیں بھی شریعت اور قانون کی رو سے بے معنیٰ ثابت ہوتی ہیں، کیونکہ بجلی یا گیس کے بل پر مختلف ناموں سے لگے ہوئے ٹیکس شامل کر کے مجموعی بل کی مالی مقدار ہی درحقیقت شرعی اعتبار سے اس بجلی یا گیس کا معاوضہ شمار ہوتی ہے اور چوری وناجائز استعمال کی حقیقت پھر بھی برقرار رہتی ہے، اور چوری خواہ مالدار کرے یا غریب، بہرحال وہ چوری ہی ہے، اور رشوت وبھتہ

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

خوری کا ارتکاب بھی کیا جائے، تو یہ دہرا جرم ہے، کیونکہ رشوت دینے اور لینے والے کے لئے جہنم کے عذاب کی وعید ہے۔

خلاصہ یہ کہ بجلی اور گیس کا بے جا استعمال وضیاع اور بالخصوص مختلف شکلوں میں بجلی اور گیس چوری ایک بدترین چوری کی شکل ہے، جو کہ ملی وقومی جرم ہے، اوراس کی معافی وتلافی بھی بآسانی ممکن نہیں اور اسی لئے اس جرم پر ملک میں سخت سے سخت قوانین کی ضرورت ہے، تاکہ اس طرح کے قومی وملی اور اجتماعی املاک اور حقوق کو چوری کرنے اور ڈاکہ ڈالنے والوں کو عبرت حاصل ہو، اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(سورہ بقرہ قسط۱۲۲، آیت۲۰۰ تا۲۰۲) مفتی محمد رضوان

مناسکِ حج کے بعد ذکرُ اللہ اور ایک عظیم دعاء کا حکم

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ . وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (سورة البقرة، رقم الآيات ۲۰۰ الٰی ۲۰۲)

ترجمہ: پھر جب تم پورے کر چکو اپنے مناسک، تو یاد کرو اللہ کو، تمہارے یاد کرنے کی طرح اپنے باپ دادا کو، یا اس سے بھی زیادہ شدید یاد کرنا۔

پھر ان میں سے بعض وہ ہے، جو یہ کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی، اور نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔

اور ان میں سے بعض وہ ہے، جو یہ کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی، اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے، یہی لوگ ہیں کہ جن کا حصہ ہے، ان اعمال میں سے جو انہوں نے کمائے، اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے (سورہ بقرہ)

تفسیر وتشریح

مذکورہ آیات میں سے پہلی آیت میں حج کے مناسک واحکام کی ادائیگی کے بعد اللہ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس طریقہ سے بچہ اپنے ماں باپ کو یا انسان اپنے آباء واجداد کو یاد کیا کرتا ہے، یا جس طریقہ سے زمانۂ جاہلیت میں لوگ حج سے فارغ ہو کر اپنے آباء واجداد کا کثرت سے تذکرہ کیا کرتے تھے، بلکہ اللہ کو اس سے بھی زیادہ شدید طریقہ پر یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل ذکر تو اللہ ہی کا ہے، کیونکہ اللہ باقی اور باقی سب چیزیں فانی ہیں، جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انسا، حج کے مناسک اور احکام سے فارغ ہو کر یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب وہ اللہ کا ذکر کرکے

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اوراللہ کو یاد کرکے فارغ ہو چکا ہے، بلکہ اس کے بعد بھی اسے اللہ کو یاد کرنا چاہئے، بلکہ کثرت کے ساتھ یاد کرنا چاہئے۔

اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر اور متعدد احادیث میں بھی آیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوْا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (سورة الاحزاب، رقم الآية ۴۱)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے، تم یاد کرو اللہ کو کثرت سے یاد کرنا (سورہ احزاب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ، فَقَالَ: سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا، وَالذَّاكِرَاتُ (مسلم، رقم الحديث ۲۶۷۶ "۴")

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے، تو آپ کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا، جس کو "جمدان" کہا جاتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چلو، یہ جمدان ہے، یکتا حضرات سبقت لے گئے، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یکتا حضرات کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے حضرات، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین (مسلم)

معلوم ہوا کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے خواتین وحضرات درحقیقت دوسروں سے آگے بڑھنے والے اور اجر وثواب پانے میں دوسروں سے ممتاز اور یکتا ہیں۔

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَنْبِئْنِيْ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٧٩٣، باسناد صحيح)

ترجمہ: ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلام کے قاعدے (اوراعمال) میرے لئے بہت زیادہ ہوگئے ہیں، آپ ان میں سے کوئی ایسی چیز مجھے بتادیجئے کہ میں اس کا اہتمام والتزام کرلوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری زبان ہمیشہ اللہ عزّ و جلّ کے ذکر سے تر رہے (ابن ماجہ)

معلوم ہوا کہ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے اور بار بار کرنا چاہئے کہ زبان سے اس کا اثر زائل وختم نہ ہو، بلکہ اس کا اثر ہمہ وقت برقرار رہے، اسی بات کو زبان کے ذکر اللہ سے ہمیشہ تَر رہنے سے تعبیر کیا گیا۔

دنیاوآخرت کی بھلائی کی عظیم دعاء کا حکم

اس کے بعد اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیاوآخرت کی بھلائی کے طلب گاروں کی دو قسمیں اور ان کے نتائج واثرات کا ذکر فرمایا ہے۔

پہلی قسم دنیا کی بھلائی کے طلب گاروں کی ہے، جو صرف دنیا کی بھلائی کو طلب کرتے ہیں، اور آخرت کی بھلائی کو طلب نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، کیونکہ وہ درحقیقت آخرت کی بھلائی کے طلب گار نہیں۔

اوراس کے برعکس دوسری قسم ان لوگوں کی ہے، جو دنیا میں بھی بھلائی کے طلب گار ہیں، اور آخرت میں بھی بھلائی کے طلب گار ہیں، اور ساتھ ہی جہنم کے عذاب سے بھی حفاظت ونجات کے طلب گار ہیں، ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ ان کے اعمال کے مطابق ان کو دنیاوآخرت میں حصہ عطا کیا جائے گا، اور دنیاوآخرت کے دونوں قسم کے طلب گاروں کے اعمال کا حساب بہت جلد ہوگا۔

احادیث میں دنیاوآخرت کی بھلائی طلب کرنے کی مذکورہ دعاء کی فضیلت واہمیت آئی ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بخاری، رقم الحديث ٦٣٨٩)

ترجمہ: نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی کہ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ترجمہ: اے اللہ ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمائیے، اورآخرت میں بھی بھلائی عطافرمائیے اورہمیں جہنم کے عذاب سے بچائیے (بخاری)

بعض روایات میں اس دعاء کا ذکر ''اللھم'' کے بغیر آیا ہے۔ [۱]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ -أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ- أَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ، فَشَفَاهُ (مسلم، رقم الحديث ۲۶۸۸ "۲۳")

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی عیادت فرمائی، جو کمزوری کی وجہ سے چوزہ کی طرح ہوگیا تھا، تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا آپ کوئی دعاء کرتے ہیں؟ یا اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں! میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! جو آپ نے میری سزا آخرت میں رکھی ہے، وہ مجھے دنیا میں ہی دے دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سبحان اللہ'' آپ اس کی طاقت یا استطاعت نہیں رکھتے، آپ یہ دعاء کیوں نہیں کرتے کہ:

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

''اے اللہ! مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمائیے، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمائیے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ سے یہی دعاء کی، تو اس کو اللہ نے شفاء عطا فرمادی (مسلم)

---

[۱] عن أنس، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار (مسلم، رقم الحديث ۲۶۹۰ "۲۷")

Idara Ghufran

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے ساتھ آخرت کی بھلائی اور جہنم کے عذاب سے حفاظت کی دعاء کرنے سے آخرت میں تو بھلائی واچھائی حاصل ہوتی ہی ہے، دنیا میں بھی شر و تکلیف دور ہوکر بھلائی اور اچھائی حاصل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ مذکورہ دعاء کا نبی ﷺ سے طواف کرتے ہوئے، رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کرنے کا بھی حدیث میں ذکر آیا ہے۔ [1]

اس تفصیل سے مذکورہ دعاء کی فضیلت واہمیت وافادیت کا پتہ چلا، لہٰذا اس دعاء کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔

اور دعاء کیونکہ ذکر میں داخل ہے، خاص طور پر جبکہ دل کی توجہ کے ساتھ زبان سے الفاظ بھی ادا کئے جائیں، اس لئے اس دعاء کے کثرت سے کرنے کے نتیجہ میں، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم بھی پورا ہوگا، اور آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی خیر و بھلائی حاصل ہوگی، اور شر و برائی سے نجات حاصل ہوگی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

---

[1] عن عبد الله بن السائب، قال :سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يقول ما بين الركنين :(ربنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار)(سنن ابى داوٗد، رقم الحديث ۱۸۹۲، باب الدعاء فى الطواف)

فى حاشية ابى داوٗد: إسناده محتمل للتحسين.

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسلسلہ: ارکانِ اسلام

اضافہ وتحقیق شدہ دوسرا ایڈیشن

زکاۃ

کے

فضائل واحکام

قرآن وسنت اور اسلامی فقہ کی روشنی میں زکاۃ کی فرضیت واہمیت
زکاۃ کے فضائل وفوائد، ترکِ زکاۃ کے نقصانات اور وعیدیں، زکاۃ کی اقسام،
سونے چاندی، مالِ تجارت اور کرنسی کی زکاۃ اور سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے قدیم
وجدید مفصل ومدلّل باحوالہ احکام
زکاۃ کے متعلق اہم امور ومسائل پر علمی وتحقیقی کلام

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاحِ افکار

مولانا عبیدُ اللہ سندھی کے افکار

اور

تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کے نظریات

کا تحقیقی جائزہ

فلسفہ اور فکرِ ولی اللّٰہی ومولانا عبیدُ اللہ سندھی کے متعلق اہلِ علم واہلِ افتاء کی آرا
تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی طرف نسبت کی حقیقت۔
مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب غیر معتدل وشاذ افکار پر کلام
مولانا سندھی اور تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کے متعلق متعدد اکابر
اور اہلِ علم واہلِ قلم حضرات کی آرا وتحریرات اور فتاویٰ

مؤلف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

(بسلسلہ اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام) (اضافہ واصلاح شدہ جدید ایڈیشن)

ماہِ محرم کے فضائل واحکام

اس رسالہ میں قرآن حدیث، فقہ اور سلفِ صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی سال کے پہلے مہینے ''محرم الحرام'' کے فضائل، مسائل، احکام ومنکرات کو مدلّل ومفصل اور سہل انداز میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اسلامی وقمری سَن وماہ کی اہمیت اور اس کے مقابلہ میں دوسرے نظاموں کے حقائق کو واضح کیا گیا ہے اور عاشورہ یعنی دس محرم کے دن کی فضیلت واہمیت اور اس سے متعلقہ احکامات ومنکرات کا جائزہ لیا گیا ہے، نیز اس مہینہ کی نسبت سے معاشرے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا معتدل ومثبت انداز میں ازالہ کیا گیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

مؤلف

مفتی محمد رضوان

مدیر

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ

وساوِس اور حقائق

قرآن وسنت، فقہاء ومحدثین اور اہل السنۃ والجماعۃ کی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں وسوسوں کی حقیقت اور ان کے احکام، وسوسوں کی اقسام وانواع، وسوسوں کے گناہ ہونے نہ ہونے کا حکم، وسوسوں پر عمل اور ان کی تصدیق کے نتائج ونقصانات، وہم اور مالیخولیا کی بیماری کی حقیقت اور اس سے متعلق واقعات، ایمان، گناہ، ناپاکی، حرمت، طہارت، استنجاء، وضو، غسل، نماز، طلاق اور خواب وغیرہ سے متعلق وسوسوں پر تفصیلی کلام، پاکی وناپاکی اور حلت وحرمت سے متعلق اہم اصول اور مسائل، اور ناپاک چیز کو پاک کرنے کی سہل وآسان صورتیں، وسوسوں کے ضرر ونقصان سے حفاظت کا طریقہ۔

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

ملنے کا پتہ

کتب خانہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی
فون: 051-5507270

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

درسِ حدیث

مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

نظر لگنے کی حقیقت اور اس کا علاجِ نبوی (قسط ۳)

احادیث میں نظر لگنے سے پیشگی حفاظت اور نظر لگنے کے بعد اس کے علاج کا ذکر آیا ہے، ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نظر لگنے سے پیشگی تعوذ اور حفاظت کی دعاء اور دَم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْعَیْنِ فَإِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۴۹۷، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۵۰۸) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ نظر لگنے سے استعاذہ (یعنی پناہ وحفاظت طلب) کیا کرو، کیونکہ نظر لگنا برحق ہے (حاکم)

اس طرح کی حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ [۲]

اور نظر لگنے سے استعاذہ یعنی پناہ وحفاظت حاصل کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ معوذتین یعنی سورہ ناس اور سورہ فلق کا پڑھنا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتْ الْمُعَوَّذَتَانِ

---

[۱] قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْعَيْنُ حَقٌّ "

وقال الذهبی فی التلخیص: علی شرط البخاری ومسلم.

وقال شعیب الارنؤوط: صحیح لغیرہ (حاشیة ابنِ ماجه)

[۲] عن ابن کعب بن مالک، عن أبیه، رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: استعیذوا بالله من العین، فإن العین حق (مکارم الاخلاق للخرائطی، رقم الحدیث ۱۰۵۳)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا(ترمذی) ۱؎

ترجمہ: نبی ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر لگنے سے پناہ (وحفاظت) طلب کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورہ فلق وسورہ ناس) نازل ہوگئیں، پھران دوسورتوں کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے (انسانوں اور جناتوں کی نظر لگنے سے پناہ وحفاظت کے لئے) ان دونوں سورتوں کو اختیار کرلیا، اوران کے علاوہ اور چیزوں کو چھوڑ دیا(ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جناتوں کی نظر لگنے سے حفاظت کے لئے ان سورتوں کے نازل ہونے کے بعد کثرت سے ان سورتوں کو ہی مذکورہ مقصد کے لئے پڑھتے تھے۔

حضرت ابنِ عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:يَا ابْنَ عَابِسٍ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا تَعَوَّذَ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ؟قَالَ:قُلْتُ:بَلٰى .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ(مسند احمد، رقم الحديث ١٧٢٩٧) ۲؎

ترجمہ: رسول اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ابنِ عابس! میں آپ کو سب سے افضل اس تعوذ کی خبر نہ دے دوں، جس سے لوگ تعوذ کرتے ہیں، میں نے عرض کیا کہ بے شک! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" یہ دونوں سورتیں (سب سے افضل تعوذ میں داخل ہیں) (مسند احمد)

بعض احادیث میں سورہ ناس اور سورہ فلق کی اور بھی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے۔ ۳؎

۱؎ حديث نمبر ١٩٨٤ ،كتاب الطب،باب ما جاء في الرقية بالمعوذتين،واللفظ لهٗ، ابنِ ماجة حديث نمبر ٣٥٠٢.

قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَاب عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲؎ قال شعيب الارنؤوط:إسناده صحيح (حاشية مسند احمد)

۳؎ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ(مسلم، رقم الحديث ٨١٤"٢٦٤")

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور بعض احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزانہ رات کے وقت اور کسی تکلیف کے پیش آنے کے وقت ان دونوں سورتوں کو اور ساتھ ہی سورہ اخلاص کو پڑھ کر اپنے اوپر دَم کرنے کا ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ، نَفَثَ فِيْ كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيْعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ، وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكٰى كَانَ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ (بخاری، رقم الحديث ۵۷۴۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر (نیند کے لئے) تشریف لے جاتے (یعنی سونے کا ارادہ فرماتے) تو اپنے ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (یعنی سورہ اخلاص) اور معوذتین (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کرتے (یعنی اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے) پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر اور جسم کے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ سکتا، پھیر لیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو مجھے اسی طرح کرنے (یعنی اپنے جسم پر دَم کر کے پھیرنے) کا حکم فرماتے تھے (بخاری)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ سورتیں پڑھنے اور اپنے جسم پر دَم کرنے کا عمل تین مرتبہ کرتے تھے، اور ہاتھ پھیرنے کی ابتداء اپنے سَر اور چہرہ اور جسم کے آگے والے حصہ سے فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ (سنن الترمذی، رقم الحديث ۲۹۰۲)

قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عن عقبة بن عامر الجهنی، أنه قال: اتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راكب، فوضعت يدى على قدميه، فقلت: أقرئنى من سورة يوسف. فقال " :لن تقرأ شيئا أبلغ عند الله من قل أعوذ برب الفلق "(مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۳۴۱)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (بخاری، رقم الحديث ۵۰۱۷)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر ہر رات کو آتے تھے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع کرتے تھے، پھر ان میں پھونک مارتے تھے، پس ان میں قل ہو اللہ احد، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا، پھیر لیا کرتے تھے، دونوں ہاتھوں کے پھیرنے کی ابتداء اپنے سر اور اپنے چہرہ اور اپنے جسم کے آگے والے حصہ سے کیا کرتے تھے، یہ (یعنی تینوں سورتیں پڑھنے اور ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم پر پھیرنے کا) عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے (بخاری)

اس لئے اگر یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے، تو زیادہ بہتر ہے، اگرچہ ایک مرتبہ بھی جائز اور فائدہ سے خالی نہیں۔

اس کے علاوہ صحیح حدیث میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ جب کسی وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف محسوس ہوتی، تو اس وقت بھی یہ عمل کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ، فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ (بخاری، رقم الحديث ۴۴۳۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی، تو اپنے آپ پر ''معوذات'' (یعنی سورہ فلق، سورہ ناس اور سورہ اخلاص) پڑھ کر پھونک مارتے تھے، اور اس کو اپنے ہاتھ پر پڑھ کر جسم پر پھیرتے تھے، پھر جب آپ کو اس تکلیف کی شکایت ہوئی، جس میں آپ کی وفات ہوئی، تو میں نے ''معوذات'' کو آپ کے اوپر پڑھ کر پھونک ماری، جس طرح سے آپ پڑھ کر پھونک مارتے تھے، اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو (اس میں برکت زیادہ ہونے کی وجہ سے) آپ کے جسم پر پھیر دیا (بخاری)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

دَم کرنے کا جو طریقہ احادیث میں گزرا، اس کے متعلق بہت سے حضرات نے تو فرمایا کہ پہلے یہ تینوں سورتیں پڑھے، اور پھر ہاتھوں پر دَم کرے، اور پورے جسم پر پھیرے، جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ پہلے ہاتھوں پر پھونک مارے، اور پھر یہ سورتیں پڑھ کر ہاتھ پر پھونک مارے بغیر ان کو جسم پر پھیرے۔[1]

ملحوظ رہے کہ کئی احادیث میں نظر کے دَم کی اور بھی دعاؤں کا ذکر آیا ہے، جیسا کہ آگے آتا ہے، لیکن مذکورہ طریقہ پر یہ تینوں سورتیں زیادہ مفید ہیں، اگر کوئی اس کا روزانہ اہتمام کیا کرے، تو نظر لگنے سے حفاظت کا یہ آسان طریقہ اور مؤثر عمل ہے۔

خلاصہ یہ کہ نظر لگنے اور اثر ہوجانے سے پیشگی حفاظت اور نظر لگنے کے بعد اس کے اثر کو دور کرنے کے لئے سورہ ناس اور سورہ فلق بڑی اہمیت وتاثیر رکھتی ہے، اور خاص طور پر ان دونوں سورتوں کے ساتھ سورہ اخلاص کو شامل کر کے مذکورہ طریقہ پر عمل کرنا نظر لگنے بلکہ جنات کے اثر سے بھی حفاظت کا مؤثر و مسنون عمل ہے، جس کا سب مسلمانوں کو اہتمام کرنا چاہئے، اور چھوٹے بچوں پر جو خود نہیں پڑھ سکتے، پڑھ کر مذکورہ طریقہ پر دَم کرنا چاہئے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بوقتِ ضرورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی طرح دَم کیا کرتی تھیں، تاکہ انسان اور بچے سب نظرِ بد سے محفوظ رہیں، جو کہ انتہائی خطرناک چیز ہے، اور بعض صورتوں میں انسان کی موت کا بھی سبب بن جاتی ہے۔ العیاذ باللہ (جاری ہے............)

[1] (كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما) قال المظهرى :الفاء للتعقيب وظاهره يدل على أنه -صلى الله عليه وسلم -نفث فى كفيه أولا، ثم قرأ وهذا لم يقل به أحد وليس فيه فائدة، ولعل هذا سهو من الكاتب أو من راو لأن النفث ينبغى أن يكون بعد التلاوة ليوصل بركة القرآن واسم الله تعالى إلى بشرة القارء أو المقروء له .اهـ.

وتعقبه الطيبى فقال من ذهب إلى تخطئة الرواة الثقات العدول ومن اتفقت الأمة على صحة روايته وضبطه وإتقانه بما سنح له من الرأى الذى هو أوهن من بيت العنكبوت فقد خطأ نفسه وخاض فيما لا يعنيه هلا قاس هذه الفاء على ما فى قوله تعالى :(فإذا قرأت القرآن فاستعذ) وقوله :(فتوبوا إلى بارئكم فاقتلوا أنفسكم) على أن التوبة عين القتل ونظيره فى كلام الله تعالى العزيز غير عزيز والمعنى جمع كفيه ثم عزم على النفث فيهما فقرأ فيهما، أو لعل السر فى تقديم النفث على القراء ة مخالفة السحرة البطلة على أن أسرار الكلام النبوى جلت عن أن تكون مشرع كل وارد وبعض من لا يد له فى علم المعانى لما أراد التقصى عن الشبهة تشبث بأنه جاء فى صحيح البخارى بالواو وهى تقتضى الجمعية لا الترتيب وهو زور وبهتان حيث لم أجد فيه وفى كتاب الحميدى وجامع الأصول إلا بالفاء اهـ وقد ثبت فى رواية أبى ذر عن الكشميهنى يقرأ بلا فاء ولا واو فيهما (ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى للقسطلانى ،ج۷ص ۴۶۵،۴۶۶، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات و مضامین مفتی محمد رضوان

ماہِ صفر کے آخری بدھ سے متعلق منکرات

آج کل بہت سے لوگ ماہِ صفر کے آخری بدھ کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس دن کے متعلق مختلف نظریات و خیالات اور تصورات رکھتے ہیں۔

☜......بعض لوگوں کی طرف سے اس دن کو ''سیر بدھ'' کے نام سے مشہور کیا گیا ہے۔

☜......بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صفر کے آخری بدھ کو آنحضرت ﷺ نے غسلِ صحت فرمایا تھا اور سیر و تفریح فرمائی تھی اور چوری تناول فرمائی تھی۔

اسی لئے بعض ناواقف اور سادہ لوح مسلمان مرد اور عورتیں اس دن باغات اور سیر گاہوں میں سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس دن شیرینی اور چُوری وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

☜...... بعض لوگ اس دن خاص ثواب سمجھ کر نفلی روزہ رکھتے ہیں اور شام کو چوری، یا حلوہ پکا کر کھلاتے ہیں اور اس کو چوری روزہ یا پیر کا روزہ کہتے ہیں۔

☜......بعض لوگ صفر کے آخری بدھ کو سمندر کے کِناروں اور دُور دراز کی تفریح گاہوں کی جانب اس غرض سے چلے جاتے ہیں تاکہ وہ اس دن کے موہوم شر سے بچ جائیں۔

☜......بعض علاقوں میں اس دن گھونگنیاں (چھولے اُبال کر) تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☜......بعض علاقوں میں اس دن عمدہ قسم کے کھانے پکانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

☜......بعض لوگ اس دن بہت زیادہ خوشی مناتے ہیں اور اس دن کو تہوار کی سی حیثیت دیتے ہیں۔

☜...... بعض علاقوں میں اس دن کاریگر اور مزدور کام نہیں کرتے۔ اور اپنے مالک سے مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

☜......بعض لوگ اس دن گھروں میں اگر مٹی کے برتن ہوں تو ان کو توڑ دیتے ہیں۔

☜......اسی دن بعض لوگ چاندی کے چھلے اور تعویذات بنا کر مختلف مصیبتوں خاص کر صفر کی نحوست سے بچنے کی غرض سے پہنا کرتے ہیں۔

☜......بعض مکتبوں میں بھی اس دن چھٹی کی جاتی ہے۔

☜......بعض لوگ آفات و بلیات سے حفاظت کے خیال سے پانی پینے کے برتنوں میں تعویذ لکھ

Idara Ghufran

کر ڈالتے ہیں بلکہ بعض اوقات تعویذ لکھنے کے لئے دور دراز علاقوں سے پلیٹیں لائی جاتی ہیں جن کو دھو کر پیا جاتا ہے، یا اس پر لکھے ہوئے تعویذ کو دھو کر اس کا پانی تالابوں اور حوضوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔

بعض لوگوں نے صفر کے آخری بدھ کے متعلق ایک شعر بھی گھڑ لیا ہے، جس کا مضمون یہ ہے: ؎

آخری چہار شنبہ آیا ہے　　　غسلِ صحت نبی نے پایا ہے

یہ تمام باتیں من گھڑت اور بے بنیاد ہیں، اسلامی اعتبار سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کی کوئی خاص اہمیت اور اس دن شریعت کی طرف سے کوئی خاص عمل مقرر نہیں ہے۔اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی منقول ہے کہ ایک نواب زادے نے اپنے استاد سے اس تاریخ میں عیدی مانگی ۔انہوں نے شعر کے انداز میں اس عیدی کو بہت اچھے طریقے پر رد کر دیا۔ ؎

آخری چہارشنبہ ماہ ِ صفر	ہست چوں چہارشنبہ ہائے دگر
نہ حدیثی شد در آں وارد	نہ درو وعید کرد پیغمبر

ترجمہ: صفر کے مہینے کا آخری بدھ دوسرے مہینوں کے آخری بدھ کی طرح ہے اس بارے میں کوئی خاص حدیث یا واقعہ ثابت نہیں اور نہ ہی اس میں نبی ﷺ نے کوئی عید منائی ہے

(زوال السنۃ عن اعمال السنۃ ص ۸)

یہ سب چیزیں تو ہم پرستی میں داخل ہیں، جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

(ماخوذ از: ’’ماہِ صفر اور توہم پرستی‘‘ صفحہ۴۴،۴۵،مطبوعہ:ادارہ غفران، راولپنڈی)

بسلسلہ:اصلاحِ معاشرہ

شراب ونشہ

(ALCOHOLIC BEVERAGES AND INTOXICATION)

کے نتائج واحکام

اسلام میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کی ممانعت اور اس کی حکمت، شراب اور نشہ کے دنیاوی واخروی نتائج واثرات، خمر وشراب (ALCOHOLIC BEVERAGES) اور نشہ (INTOXICATION) کی مختلف قدیم وجدید صورتوں اور طریقوں کے احکام، خمر وشراب اور منشیات کی صنعت، تجارت، اعانت وملازمت اور علاج ومعالجہ اور دواء کے طور پر استعمال کا حکم، خمر وشراب نوشی کی اسلامی قانونی سزا سے متعلق احکام، خمر وشراب کو حلال قرار دیا جانا اور اس کے دوسرے نام رکھے جانا، خمر وشراب، نشہ اور شرابی سے متعلق اہم شرعی احکام، تمباکو نوشی کے احکام، غیر نشہ آور، پاک مشروبات ونبیذ اور جوس وسرکہ وغیرہ کے بارے میں شرعی وفنی احکام ومعلومات پر مشتمل مفصل ومدلل کتاب

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین مفتی محمد رضوان

جمعہ کے دن حج کی فضیلت اور حجِ اکبر کی تحقیق

آج کل عوام میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ جمعہ کے دن واقع ہونے والا حج، جس میں جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ ہو، وہ دوسرے دنوں کے مقابلے میں ستّر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

نیز یہ بھی مشہور ہے کہ جو حج جمعہ کے دن واقع ہو رہا ہو، وہ حجِ اکبر کہلاتا ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔

اور اسی وجہ سے جس سال وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو رہا ہو، اس مرتبہ اس کو حجِ اکبر سمجھ کر اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بہت بڑی تعداد حج کی ادائیگی کے لئے جمع ہو جاتی ہے، اور دنیا کے مختلف اطراف سے بہت سے لوگ اس کو ستر مرتبہ حج کا درجہ دیتے ہوئے اس میں شرکت کا اہتمام کرتے ہیں، خواہ ان کا نفلی حج ہی کیوں نہ ہو۔

تو اس بارے میں سمجھ لینا چاہئے کہ جمعہ کا دن بلاشبہ اپنی ذات میں دوسرے دنوں کے مقابلہ میں فضیلت والا دن ہے، اور اسی وجہ سے اس دن کا نیک عمل دوسرے دنوں کے مقابلہ میں زیادہ فضیلت کا باعث ہے، بشرطیکہ کوئی خرابی شامل نہ ہو۔ اور جمعہ کے دن کی گوناگوں فضیلتوں کی وجہ سے ہی بہت سے اہلِ علم حضرات نے جمعہ کے دن حج کی فضیلت کو تسلیم کیا ہے۔

جہاں تک لوگوں میں مشہور شُدہ اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن مجید میں حجِ اکبر کا جو ذکر آیا ہے، اس سے مراد وہ حج ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو، تو یہ بات درست نہیں۔

قرآن مجید کی جس آیت میں یومِ حجِ اکبر کا ذکر ہے، وہ آیت یہ ہے:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ. وَرَسُوْلُهٗ. (سورة التوبة، رقم الآية ۳)

ترجمہ: اور اعلان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حجِ اکبر کے دن، کہ بے شک اللہ بریٔ ہے مشرکین سے اور اس کا رسول بھی (سورہ توبہ)

کئی احادیث کی رُو سے اس آیت میں مذکور ’’حجِ اکبر کے دن‘‘ سے مراد ’’یوم النحر‘‘ یعنی دس ذی الحجہ کا دن ہے۔

Idara Ghufran

اور بعض احادیث وروایات میں یہ بھی صراحت ہے کہ ''حجِ اکبر'' سے حج مراد ہے، جو کہ عمرہ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے، اور عمرہ کو ''حجِ اصغر'' کہا جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بعثني أبو بكر فيمن يُؤذن يَوْمَ النحرِ بِمنى :أن لا يَحُجَّ بعدَ العامِ مُشْرِكٌ، ولا يَطُوفَ بالبيتِ عُرْيَان، ويَومُ الحجِّ الأكبرِ يَوْمُ النَّحرِ، والحجُّ الأكبر الحجُّ (سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۱۹۴۶، باب يوم الحج الأكبر) [۱]

ترجمہ: مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ''یوم النحر'' (یعنی دس ذی الحجہ کے دن) منیٰ کے اندر لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، اور بیتُ اللہ کا کوئی ننگا طواف نہیں کرے گا، اور ''یومِ حجِ اکبر'' دراصل ''یوم النحر'' (یعنی دس ذی الحجہ کا دن) ہے، اور ''حجِ اکبر'' حج ہے (ابوداؤد)

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أن رسولَ الله -صلَّى الله عليه وسلم -وَقَفَ يَوْمَ النحرِ بَينَ الجمراتِ في الحجَّة التي حَجَّ، فقال " :أيُّ يَوْمٍ هذا؟ "قالوا :يومُ النحرِ، قال " :هذا يَومُ الحج الأكْبَرِ(سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۱۹۴۵، باب يوم الحج الأكبر) [۲]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ ''یوم النحر'' (یعنی دس ذی الحجہ کے دن) جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے، اس حج میں جو آپ نے حج فرمایا تھا، پھر فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ''یومُ النحر'' ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ''یومِ حجِ اکبر'' ہے (ابوداؤد)

اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ، فَقَالَ " :هَذَا يَوْمُ النَّحْرِ، وَهَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۸۸۶) [۳]

---

[۱] فی حاشية ابی داؤد: إسناده صحيح

[۲] فی حاشية ابی داؤد: إسناده صحيح.

[۳] فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

Idara Ghufran

ترجمہ: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ''یومُ النحر'' کے دن اپنی سرخ مخضرمی اونٹنی پر خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ یہ ''یومُ النحر'' ہے، اور یہ دراصل ''یومِ حجِ اکبر'' ہے (مسند احمد)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الحَجِّ الأَكْبَرِ، فَقَالَ: يَوْمُ النَّحْرِ (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۹۵۷)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ''یومِ حجِ اکبر'' کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''یومُ النحر'' ہے (ترمذی)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ''یومِ حجِ اکبر'' سے مراد دس ذی الحجہ کا دن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ:

والحج الحج الأكبر، والعمرة الحج الأصغر (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۰۲۹۸، واللفظ لهٗ، سنن البيهقي، رقم الحديث ۸۷۶۸) [1]

ترجمہ: اور حج ''حجِ اکبر'' ہے، اور عمرہ ''حجِ اصغر'' ہے (طبرانی، بیہقی)

حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایات مروی ہیں۔ [2]

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں مذکور ''یومِ حجِ اکبر'' سے مراد صحیح احادیث کی رُو سے دس ذی الحجہ کا دن ہے، اور حج کو حجِ اکبر اور اس کے مقابلہ میں عمرہ کو حجِ اصغر کہا جاتا ہے۔

کئی اہلِ علم حضرات نے اسی تفصیل کو اختیار فرمایا اور راجح قرار دیا ہے، اگرچہ اس میں اور بھی اقوال ہیں۔

چنانچہ **الموسوعةُ الفقهية الكويتية** میں ہے کہ:

ومن فضل يوم النحر أنه أطلق عليه جمع من الفقهاء يوم الحج الأكبر، وهو

---

[1] قال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير، ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۵۲۵۳، ج۳ص۲۰۵)

[2] عن ابن عباس، قال: الحج الأكبر يوم النحر والحج الأصغر العمرة (سنن الدارقطني، رقم الحديث ۲۷۲۲)

عن حميد بن عبد الرحمن، أن أبا هريرة، قال " :بعثني أبو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بمنى أن لا يحج بعد العام مشرك، ولا يطوف بالبيت عريان، وإن يوم الحج الأكبر يوم النحر، والحج الأكبر الحج، والحج الأصغر العمرة (مسند الشاميين للطبراني، رقم الحديث ۳۰۶۷)

Idara Ghufran

المراد عندهم بيوم الحج الأكبر المذكور فى قول الله تعالى :(وأذان من الله ورسوله إلى الناس يوم الحج الأكبر أن الله برىء من المشركين ورسوله . لما جاء فى الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف يوم النحر بين الجمرات فى الحجة التى حج، فقال :أى يوم هذا؟ قالوا: يوم النحر، قال صلى الله عليه وسلم " :هذا يوم الحج الأكبر ولما ثبت أن أبا بكر وعليا رضى الله عنهما أذنا بما جاء فى الآية الكريمة السابقة يوم النحر وورد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :يوم الحج الأكبر يوم النحر ، وقالوا :لأن فيه تمام الحج ومعظم أفعاله . .من وقوف بالمشعر الحرام، ودفع منه لمنى، ورمى، ونحر، وحلق، وطواف إفاضة، ورجوع لمنى للمبيت بها، وليس فى غيره مثله، ولأن الإعلام -أى الأذان - المذكور فى الآية كان فيه .وقال العلامة نوح فى رسالته المصنفة فى تحقيق الحج الأكبر :قيل أنه الذى حج فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو المشهور.وقيل :يوم عرفة جمعة أو غيرها .وإليه ذهب على وابن أبى أوفى، والمغيرة بن شعبة رضى الله عنهم. ، وقيل :إنه أيام منى كلها، وهو قول مجاهد وسفيان الثورى، وقال مجاهد :الحج الأكبر القران، والأصغر الإفراد .وقال الزهرى والشعبى وعطاء :الأكبر :الحج، والأصغر العمرة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۵، ص۳۳۸، مادة "يوم النحر")

ترجمہ: اور یومُ النحر (یعنی دس ذی الحجہ) کے دن کی فضیلت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس دن پر فقہاء کی ایک جماعت نے "یومِ حجِ اکبر" کا اطلاق کیا ہے، اوران حضرات کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے قول "وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ" میں "یومِ حجِ اکبر سے یہی دن مراد ہے، کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یومُ النحر کے دن جمرات کے درمیان، اپنے حج میں وقوف فرمایا، پھر فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ یوم النحر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

Idara Ghufran

کہ یہ ''یومِ حجِ اکبر'' ہے، اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے گزشتہ آیتِ کریمہ کا اعلان یومُ النحر کے دن فرمایا (جس سے ''یومِ حجِ اکبر'' کے دس ذی الحجہ کا دن ہونے کی تائید ہوتی ہے) اور یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یومِ حجِ اکبر دراصل ''یوم النحر'' ہے۔

اہلِ علم حضرات نے فرمایا کہ اس (دس ذی الحجہ کے) دن میں حج تمام ہوتا ہے، اور حج کے بڑے افعال ادا کیے جاتے ہیں، مثلاً مشعرِ حرام کا وقوف، اور وہاں سے منیٰ جانا، اور رمی کرنا، اور قربانی کرنا، اور بال منڈوانا، اور طوافِ زیارت کرنا، اور (طوافِ زیارت وغیرہ سے فارغ ہوکر) منیٰ میں رات گزارنے کے لیے لوٹنا، اور کسی دوسرے دن میں اس طرح کے اعمال نہیں ہیں۔

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مذکورہ آیت کا اعلان اسی (یوم النحر یا دس ذی الحجہ کے) دن میں ہوا تھا۔

اور علامہ نوح نے اپنے رسالہ میں جو حجِ اکبر کی تحقیق کے متعلق تصنیف کیا ہے، فرمایا کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ یومِ حجِ اکبر، وہ ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تھا، اور یہ قول مشہور ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یومِ حجِ اکبر عرفہ کا دن ہے، خواہ وہ جمعہ کا دن ہو، یا کوئی اور دن ہو، اس کی طرف علی اور ابنِ ابی اوفی اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم گئے ہیں۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یومِ حجِ اکبر منیٰ کے تمام ایام ہیں۔ ؎۱

یہ قول مجاہد، اور سفیان ثوری کا ہے، اور مجاہد کا یہ بھی قول ہے کہ حجِ اکبر سے مراد ''حجِ قران'' ہے، اور حجِ اصغر سے مراد ''حجِ افراد'' ہے۔ اور زہری، شعبہ اور عطاء نے فرمایا کہ حجِ اکبر سے مراد ''حج'' ہے، اور حجِ اصغر سے مراد ''عمرہ'' ہے (موسوعہ)

اور امام نووی فرماتے ہیں کہ:

اختلف العلماء فی یوم الحج الأکبر متی هو فقیل یوم عرفة والصحیح الذی قاله الشافعی وأصحابنا وجماهیر العلماء وتظاهرت علیه الأحادیث

؎۱ اس قول کے مطابق جہاں تک لفظ یوم کو مفرد لانے کا تعلق ہے سو وہ محاورہ کے مطابق ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات لفظ ''یوم'' بول کر مطلق زمانہ یا چند ایام مراد ہوتے ہیں، جیسے غزوۂ بدر کے چند ایام کو قرآن مجید نے ''یوم الفرقان'' کے مفرد نام سے تعبیر کیا ہے، اسی طرح عرب کی دوسری جنگوں کو بھی ''یوم'' ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان میں کتنے ہی ایام صرف ہوئے ہوں، جیسے ''یوم بعاث'' ''یوم احد'' ''یوم الجمل'' ''یوم صفین'' وغیرہ (ماخوذ از درسِ ترمذی ج۳ ص۲۴۵ تا ۲۴۷)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

الصحيحة أنه يوم النحر وإنما قيل الحج الأكبر للاحتراز من الحج الأصغر وهو العمرة.هكذا أثبت في الحديث الصحيح(المجموع شرح المهذب ج۸ ص ۲۲۳،باب صفة الحج)

ترجمہ:علماء کا یومِ حجِ اکبر کے متعلق اختلاف ہے کہ وہ کب ہوتا ہے؟ پس کہا گیا ہے کہ وہ یومِ عرفہ(یعنی نو ذی الحجہ کا دن)ہے،اور صحیح بات یہ ہے جس کو امام شافعی اور ہمارے اصحاب نے اور جمہور علماء نے فرمایا،اور صحیح احادیث بھی اسی کی گواہ ہیں کہ یومِ حجِ اکبر دراصل ''یوم النحر'' (یعنی دس ذی الحجہ کا دن)ہے،اور حجِ اکبر اس لیے کہا جاتا ہے،تاکہ حجِ اصغر کو ممتاز کیا جاسکے، اور حجِ اصغر عمرہ ہے،صحیح حدیث میں اسی طرح سے ثابت ہے(مجموع)

معلوم ہوا کہ حجِ اکبر یا یومِ حجِ اکبر کے مفہوم ومصداق میں اہلِ علم حضرات کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں،جن میں سے بہت سے حضرات کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ''یومِ حجِ اکبر'' سے مراد ''دس ذی الحجہ'' کا دن ہے،اور ''حجِ اکبر'' سے مراد ''حج'' اور اس کے مقابلے میں ''حجِ اصغر'' سے مراد ''عمرہ'' ہے،کئی احادیث وروایات سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

اور عام لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال وقوفِ عرفہ کے دن جمعہ واقع ہو،صرف وہی حجِ اکبر کہلاتا ہے،قرآن وسنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ حسنِ اتفاق سے جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا،اس میں وقوفِ عرفہ کا دن جمعہ کو واقع ہوا تھا،جو کہ اپنی جگہ ایک فضیلت کی چیز تھی۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ:

وَأَمَّا تَسْمِيَةُ الْحَجِّ الْمُوَافِقِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْهِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالْأَكْبَرِ فَلَمْ يَذْكُرُوْهَا وَإِنْ كَانَ ثَوَابُ ذٰلِكَ الْحَجِّ زِيَادَةً عَلٰى غَيْرِهٖ كَمَا نَقَلَهُ الْجَلَالُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ بَعْضِ رَسَائِلِهٖ (تفسير روح المعاني ،ج۵ ص ۲۴۲، تحت سورة التوبة ،رقم الآية ۳)

ترجمہ:وہ حج جس میں عرفہ کا دن جمعہ کے دن واقع ہو،اس کا نام حجِ اکبر ہونا فقہاء ومحدثین نے ذکر نہیں کیا،اگرچہ اس حج کا ثواب دوسرے حج کے مقابلہ میں زیادہ ضرور ہے،جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعض رسائل میں ذکر کیا ہے(روح المعانی)

Idara Ghufran

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن واقع ہونے والے حج کو قرآن مجید کی سورہ توبہ میں مذکور ''یوم ِحجِ اکبر'' کا مصداق قرار دینا درست نہیں۔

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جس دن وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو، اس مرتبہ کے حج کی فضیلت ستر حجوں کے برابر ثابت ہے یا نہیں؟

تو اس بارے میں عرض ہے کہ اس دن کے حج کی ستر حجوں کے برابر فضیلت کا عقیدہ رکھنا درست نہیں، کیونکہ یہ بات کسی مستند اور صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

البتہ اس بارے میں ایک روایت بعض کتابوں میں ذکر کی گئی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْضَلُ الْاَيَّامِ يَوْمُ عَرَفَةَ وَافَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ حَجَّةً فِيْ غَيْرِ جُمُعَةٍ (رواه رزين)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں میں وہ دن افضل ہے جو کہ عرفہ کے ساتھ جمعہ کے دن ہو، اور وہ جمعہ کے علاوہ والے ستر حجوں سے افضل ہے (رزین)

مگر اس حدیث کے ثبوت پر محدثین نے کلام کیا ہے، چنانچہ امام مناوی اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

فَفِيْ ثُبُوْتِهٖ وَقْفَةٌ (فيض القدير، تحت رقم الحديث ١٠٠٣٠)

ترجمہ: اس حدیث کے ثابت ہونے میں توقف ہے (فیض القدیر)

اور امام مناوی ہی ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ:

فَلِهٰذِهِ الْوُجُوْهِ فُضِّلَتْ وَقْفَةُ الْجُمُعَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ، لٰكِنْ مَا اسْتَفَاضَ اَنَّهَا تَعْدِلُ اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ حَجَّةً بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ كَمَا بَيَّنَهٗ بَعْضُ الْحُفَّاظِ (فيض القدير تحت رقم الحديث ١٢٤٢)

ترجمہ: ان چند وجوہات کی بنا پر جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ واقع ہونے کو دوسرے دنوں پر فضیلت حاصل ہوگی، لیکن لوگوں میں جو یہ بات انتہائی مشہور ہے کہ یہ حج بہتّر حجوں کی فضیلت کے برابر ہوتا ہے، یہ باطل ہے جس کی کوئی اصل نہیں، جیسا کہ بعض حفاظ نے بیان کیا ہے

Idara Ghufran

(فیض القدیر) [1]

اورعلامہ ابنِ عابدین شامی لکھتے ہیں کہ:

رَوَاهُ رَزِيْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَفِيْ تَجْرِيْدِ الصِّحَاحِ اهـ .لٰكِنْ نَقَلَ الْمُنَاوِيُّ عَنْ بَعْضِ الْحُفَّاظِ أَنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ بَاطِلٌ لَاأَصْلَ لَهٗ. نَعَمْ ذَكَرَ الْغِزَالِيُّ فِي الْاَحْيَآءِ

(ردالمحتار، کتاب الحج، ج۲ص ۶۲۱، مطلب فی فضل وقفة الجمعة)

ترجمہ: اس کورزین بن معاویہ نے تجرید الصحاح میں روایت کیا ہے،لیکن امام مناوی نے بعض حفاظِ حدیث سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے،جس کی کوئی اصل نہیں،البتہ امام غزالی نے احیاء میں اس کوذکرکیا ہے(ردالمحتار)

ملحوظ رہے کہ امام غزالی کی ''احیاءُ العلوم'' نامی کتاب میں بہت سی احادیث غیر مستنداورغیرمعتبر ہیں،جن کی نشاندہی علامہ عراقی نے ''تخریج أحادیث إحیاء علوم الدین'' نامی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔

اورعلامہ محمدامیرکبیرمالکی فرماتے ہیں کہ:

أَفْضَلُ الْأَيَّامِ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنْ وَافَقَ الْجُمُعَةَ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ حَجَّةً فِيْ غَيْرِيَوْمِ الْجُمُعَةِ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ اَصْلٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ مِنَ السُّنَّةِ (النحبةالبهية فى الاحاديث المكذوبة على خير البرية رقم الحديث ۲۸، الناشر: المكتب الإسلامى)

ترجمہ: تمام دِنوں میں افضل دن عرفہ کا وہ دن ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو،پس وہ غیر جمعہ کے ستّر حجوں کے برابر ہے؛ اس حدیث کی سنت میں کوئی ایسی بنیادنہیں،جس پر اعتماد کیاجاسکے(النخبۃ البہیۃ)

---

[1] ایک مقام پرامام مناوی فرماتے ہیں کہ:

استدل بالحديث على مزية الوقوف بعرفة يوم الجمعة على غيره من الأيام ومن ثم كان وقوف المصطفى فى حجة الوداع والله إنما يختار لرسوله الأفضل ولأن الأعمال تشرف بشرف الأزمنة كالأمكنة ويوم الجمعة أفضل أيام الأسبوع قال ابن حجر: وأما ما ذكره رزين فى جامعه مرفوعا خير يوم طلعت فيه الشمس يوم عرفة وافق يوم جمعة وهو أفضل من سبعين حجة فى غيرها فحديث لاأعرف حاله لأنه لم يذكر صحابيه ولا من خرجه بن ادرجه فى حديث الموطأ وليس فى الموطآت فإن كان له أصل احتمل أن يراد بالسبعين التحديد أو المبالغة وعلى كل فتثبت المزية بذالک (فيض القدير، تحت رقم الحديث ۴۰۹۶)

Idara Ghufran

اور بھی کئی اہلِ علم حضرات نے اس حدیث کو باطل اور بے اصل قرار دیا ہے۔ [1]

بہرحال ایک ایسی روایت کی بنیاد پر جس کے ثبوت میں بھی توقف ہو اور اس سے بڑھ کر اسے باطل بھی قرار دیا گیا ہو، جمعہ کے دن کے حج میں ستر حجوں کے برابر فضیلت کا عقیدہ رکھنا اور اس فضیلت کو حاصل کرنے کی خاطر اس حج میں شمولیت کی غیر معمولی جدوجہد کرنا اور اوپر سے لوگوں میں اس کی تشہیر و تبلیغ کرنا اور اس میں نفل حج کو بنیاد بناتے ہوئے جوق در جوق شرکت کرکے اور ہجوم بڑھا کر اپنے آپ کو اور دوسروں کو مناسکِ حج کی ادائیگی میں غیر معمولی مشقت میں ڈالنا درست نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان۔

---

[1] أفضل الأيام يوم عرفة إذا وافق يوم الجمعة، وهو أفضل من سبعين حجة فی غير جمعة ." باطل لا أصل له.وأما قول الزيلعی -علی ما فی "حاشية ابن عابدين(۲/۳۴۸)"رواه رزين ابن معاوية فی تجريد الصحاح.فاعلم أن كتاب رزين هذا جمع فيه بين الأصول الستة " :الصحيحين "و "موطأ مالك " و "سنن أبی داود "والنسائي والترمذی، علی نمط كتاب ابن الأثير المسمی "جامع الأصول من أحاديث الرسول "إلا أن فی كتاب "التجريد "أحاديث كثيرة لا أصل لها فی شیء من هذه الأصول كما يعلم مما ينقله العلماء عنه مثل المنذری فی "الترغيب والترهيب "وهذا الحديث من هذا القبيل فإنه لا أصل له فی هذه الكتب ولا فی غيرها من كتب الحديث المعروفة، بل صرح العلامة ابن القيم فی "الزاد (۱/۱۷)"ببطلانه فإنه قال بعد أن أفاض فی بيان مزية وقفة الجمعة من وجوه عشرة ذكرها :وأما ما استفاض علی ألسنة العوام بأنها تعدل اثنتين وسبعين حجة، فباطل لا أصل له عن رسول الله صلی الله عليه وسلم، ولا عن أحد من الصحابة والتابعين.وأقره المناوی فی "فيض القدير(۲/۲۸) "ثم ابن عابدين فی "الحاشية ."(السلسلة الضعيفة للالبانی ،تحت رقم الحديث ۲۰۷)

خير يوم طلعت عليه الشمس يوم عرفة إذا وافق يوم جمعة، وهو أفضل من سبعين حجة فی غيرها ." لا أصل له قال السخاوی فی "الفتاوی الحديثية "(ق 105/2): "ذكره رزين فی "جامعه "مرفوعا إلی النبی صلی الله عليه وسلم، ولم يذكر صحابيه، ولا من خرجه .والله أعلم (السلسلة الضعيفة للالبانی ،تحت رقم الحديث ۱۱۹۳)

(خير يوم طلعت فيه الشمس يوم عرفة وافق يوم الجمعة، وهو أفضل من سبعين حجة فی غيرها).
باطل لا أصل له.قال الحافظ فی "الفتح "(8/ 204) بعد أن عزاه لرزين فی "الجامعة "مرفوعا:
"لا أعرف حاله؛ لأنه لم يذكر صحابيه، ولا من أخرجه."
وقال الحافظ ابن ناصر الدين الدمشقی فی جزء "فضل يوم عرفة.
"حديث :وقفة الجمعة يوم عرفة :أنها تعدل اثنتين وسبعين حجة، حديث باطل لا يصح، وكذلك لا يثبت ما روی عن زر بن حبيش :أنه أفضل من سبعين حجة فی غير يوم جمعة(السلسلة الضعيفة للالبانی ،تحت رقم الحديث ۳۱۴۴)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین (جنت کے قرآنی مناظر:۲۷) مفتی محمد امجد حسین

جنت آشیانی کا جہنم مکانی سے ''ہاٹ لائن'' رابطہ

فاقبل بعضھم علیٰ بعض یتساء لون (اہل جنت باہم گفت وشنید کریں گے)

اہل جنت مل بیٹھ کر، باہم گفتگو، بات چیت، سوال جواب، مکالمے، مباحثے، مذاکرے کریں گے جن میں سے ایک موضوعِ سخن یہ بھی ہے جو صٰفّت کی اس مذکورہ آیت نمبر ۵۰ سے آگے آیت نمبر ۶۰ تک پھیلا ہوا ہے (آیات کا متن پہلے درج ہو چکا ہے) جنتی دنیوی زندگی میں اپنے ایک منکر، جاننے والے تعلق دار یا رشتہ دار کا حال بیان کرے گا کہ وہ ایمان کی باتوں، اللہ اور رسولوں کے تعلیمات واحکامات کو ماننے کی وجہ سے میرے ساتھ بحث کرتا، مجھے ہدف تنقید بناتا، قیامت وآخرت اور جزاوسزا کے عقیدے پر اپنی ناقص عقل سے کٹ حجتی کرتا، کہتا جب ہم مٹی میں مل کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر کیسی زندگی اور کہاں کا جینا اور دوبارہ اٹھایا جانا؟

فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم (جھانک کر اسے دوزخ کے بیچوں بیچ دیکھا)

پھر یہ اہل جنت شوق وتجسس میں اس منکر کا انجام دیکھنے جہنم میں جھانکیں گے۔ یہ جھانکنا کس طور پر ہوگا؟، آیا جہنم کے کنارے آ کھڑے ہوں گے یا جہنمیوں کو دیکھنے اوران کے حالات ملاحظہ کرنے کے لئے کوئی مخصوص جگہ بنی ہوگی کہ وہاں آگ کی لپٹ اور تپش نہ پہنچتی ہو اور اہل جہنم کا نظارہ کیا جا سکتا ہو؟، یا ایسی صورت ہوگی جیسے جدید الیکٹرانک میڈیا کے مختلف آلات کے پردہ سکرین پر آج ہم دنیا کے اطراف و جوانب کو اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے دیکھ سن لیتے ہیں۔

نیٹ (Net) پر گوگل (Google) کے عالمی نقشہ کو سرچ (Search) کرکے دنیا جہان کے ملکوں، خطوں، شہروں، قصبوں بلکہ دیہاتوں اور گلی کوچوں میں سے جونسی جگہ اور موقع ہم دیکھنا چاہیں چند لمحوں میں گوگل سرچنگ پوائنٹ (Searching Point) سے گزر کر ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں اور مطلوبہ مقام ملاحظہ کر لیتے ہیں۔ یہ آخری صورت اس لئے بھی قرین قیاس ہے کہ وہاں جنت میں مکمل کن فیکونی نظام ہوگا جس کی معمولی سی جھلک آج دنیا کی تمدنی و مشینی ترقیوں کے نتیجے میں کمپیوٹرائزڈ

Idara Ghufran

(Computerised) اور آٹومیٹک (Automatic) سسٹم کی شکل میں ایک بہت محدود پیمانے پر ہماری زندگی کا عملی تجربہ بن کے سامنے آچکی ہے تو جنت کا کن فیکونی نظام تو ہر آٹو میٹک (Automatic) اور کمپیوٹرائزڈ (Computerised) نظام سے کروڑ ہا درجہ بڑھ کر کمپیوٹرائزڈ (Computerised) و آٹومیٹک (Automatic) ہوگا۔ چنانچہ وہاں کا کن فیکونی یعنی خودکار نظام (Automatically system) آلات ومشینوں، پردہ سکرین اور کمپیوٹر و ٹیلی ویژنوں یا مواصلاتی سیاروں کا بھی محتاج نہ ہوگا، بلکہ جنتی کے ارادے سے وہاں چیزوں کو وجود ملے گا، بٹن دبانے (Click) کی بھی ضرورت نہ رہے گی بس دل کے ارادے کا بٹن ہوگا جس سے سارا خودکار نظام جنتی کے حسب منشا و چاہت حرکت میں آجائے گا جہاں کا معائنہ ومشاہدہ کرنا چاہے کرلے گا،

فرض کریں وہ مکالمہ کرنے والا جنتی ارادہ کرے گا کہ میرا وہ منکر وملحد تعلق دار مجھے نظر آجائے، تو جہنم کا منظر اور اس منظر کے درمیان وہ جہنمی اپنی ہولناک حالت کے ساتھ ان جنتیوں کے سامنے کسی پردہ سکرین پر یا کسی دیوار پر یا محض کھلے میدان اور فضا میں ان کو نظر آجائے اور اس کے ساتھ یہ سارا مکالمہ ہوجائے تو یہ عین ممکن ہے۔ [1]

آخرت اور جہنم کے احوال کو عقل وفہم کے قریب کرنے کے لئے یہ مثالیں اور دنیوی نظائر ذکر کئے ورنہ جنت کے احوال کا تو معاملہ یہ ہے کہ از روئے قرآن اور حدیث، کسی دل میں اس کا کھٹکا نہیں گزرا، کسی آنکھ نے دیکھے نہیں، کسی کان نے سنے نہیں، اسی پر ہمارا ایمان ہے۔ [2]

---

[1] وذکر لنا أن کعب الأحبار قال فی الجنة کوی إذا أراد أحد من أهلها أن ینظر إلى عدوه فی النار اطلع فیها فازداد شکرا قال تالله إن کدت لتردین یقول المؤمن مخاطبا للکافر والله إن کدت لتهلکنی لو أطعتک (تفسیر ابنِ کثیر، ج۷ص۱۳، سورة الصافات)

[2] فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورة السجدة، رقم الآیة ۱۷)

ترجمہ: پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں ان کی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک (جنت میں) چھپا رکھی ہے۔

عن أبی هریرة، عن النبی صلى الله علیه وسلم قال " :قال الله عز وجل :أعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر، مصداق ذلک فی کتاب الله :(فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرة أعین جزاء بما کانوا یعملون) (مسلم، رقم الحدیث ۲۸۲۴"۲")

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

یہ جنتی وجہنمی دواشخاص کون ہیں؟

جس جنتی اوراس کے واقف کار جہنمی کاان آیات میں تذکرہ ہےان کے بارے میں مفسرین کوتجسس رہا کہ آیاقرآن سےاس پرروشنی پڑتی ہے کہ یہ کون صاحبان ہیں؟مختلف اشخاص کواحتمالاً مرادلیا گیاہے،بعض نے مختلف قرائن سےخیال ظاہرکیاہے کہ یہ وہی دوآدمی ہیں جن کاسورہ کہف کی آیت 32 تا44 میں تذکرہ و مکالمہ ہے،جن میں سےایک باغ والاتھاجوکہ منکرونافرمان تھااوردوسرااس کاغریب مومن واقف کار۔ ا

﴿گزشتہ صفحے کابقیہ حاشیہ﴾

وسلم نے فرمایااللہ عزوجل نے فرمایامیں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیارکررکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا،نہ کسی کان نے سنا،اورنہ ہی کسی انسان کے دل پران کاخیال گزرااس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجودہے:(فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ)
سوکسی نفس کومعلوم نہیں کہ جونعمتیں ان کے لئے چھپارکھی ہیں،جوآنکھوں کی ٹھنڈک ہیں بدلہ ہےاس کاجووہ کرتے تھے۔

ا قال قائل منهم اى من اهل الجنة بيان للتساؤل إني كان لى قرين .فى الدنيا ينكر البعث قال مجاهد كان شيطانا وقال الآخرون كان من الانس وقال مقاتل كانا أخوين وقال الباقون كانا شريكين أحدهما كافر اسمه مطروس والاخر مؤمن اسمه يهودا وهما الذان قص الله خبرهما فى سورة الكهف واضرب لهم مثل الرجلين(التفسير المظهرى، ج۸ص۱۱۶، سورة الصافات)

سورہ کہف کی یہ آیات مع ترجمہ ملاحظہ ہوں:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا(الیٰ)هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا(سورة الكهف، رقم الآيات ۳۲ الیٰ ۴۴)

ترجمہ:اورانھیں دوشخصوں کی مثال سنادوان دونوں میں سےایک کے لیےہم نےانگور کےدوباغ تیارکیےاوران کے گرداگرد کھجوریں لگائیں اوران دونوں کےدرمیان کھیتی بھی لگارکھی تھی۔دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے اور اس (کی پیداوار) میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اوردونوں میں ہم نےایک نہربھی جاری کررکھی تھی۔اوراسے پھل مل گیا پھراس نےاپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اورنفری (گروہ، جتھے، حمایتیوں،افرادی قوت) کے لحاظ سے بھی زیادہ معززہوں۔اوروہ اپنے باغ میں داخل ہواایسے حال میں کہ وہ اپنی جان پرظلم کرنے والاتھا کہامیں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی بربادہوگا۔اورمیں قیامت کوواقع ہونے والی خیال نہیں کرتااوراگربالفرض میں اپنے رب کے ہاں لوٹایابھی گیاتواس (دنیاکےباغ وبہار) سے بھی بہترجگہ پاؤں گا۔اسے اس کے ساتھی نےگفتگو کےدوران میں کہاکیاتواس کامنکرہوگیاہےجس نے تجھے مٹی سے پھرنطفہ سے بنایاپھرتجھے پوراآدمی بنادیا؟۔لیکن میراتواللہ ہی رب ہےاورمیں اس کےساتھ کسی کوشریک نہیں کروں گا۔اورجب تواپنے باغ میں آیاتھاتونےکیوں نہ کہاجواللہ چاہےتوہوتاہےاوراللہ کی مددکےسواکوئی طاقت نہیں اگرتومجھے دیکھتاہے کہ میں تجھ سے مال اوراولادمیں کم ہوں۔پھراُمیدہے کہ میرارب مجھےتیرے باغ سے بہتردےاوراس تیرے باغ پرلُوکاایک

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پرملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

هَـذَا ذِكْـرٌ وَإِنَّ لِـلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ . جَـنَّـاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ . مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ . وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ . هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ . إِنَّ هَـذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ (سورة ص، رقم الآيات ۴۹ الى ۵۴)

ترجمہ: یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیز گاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے، ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے، ان میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور (کھانے پینے کے لئے) بہت سے میوے اور شراب منگواتے رہیں گے، اوران کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی، یہ ہیں وہ نعمتیں جن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن دیئے جانے کا، بے شک یہ ہمارا(دیا ہوا) رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا(سورہ ص)

لَـكِـنِ الَّـذِيـنَ اتَّـقَـوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ (سورة الزمر، رقم الآية ۲۰)

ترجمہ: لیکن جولوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالا خانے بنے ہوئے ہیں(اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں(یہ) خدا کا وعدہ ہے، خدا وعدے کے خلاف نہیں کرتا(سورہ زمر)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ جھونکا آسمان سے بھیج دے پھر وہ چٹیل میدان ہوجائے۔یااس کا پانی خشک ہوجائے پھر تو اسے ہرگز تلاش کر کے نہ لا سکے گا۔اوراس کا پھل سمیٹ لیا گیا پھر وہ اپنے ہاتھ ہی ملتارہ گیااس پر جو اس نے اس باغ میں خرچ کیا تھا اور وہ اپنے چھپر اور سائبانوں پر گرا پڑا تھا اور کہا کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔اوراس کی کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے سوااس کی مدد کرتے اور نہ وہ خود ہی بدلہ لے سکا۔یہاں سب اختیار اللہ سچے ہی کا ہے اسی کا انعام بہتر ہے اوراسی کا دیا ہوا بدلہ اچھا ہے(سورہ کہف)

Idara Ghufran

مقالات و مضامین (بسلسلہ دفاعِ پاکستان قسط:۴) مفتی محمد امجد حسین

اسلام کی بنیاد پر یہ ملک بنا ہے

نفاذِ شریعت کی جدو جہد میں علماءِ حق کا کردار

قراردادِ مقاصد جو دستورِ پاکستان کا جزء ہے، اور 1949ء میں دستور ساز اسمبلی میں شہیدِ ملت وزیرِ اعظم لیاقت علی خان مرحوم نے یہ قرارداد پیش کی تھی، اس کا مسوّدہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ نے اپنے رفقاء اہلِ علم کے تعاون سے تیار کیا تھا، اور وہی اس قرارداد کے محرّک تھے، قرارداد پیش ہونے پر اس کی تائید میں ایوان میں آپ نے مؤثر خطاب فرما کر پیش کردہ شکوک وشبہات اور آزاد منش ممبران اور اقلیتوں کے اعتراضات وتحفظات کے اطمینان بخش جواب دیے تھے، 12 مارچ 1949ء کو یہ قرارداد ایوان نے منظور کی، اس سے اگلے دن 13 مارچ کو آپ نے ایوان کے سامنے ایک ادارہ ''بورڈ آف تعلیماتِ اسلام'' قائم کرنے کی تجویز پیش کی، جو ملک کے نظام کو اسلامیانے کے حوالے سے علمی کام کرے، اور قرآن وسنت کی روح پر مبنی آئین کی تشکیل کے لئے تجاویز وسفارشات متعلقہ اتھارٹیوں کی معاونت کے لئے پیش کرے، اربابِ حل وعقد نے اس تجویز کی منظوری دے دی، اور بورڈ کا قیام عمل میں آیا۔

چنانچہ حسبِ تجویز، سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی صدارت میں اس بورڈ نے 9 اگست 1949ء سے اپریل 1954ء تک دستور پاکستان کے لئے سفارشات مرتب کیں، اس بورڈ کے اراکین وممبران درج ذیل جلیل القدر علماء تھے: مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (بانی جامعہ دارالعلوم کراچی، وفات 16 اکتوبر 1976ء)، ڈاکٹر حمید اللہ خان (پیرس، فرانس، وفات 17 دسمبر 2002ء)، پروفیسر عبد الخالق (بنگلہ دیش) ظفر احمد انصاری (وفات دسمبر 1991ء) مفتی جعفر حسین مجتہد۔

1950ء کے آخر میں سید سلیمان ندوی کی تجویز پر مروجہ قوانین کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کے لئے ایک لاء (Law) کمیشن مقرر کیا گیا، جسٹس رشید (سر عبد الرشید چیف جسٹس آف پاکستان، 27 جون 1949ء تا 29 جون 1954ء) جسٹس میمن بحیثیت ماہرِ قانون اور سید سلیمان ندوی (وفات 22 نومبر 1953ء) مفتی محمد شفیع، بحیثیت ماہرینِ شرع دو سال تک اس کمیشن کے تحت کام کرتے رہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شد

سسٹم کو اسلامیانے اور آئین کو قرآن وسنت کے قطعی احکام پر استوار کرنے پر مبنی یہ سارا علمی کام اور سفارشات، جو وقت کے لائق ترین دماغوں کی دماغ سوزیوں اور جدید وقدیم ہر دو طبقات کے ماہرین اہلِ علم کی کئی سالہ تحقیق وتفکر کا ثمرہ اور نتیجہ تھا، اربابِ اقتدار کے ہاں شرفِ قبولیت نہ پاسکا، ایک مخصوص مافیا جو پاکستان کو لادینیت کے ڈگر پر چلانے پر مُصر اور فرنگی استبداد کی یادگار جاگیرداری، استحصال اور وڈیرہ شاہی کو اس ملک وقوم پر مسلط رکھنا چاہتا تھا، اور نوابزادہ لیاقت علی خان مرحوم کی شہادت کے بعد گورنر جنرل غلام محمد، اور پھر سکندر مرزا کی شکل میں اقتدار کی سنگھاسن پر پورے طور پر قابض اور ملک کے سیاہ وسفید کا مالک ہو چکا تھا، اس نے قیامِ پاکستان کے مقصد کو پورا کرنے والے اس سارے عمل کو سرد خانے کی نذر کر دیا، نہ اس کام کو پبلک کے سامنے آنے دیا، اور نہ آئین سازی اور قانون سازی کے عمل میں ان سفارشات پر عمل درآمد ہونے دیا۔

ڈھاکہ کانفرنس

بانی پاکستان کی وفات کا سانحہ، قیام پاکستان کے بعد بہت جلد 11 ستمبر 1948ء کو پیش آیا، یہ ملک وقوم کے لئے شدید دھچکا تھا، بانی کی رحلت کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوا کہ سیکولر اور لادین افراد کو اسلامیت پر مبنی دستور سازی کے عمل میں تعطل پیدا کرنے کا موقعہ ہاتھ آ گیا، مولانا شبیر احمد عثمانی اور ان کے رفقاء کو اس امر کا احساس ہوگیا، اس لئے 9 اور 10 فروری 1949ء کو انہوں نے ڈھاکہ میں ''جمعیت علماء اسلام'' کی ایک کانفرنس بلائی، اس کانفرنس کے شرکاء کی تعداد ایک لاکھ ریکارڈ میں ہے، جس میں کئی ہزار صرف علماء شریک تھے، اس کانفرنس میں علامہ عثمانی نے اپنے خطبہ صدارت میں ارباب اقتدار کو للکارا، خطیبِ پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ نے شرکاءِ کانفرنس میں اپنے موثر خطاب سے جوش و ولولہ بھر دیا۔

اس کانفرنس میں اسلامی دستور کے نفاذ کے لئے قوم کا جوش وجذبہ دیدنی تھا، جس نے ارباب اقتدار کی آنکھیں کھول دیں، اور ان کو کھلی آنکھوں نظر آنے لگا کہ ریاست کی بناء جس مقصد پر رکھی گئی ہے اس سے انحراف کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس کے بعد ہی مارچ 1949ء میں قوم کو قرارداد مقاصد کا تحفہ ملا۔

ڈھاکہ کانفرنس میں علامہ عثمانی نے مملکت خداداد پاکستان کے لئے دستور سازی کے عمل میں رہنمائی کی

Idara Ghufran

غرض سے چند بنیادی رہنما اصولوں کا ایک خاکہ بھی پیش کیا تھا، جو درج ذیل ہیں:

(الف)......اللہ تعالیٰ کو سارے ملک کا مالک اصلی اور حاکم حقیقی مانتے ہوئے اس کے نائب امین کی حیثیت سے اسی کی مقرر کردہ حدود کے اندر پوری مسئولیت کے خیال کے ساتھ حکومت کا کاروبار چلانا۔

(ب)......بلاتفریق مذہب وملت ونسل وغیرہ تمام باشندگان پاکستان کے لئے امن وانصاف قائم کرنا، اور دوسری اقوام کو بھی اس مقصد کی دعوت دینا۔

(ج)......جملہ معاہدات کا احترام کرنا جو کسی دوسری قوم یا مملکت سے کئے گئے ہوں۔

(د)......غیر مسلم باشندگان پاکستان کے لئے جان ومال اور مذہب کی آزادی اور شہری حقوق کے تحفظ کے ساتھ مذہب اسلام کی حفاظت اور تقویت کا بندوبست کرتے ہوئے مسلم قوم کو ان قوانین الٰہیہ کا پابند بنانے کی انتہائی سعی کرنا، جو مالک الملک نے ان کی فلاحِ دارین کے لئے نازل فرمائے ہیں۔

(ر)......تمام باشندگانِ پاکستان کی انفرادی صلاحیتوں کی کامل حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے معاشی حالات میں مناسب اور معتدل توازن قائم کرنا، اور تابحدامکان کسی فرد کو بھی ضروریاتِ زندگی سے محروم نہ ہونے دینا۔

(و)......خصوصیت کے ساتھ رباء (سود) مسکرات (نشہ آور اشیاء) قمار (جوا) اور ہر قسم کے معاشرتی فواحش کے سدباب کی امکانی کوشش کرنا۔

(ز)......قومی معاشرہ کو بلندی خیال کے ساتھ ستھرا بنانے کی ہر جائز کوشش کرنا۔

(ح)......مغربی طرز کی پیچ در پیچ عدالتی بھول بھلیوں سے نکال کر عوام کے لئے امکانی حد تک سستا اور تیز انصاف حاصل کرنا۔

(ط)......ان پاک اور بلند مقاصد کے لئے ایک ایک مسلمان کو بقدرِ ضرورت دینی وعسکری تربیت دے کر اسلام کا مجاہد اور پاکستان کا سپاہی بنا دینا۔

اہم اعلان

ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی میں حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب جمعہ کا خطاب 12 بجے دن شروع فرماتے ہیں، اور نماز جمعہ کا قیام پونے ایک بجے (12:45) ہوتا ہے اور نمازِ جمعہ کے بعد عوام کے لئے شرعی مسائل کے سوال وجواب کی نشست بھی منعقد ہوتی ہے۔

Idara Ghufran

مقالات ومضامین (نظارۂ وطن) مفتی محمد امجد حسین

ایک محدّثِ وقت کی بارگاہ علم وعرفان میں حاضری

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ بمطابق 25 اپریل 2014ء کو جمعۃ المبارک کے دن حضرت ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی صاحب دامت برکاتہم دعوہ اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد میں مدعو تھے، آپ کے اعزاز میں دعوہ اکیڈمی کے زیرِ انتظام ایک علمی مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا، دن دس بجے یہ مجلس رکھی گئی تھی، یہاں آپ نے خطاب فرمایا، اس موقع پر اہلِ علم اور تعلیم یافتہ حضرات کا اچھا خاصا مجمع تھا، جن کے ساتھ آپ کی علمی نشست ہوئی، اور سوال وجواب کی صورت میں مکالمہ بھی ہوا۔

ڈاکٹر صاحب قیامِ پاکستان کے آس پاس کے دور کے دار العلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے شاگرد ہونے کے علاوہ، آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی ہیں۔

آپ ایک عرصہ سے جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شعبہ تخصص فی الحدیث کے سربراہ (Head) ہیں، اور ادھر کے کچھ سالوں سے بنوری ٹاؤن کے ساتھ ساتھ جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی کا شعبہ تخصص فی الحدیث بھی آپ کی زیرِ نگرانی ہے۔

علومِ حدیث میں آپ کا ایک نام ہے، مقام اور خدمات ہیں، جو علمی ودینی حلقوں میں تعارف کی محتاج نہیں، علومِ حدیث میں آپ کی درس وتدریس، اور تحقیق وتالیف کا دورانیہ پچھلی نصف صدی پر محیط ہے، پاکستان کے علاوہ بیرونِ پاکستان بھی آپ کے لیکچر، محاضرات اور درس وتدریس کا سلسلہ قائم رہا ہے، 80ء کے عشرے میں نائیجیریا (افریقہ) کی ''کانو یونیورسٹی'' میں کچھ سال آپ مہمان پروفیسر رہے، بیکن ہاؤس کراچی میں بھی معلم الصبیان رہے، 60ء کے عشرے میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی ''عجالۂ نافعہ'' پر آپ کے ضخیم حواشی فوائدِ نافعہ کے نام سے منظرِ عام پر آئے، جس کی علمی حلقوں میں پذیرائی ہوئی، اور آپ کو علمی دنیا میں تعارف، شہرت، اعتبار اور مقام بخشنے کا باعث بنی، یہ فوائدِ نافعہ علمِ حدیث کی اصطلاحات، اقسام، فنون، کتب، رجال، رواۃ پر معلومات کا خزانہ ہے، رجال وکتبِ حدیث اور ان کے مراتب ودرجات کے متعلق معلومات کا عمدہ ذخیرہ ہے، ڈاکٹر صاحب کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کئے ہوئے ہیں، اور جامعہ کراچی کے اولین ماسٹر ڈگری ہولڈر ہونے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں، لگ بھگ دس سال وہاں کے لائبریرین بھی رہے۔

Iqra Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

نامور محقق ومحدث حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ آپ کے بڑے بھائی تھے۔ [۱]

آپ کے تیسرے بھائی ڈاکٹر عبدالرحمان غضنفر صاحب بھی صاحبِ تصنیف وتالیف اور منجھی ہوئی علمی شخصیت ہیں، کراچی لالوکھیت (لیاقت آباد) میں اپنا ایک مکتبہ قائم کیا ہے، جہاں سے اپنی ایڈٹ کردہ علمی کتب ورسائل اور مطبوعات شائع کرتے ہیں، بگاڑ کے اس دور میں جب پورے عالمِ اسلام میں اور پاکستان میں نام نہاد جدت پسند اور خودسر سکالر تجدد وتحقیق کے نام پر اسلام واحکامِ اسلام کی مرمت میں لگے ہوئے ہیں، ڈاکٹر غضنفر صاحب علماء سلف وفقہاء متقدمین کے علمی مقالات ورسائل گوشۂ گمنامی سے نکال کر ازسرِنو ایڈٹ کرکے منظرِ عام پر لائے ہیں، آپ کی کاوش سے کئی رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکے ہیں، جو کلامی وفقہی مسائل پر عمدہ مواد کے حامل ہیں، حضرت چشتی صاحب کی طرح ڈاکٹر غضنفر صاحب بھی بڑھاپے کی آخری عمر میں ہیں، یعنی چراغِ سحری ہیں، گو ہر شب چراغ ہیں، لیکن عزم وہمت جواں رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ دیر تک صحت وعافیت کے ساتھ سلامت رکھیں۔

آپ کی خدمت میں حاضری

ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ بمطابق اکتوبر 2013ء میں عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں بندہ مع اہلِ خانہ کراچی (اپنے سسرال) گیا، ہفتہ بھر کا کراچی کا قیام تھا، اس عرصے میں بندہ نے دشت نوردی بھی کرنی تھی، اور کراچی کے علمی مراکز کی کوچہ گردی بھی، یعنی ”نالے چوپڑیاں تے نالے دودو“ سو یہ دوہرا شوق ادھورا ہی رہا،

---

[۱] مولانا عبدالرشید نعمانی 28 ستمبر 1915ء کو جے پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے، نسبی طور پر راجپوت (کچھواہا) تھے، والد منشی عبدالرحیم وقت کے معروف خطاط تھے، مختلف دارالعلوموں میں وقت کے معروف اساتذہ سے درسیات نظامی کی تحصیل کی، علوم حدیث کی تکمیل کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں محدثِ وقت اور نابغۂ عصر مولانا حیدر حسن خان ٹونکی مسند حدیث کے مسند نشین تھے، اس جوہری نے عبدالرشید نعمانی کو پہلی ہی مجلس میں پرکھ کر جوہرِ قابل پایا اور اپنی ذاتی سرپرستی میں لے کر انہیں علمِ حدیث کا فیض منتقل کیا، 1942ء میں آپ ندوۃ المصنفین کے رکن بنے، یہاں آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ”لغات القران“ تصنیف کی، تقسیم کے موقع پر ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے، پہلے دارالعلوم ٹنڈوالٰہ یار (سندھ) میں مدرس مقرر ہوئے جہاں وقت کے مشاہیر واساطین اہلِ علم جمع تھے، یہیں مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ بھی تھے، انہوں نے جب کچھ ہی عرصہ بعد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن قائم کیا تو آپ کو وہاں مدعو کیا، یہاں آپ مجلس دعوۃ وتحقیق اسلامی کے رکن اور شعبہ تخصص فی الحدیث کے سربراہ رہے، سلوک میں شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ سے منسلک تھے، تمام عمر تدریس وتصنیف میں گزری، گوشہ نشینی اور گم نامی کی زندگی گزاری، 9 ستمبر 1999ء کو وفات پائی، ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب موصوف نے جنازہ پڑھایا، جامعہ کراچی کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ امجد

دشت نوردی توٹھٹھہ، مکلی قبرستان اور کینجھر جھیل کے اطراف میں کی،اور کوچہ گردی صرف جامعہ دار العلوم کراچی اور لالوکھیت میں ڈاکٹر غضنفر صاحب کے دولت کدہ پر ان کی لائبریری و مکتبہ کی کی۔ یہاں سے میں نے کچھ کتابیں خریدیں، کچھ عرفان اکبر صاحب کے لئے ، کچھ اپنی لائبریری کے لئے ،ڈاکٹر صاحب کے ساتھ چائے پی۔

ذاتی مشغولیات کی وجہ سے نیز عید کی چھٹیوں میں ادارے بند ہونے کی وجہ سے کہیں نہ جاسکا، حالانکہ گھر سے ہی سفر کے شیڈول میں یہ شامل تھا کہ حیدر آباد میں جناب موسیٰ بھٹو صاحب (مفکر و مدیرِ ماہنامہ بیداری) کے ہاں حاضری دینی ہے،اور بنوری ٹاؤن میں حضرت چشتی صاحب سے ملاقات کے لئے بھی جانا ہے۔کراچی سے واپس آ کر میں نے جناب عرفان اکبر صاحب۔ ۱؎ سے کہا کہ اب جب بھی چشتی صاحب راولپنڈی آئیں تو آپ نے ضرور میری ملاقات کرانی ہے،ان شاءاللہ۔

25اپریل کو صبح ہی صبح عرفان اکبر صاحب کا فون آیا،اور کہا کہ دس بجے دعوہ اکیڈمی پہنچنا ہے،ساتھ چلیں گے،لیکن افسوس کہ اس دن ہمارے سکول میں ایک تقریب تھی جس کا اہتمام وانتظام مجھے ہی کرنا تھا سو میں نہ جاسکا،اور یہ طے ہوا کہ اسی دن عصر کو چھتر لائبریری میں جہاں چشتی صاحب کا قیام ہے، وہاں میں حاضر ہوجاؤں گا،سو وہاں اسی دن حاضری ہوئی، حضرت چشتی صاحب کی عصر سے مغرب تک کی مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی،حضرت نے بہت شفقت فرمائی،شفقت کے ساتھ ساتھ خوش طبعی و دلجوئی بھی حضرت کی اضافی بزرگانہ سوغاتیں تھیں،حضرت نے اجازتِ حدیث سے بھی سرفراز فرمایا،اور اپنی مطبوعہ سند پر دستخط ثبت فرما کر عنایت فرمائی،زہے نصیب۔ ۲؎

۱؎ عرفان اکبر صاحب، حضرت چشتی صاحب سے بہت قربت کا تعلق رکھتے ہیں،اور کراچی کا سفر خاص آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے بھی کرتے ہیں، اسلام آباد اور لاہور بھی جب حضرت چشتی صاحب تشریف لاتے ہیں،تو عرفان اکبر صاحب سائے کی طرح آپ کے ساتھ رہتے ہیں۔

۲؎ بندہ امجد کو مسند حدیث کے شیوخِ وقت سے سندِ حدیث لینے کا شوق اور اہتمام رہا ہے۔ درج ذیل مشائخ وقت اور شیوخ حدیث سے بحمد اللہ بندہ کو روایتِ حدیث کی اجازت حاصل ہے۔شیخ الحدیث امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ (گکھڑ ،گوجرانوالہ، وفات مئی 2009ء)، شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم ،رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ، شیخ الحدیث مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب دامت برکاتہم جبوڑی مانسہرہ، والد مرحوم مولانا عبداللطیف صاحب رحمہ اللہ (وفات اپریل 2013ء)، بابا جی مولانا عبدالغفور صاحب الائی مانسہرہ، شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمان صاحب رحمہ اللہ (وفات جولائی 2009ء)، مولانا معتبر خان صاحب الائی، مانسہرہ، شیخ الحدیث مولانا سید نور عالم شاہ صاحب دامت فیوضہم ڈھوڈیال، مانسہرہ۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین (وضو کے مسائل واحکام: قسط۳) مفتی محمد یونس

بے وضو طواف کرنے کے مسائل واحکام

وضو کی دوسری قسم واجب ہے یعنی وہ اعمال جن کے لئے وضو کرنا واجب ہے چنانچہ بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے وضو کا ہونا واجب ہے۔ [۱]

طواف سات قسم کا ہوتا ہے۔ [۲]

فرض بھی، واجب بھی، سنت بھی، مستحب بھی اور نفل بھی۔ فرض قسم میں دو طواف شامل ہیں، ایک طوافِ زیارت (جو حج کا رکن ہے)، دوسرے طوافِ عمرہ (جو عمرہ کا رکن ہے)، واجب قسم میں دو طواف شامل

---

[۱] یہ واجب ہونا مسلک حنفی کی رُو سے ہے جبکہ شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک طواف کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے جس طرح وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح جمہور کے نزدیک وضو کے بغیر طواف کرنا بھی معتبر نہیں، اور حنفیہ کے ہاں بغیر وضو کے طواف تو ہوجاتا ہے مگر ایک تو بے وضو طواف کرنے کی وجہ سے انسان گنہگار رہوتا ہے، اور دوسرے اس کا اعادہ کرنا یا صدقہ، دم وغیرہ دے کر اس کی تلافی کرنا ضروری ہوتا ہے جس کی تفصیل ان شاءاللہ آگے ذکر کی جائے گی۔

ذهب المالكية والشافعية والحنابلة الى ان الطهارة من الاحداث ومن الأنجاس شرط لصحة الطواف فاذا طاف فاقداً أحدها فطوافه باطل لا يعتد به وقال الحنفية: الطهارة من الحدث ومن الخبث واجب للطواف وهو رواية عن أحمد (الموسوعة الفقهية الكويتية ماده "طواف" تاسعا الطهارة من الحدث والخبث ج ۲۹ ص ۱۳۱)

[۲] يتنوع الطواف بحسب سبب مشروعية الى سبعة أنواع وهى طواف القدوم، طواف الزيارة، طواف الوداع، طواف العمرة، طواف النذر، طواف تحية المسجد الحرام، طواف التطوع كذاعدها الحنفية والمالكية والحنابلة ....الموسوعة الفقهية الكويتية)

ثم ان الأطوفه المشروعة فى الحج ثلاثة طواف القدوم وهو سنة عند الفقهاء عدا المالكية حيث قالوا ابوجوبه وطواف الافاضة وهو ركن من أركان الحج بالاتفاق وطواف الوداع وهو واجب عندا لفقهاء عدا المالكية حيث قالو ا بسنيته (الموسوعة الفقهية الكويتية ماده الطواف ج ۱۸، ص ۳۲۰)

قال فى لباب المناسک باب أنواع الأطوفة الظاهرأنواع الطواف (وأحكامها)......(أماأنواعها فسبعة الأول طواف القدوم) ويسمى طواف التحية وطواف اللقاء وطواف أول عهدبالبيت وطواف احداث العهد بالبيت وطواف الواردوالورود (وهو سنةللأفاقى) دون الميقاتى والمكى(المفرد بالحج والقارن بخلاف المعتمر والمتمتع) ولو آفاقياً (والمكى) أى و بخلاف المكى اذا كان مفردا بالحج (ومن بمعناه)...........(الثانى طواف الزيارة) ويسمى طواف الركن والافاضة وطواف الحج وطواف الفرض وطواف يوم النحر......(الثالث طواف الصدر......الرابع طواف العمرة وهو ركن فيها) أى فرض فى ادائها......(الخامس طواف النذر وهو واجب)أى فرض عملا لا اعتقاداً......(السادس طواف تحية المسجد......السابع طواف التطوع) أى النافلة (مناسک ملا على قارى ص ۱۴۰ تا ۱۴۳)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہیں، ایک طواف، صدر (جو حج میں واجب ہے) دوسرے طوافِ نذر (جو طواف کی منت ماننے سے واجب ہوتا ہے) سنت قسم میں ایک طواف شامل ہے یعنی طوافِ قدوم (جو اس آفاقی کے حق میں سنت ہے جو حج افراد یا حج قران کا احرام باندھ کر مسجد حرام میں آئے) مستحب طواف بھی ایک ہی ہے اور وہ ہے طوافِ تحیۃ اور یہ ہر اس شخص کے حق میں مستحب ہے جو مسجد حرام میں داخل ہو جبکہ اس کے ذمے فرض یا سنت کوئی اور طواف نہ ہو اور اگر اس شخص پر کوئی اور طواف ہو خواہ وہ فرض طواف ہو مثلاً طوافِ عمرہ یا مسنون طواف ہو مثلاً طواف قدوم تو اس طواف کا کر لینا طواف تحیۃ کے قائم مقام ہو جائے گا اور طوافِ تحیہ اس کے ضمن میں ادا ہو جائیگا (عمدۃ الفقہ ج۴ص۱۶۵) اور نفل طواف جو طوافِ تحیۃ کے علاوہ کسی وقت کر لیا جائے۔

ہر قسم کے طواف کے لئے وضو کا ہونا اسی طرح واجب ہے جس طرح فرض، واجب، سنت، نفل ہر طرح کی نماز کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے البتہ بے وضو کئے گئے طواف کی تلافی میں دم یا صدقہ واجب ہونے میں فرق ہے اور مختلف طرح کے طوافوں کی تلافی میں مختلف جزا لازم آتی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بے وضو کئے گئے طواف کی جزا کا تفصیلی حکم

مسئلہ......طوافِ فرض یعنی طوافِ زیارت (جو حج کا رکن ہے) پورا یا اکثر بے وضو کیا ہو تو باوضو ہو کر اس طواف کا اعادہ کرنا یا تلافی کے طور پر دم دینا (یعنی قربانی کے لائق ایک بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا) ضروری ہے، باوضو ہو کر اس طواف کا اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا، خواہ اعادہ ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں کیا ہو، یا ایامِ نحر گزرنے کے بعد کیا ہو، پھر جب تک کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہے اس کو طواف کا باوضو ہو کر اعادہ کرنا مستحب ہے اور جب وطن آ گیا تو پھر وہاں (یعنی حرم کی حدود میں) دم بھیج دینا مستحب ہے۔ [1]

مسئلہ:۔ اگر طوافِ زیارت کا اقل حصہ (تین یا کم چکر) بلا وضو کیا پھر باوضو ہو کر اس کا اعادہ نہیں کیا اور اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا تو اس پر ہر چکر کے بدلے نصف صاع (یعنی تقریباً پونے دو کلو گندم) صدقہ کرنا واجب ہے۔ صدقہ ادا کرنے سے اعادہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔ [2]

مسئلہ:۔ طوافِ عمرہ خواہ پورا بلا وضو کیا جائے یا اکثر (یعنی چار یا زیادہ چکر) یا اقل (یعنی تین یا کم چکر) بہر

[1] (ولو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة وعلیه الاعادة استحبابا) أی ما دام بمکة، مناسک ملا علی القاری ص ۳۴۶)

[2] (ولو طاف الأقل محدثا فعلیه صدقة) أی نصف صاع من بر علی ما فی المحیط (لکل شوط) أی اتفاقا لما فی البحر الزاخر فعلیه صدقة فی الروایات کلها وتسقط الاعادة بالاجماع (مناسک ملا علی قاری ص۳۴۷)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

حال اس کا اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم ہوتا ہے اور باوضو ہوکر اعادہ کر لینے سے دم ساقط ہوجاتا ہے۔ ۱

مسئلہ:۔طواف وداع (جو حج میں واجب ہے) بے وضو کرنے کی صورت میں ہر چکر کے بدلے صدقہ واجب ہوگا، خواہ پورا طواف بے وضو کیا ہو یا اکثر (یعنی چار یا زیادہ چکر) یا اقل (یعنی تین یا کم چکر) بے وضو کئے ہوئے طوافِ وداع کا (باوضو ہوکر) اعادہ کرنا مستحب ہے۔اور باوضو ہوکر اس طواف کا اعادہ کر لینے سے جزا ساقط ہوجاتی ہے۔ ۲

مسئلہ:۔طوافِ قدوم (جو اس آفاقی کے لئے سنت ہے جو حج افراد یا حج قران کررہا ہو) اگر بے وضو کیا جائے تو ہر چکر کے بدلے نصف صاع (یعنی تقریباً پونے دو کلو گندم) صدقہ دینا واجب ہوگا۔بے وضو کئے ہوئے طوافِ قدوم کا (باوضو ہوکر) اعادہ کرنا مستحب ہے پھر اگر کسی نے باوضو ہوکر اس طواف کا اعادہ کر لیا تو اس سے جزا ساقط ہوجائے گی۔ ۳

مسئلہ: طوافِ تحیۃ اور نفل طواف بے وضو کرنے پر جزا لازم ہونے کی وہی تفصیل ہے جو طوافِ قدوم سے متعلق لکھی گئی ہے۔ ۴

مسئلہ: طواف نذر بے وضو کرنے پر جزا لازم ہونے کا کوئی تفصیلی حکم صراحۃً نظر سے نہیں گزرا البتہ اصولی طور پر یہ سمجھ آتا ہے کہ طوافِ نذر واجب ہے اور طوافِ صدر بھی واجب ہے، اس لئے طوافِ نذر بے وضو کرنے پر جزا لازم ہونے میں وہی تفصیل ہونی چاہئے جو طوافِ صدر سے متعلق لکھی گئی ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

---

۱ (ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ولو شوطاً جنبا أو حائضاً أو نفساء أو محدثا فعليه شاة) أى فى جميع الصور المذكورة (ولا فرق فيه) أى فى طواف العمرة (بين الكثير والقليل والجنب والمحدث لأنه لا مدخل فى طواف العمرة للبدنة) أى لعدم ورود الرواية (ولا للصدقة)والله أعلم بما فيه من الدراية (مناسک ملا على القارى ص ۳۵۲ و ۳۵۳)

۲ (ومن طاف طواف الصدر محدثاً فعليه صدقة) لانه دون طواف الزيارة وان كان واجبا فلا بد من اظهار التفاوت (فتح القدير فصل طاف طواف القدوم محدثا ج...ص ۵۴)(وان طافه محدثا فعليه صدقة لكل شوط)......ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء (مناسک ص ۳۵۱)

۳ (ولو طافه محدثا فعليه صدقة) على ما فى عامة الكتب (مناسک ص ۳۵۲)

۴ (وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم)فى البدائع قال محمد: ومن طاف تطوعا على شئى من هٰذه الوجوه فأحب الينا ان كان بمكة يعيد الطواف وان كان رجع الى أهله فعليه صدقة سوى الذى طاف وعلى ثوبه نجس انتهى يعنى لا شئى عليه لأن طهارة الثوب سنة فيكره طوافه ولا يلزمه شيء(مناسک ملا على القارى ص ۳۵۲)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مقالات ومضامین مولانا غلام بلال

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک (قسط۳)

اولاد کے لیے سب سے بہترین چیز والدین کی اطاعت، خدمت اور دنیا وآخرت میں ان کو راحت پہنچانا ہے، جبکہ والدین بھی اپنی اولاد کے لیے ان کی پیدائش سے پہلے بھی تکالیف برداشت کرتے ہیں، اور بعد میں بھی، اور یہی اولاد جب والدین کی خدمت، اوران کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرتی ہے، تو یہ ان کے لیے مزید راحت وآرام کا ذریعہ اوران کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں والدین کے پیدائش سے تکالیف اٹھانے کے متعلق، سورہ لقمان میں ارشاد ہے کہ:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ. وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (سورة لقمان، رقم الآيات ۱۴ و ۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دے دیا اس کے والدین کے بارہ میں (فرمانبرداری اور حسن سلوک کا) اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے اور اسکا دودھ چھڑانا ہوا دو سال میں (سو اس سب کا تقاضا یہ ہے) کہ تو (اے انسان!) شکر بجالا میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر کار لوٹنا بہرحال (سب کو) میری ہی طرف ہے۔

اور اگر وہ (والدین) تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے کسی ایسی کو جس کے بارے میں تیرے پاس کوئی علم (اور سند) نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا (کے معاملات) میں ان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرتے رہنا مگر (دین کے بارے میں) پیروی اسی شخص کے راستے کی کرنا جو میری طرف رجوع کئے رہے (سورہ لقمان)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ان دکھ وتکالیف کا ذکر کیا ہے، جو وہ اپنی اولاد کے لیے اٹھاتے ہیں، اس سلسلہ میں سب سے زیادہ محنت ومشقت ماں کو کرنی پڑتی ہے، جو کہ زمانہ حمل میں ضعف پرضعف برداشت کرتی ہے، پیدائش کا وقت اس سے بھی زیادہ کٹھن ہوتا ہے جس میں ماں بہت زیادہ تکلیف

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

برداشت کرتی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ:

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا (الاحقاف، ۱۵)

ترجمہ: اس کی ماں نے تکلیف جھیل کر اسے پیٹ میں رکھا، اور تکلیف برداشت کر کے اسے پیدا کیا (احقاف)

حمل اور وضع حمل کے بعد پرورش کا مسئلہ سامنے آتا ہے، جس میں باپ کما کر لاتا ہے، اور ماں گھر کے اندر رہتے ہوئے اس کی پرورش کرتی ہے، اور دو سال تک بغیر کسی وقت اور دن کی قید کے، بچے کو دودھ پلاتی ہے، گرمی سردی، اور دکھ درد غرضیکہ ہر قسم کے حالات میں کلیجہ سے لگائے رکھتی ہے، بچہ جب بیمار ہو جاتا ہے، تو ماں باپ کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں، ہر وقت گود میں لیے بیٹھے رہتے ہیں، مالی حالات جیسے بھی ہوں لیکن ڈاکٹروں اور حکیموں کے یہاں سے اپنے لختِ جگر کا علاج کرواتے ہیں، بچہ چاہے ماں باپ کی گود میں پیشاب کرے، یا بستر پر، سردی ہو یا گرمی، وہ یہ سب ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں، اور اس محنت و مشقت کا تقاضا یہی ہے کہ اولاد ہمیشہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک، اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری، اور شکرگزار اور قدردان رہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے اور سب سے بڑا شکر تو اللہ تعالیٰ کا ہی ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں وجود بخشا، اور اس کے بعد ماں باپ کا کہ جنہوں نے اپنی اولاد کی پرورش کے لیے مصیبتیں جھیلیں اور تکالیف برداشت کیں، اور اسی بات کو قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا کہ:

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ''یہ کہ تم میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی''

جس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر صرف زبان سے کلمات نکالنے، یا کوئی دعاء پڑھنے سے پورا ادا نہیں ہوتا، بلکہ ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے سے ادا ہوتا ہے، اسی طرح ماں باپ کا شکر بھی صرف ان کے حق میں تعریف کر دینے، اور اچھے بول بول دینے، اور ان کی تکالیف کا اقرار کرنے سے پورا ادا نہیں ہوتا، بلکہ دل وجان سے ان کی خدمت وفرمانبرداری کرنے، اور ان کی نافرمانی سے بچنے سے ان کی شکرگزاری ہوتی ہے۔

اور اسی طرح مذکورہ آیت میں آگے چل کر فرمایا گیا ہے کہ والدین اگرچہ انسان کے کیسے ہی محسن سہی، مگر

Idara Ghufran

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کرنہیں، اس لیے اگرکبھی والدین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والاحکم،مثلاً فرض نماز، روزہ یا فرض حج وغیرہ سے روکیں، یا پھروالدین کے غیرمسلم وغیرہ ہونے کی صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے (یعنی شرک وغیرہ کرنے) کاحکم دیں،،تواس سلسلے میں ان کی اطاعت جائزنہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۰۹۵، باسناد صحیح علی شرط الشیخین)

ترجمہ: نبی ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ کی نافرمانی میں کسی انسان کی اطاعت جائزنہیں ہے(مسنداحمد)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں باپ ہوں، یا پھر پیر ومرشد، استاد ہو یا کوئی حاکم وغیرہ، ان سب کی فرمانبرداری صرف اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ جس صورت میں خالقِ کائنات کی نافرمانی نہ ہوتی ہو،کسی بھی مخلوق کاوہ حکم ماناکہ جس کے ماننے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو،کسی حال میں درست نہیں۔

ان سب کے باجود دنیوی معاملات میں ان کی (یعنی والدین کی) نافرمانی پھربھی جائزنہیں، چاہے والدین کافرہوں یافاسق وفاجرہوں،اوراس کواس طرح بیان فرمایا کہ:

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

’’اوردنیا(کےمعاملات) میں ان کے ساتھ نیکی کابرتاؤ کرتے رہنا‘‘

اس سے معلوم ہواکہ والدین سے صلہ رحمی،اورحسنِ سلوک کرنے میں سکوتاہی نہیں کرنی چاہئے،اگرچہ ماں باپ مشرک ہی کیوں نہ ہوں، البتہ ایسی صورت میں دینی معاملات میں ان کی اتباع کرنے سے مکمل اجتناب کرناچاہئے۔

اولادکووالدین کے لیے دعاءکرنے کاحکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ :إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (مسلم، رقم الحدیث ۱۶۳۱ "۱۴")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے، تو اس کے اعمال ختم ہوجاتے ہیں، مگر تین چیزیں (ایسی ہیں کہ جن کے اجروثواب کا سلسلہ اس کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے) ایک صدقہ جاریہ، دوسرا (ایسا) علم کہ جس سے (اس کے مرنے کے بعد) فائدہ اٹھایا جاتا ہو، تیسری (ایسی) نیک اولاد جو کہ (اس کے مرنے کے بعد) اس کے لئے دعا کرتی ہے (مسلم)

اس حدیث شریف میں والدین کے لئے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے، اور اس کو صدقہ جاریہ فرمایا گیا ہے، جو کہ انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری وساری رہتا ہے۔

قرآنِ کریم اور احادیث میں بہت سی ایسی دعاؤں کا ذکر آیا جو کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی زبانی ہمیں سکھلائی گئیں ہیں، یا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے خود اپنے والدین اور اپنی اولاد کے لیے مانگی ہیں، ہم بھی ان دعاؤں کو مانگ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنے، اور اپنے والدین کی طرف متوجہ کرسکتے ہیں۔

ذیل میں ان دعاؤں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

اپنی، والدین اور تمام مومنین کی مغفرت کے لیے دعا

رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ . رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِینَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ (سورة ابراهیم، رقم الآیات ۴۰ و ۴۱)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما۔

اے ہمارے رب بخشش فرمادے میری بھی، اور میرے والدین کی بھی، اور سب ایمان والوں کی بھی، اس دن کہ جب حساب قائم ہوگا (سورہ ابراہیم)

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِینَ إِلَّا تَبَارًا (سورة نوح، رقم الآیة ۲۸)

ترجمہ: اے میرے رب بخشش فرمادے تو میری بھی اور میرے والدین کی بھی اور ہر اس شخص کی بھی جو داخل ہو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی، اور ظالموں کو تباہی (اور بربادی) میں ہی بڑھاتے رہیں (سورہ نوح)

Idara Ghufran

یہ دونوں دعائیں اللہ رب العزت سے اپنے لیے، والدین کے لیے اور تمام مومنین کے لیے مغفرت طلب کرنے کی دعا ہے، ان میں سے پہلی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی، جبکہ دوسری دعا حضرت نوح علیہ السلام نے مانگی تھی۔

نعمتوں پر دائمی شکر، اولاد کے نیک بننے کی، نیک لوگوں میں شامل ہونے کی دعاء

رَبِّ أَوْزِعْنِی أَنْ أَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلَی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِی فِی ذُرِّیَّتِی إِنِّی تُبْتُ إِلَیْکَ وَإِنِّی مِنَ الْمُسْلِمِینَ

(سورة الاحقاف، رقم الآیة ۱۵)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کرسکوں تیری ان نعمتوں کا جو تو نے (محض اپنے کرم سے) مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہیں اور (اس کی بھی توفیق نصیب فرما کہ) میں ہمیشہ ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میرے (سکھ اور چین کے) لئے میری اولاد کو بھی نیک بنا دے میں (صدق دل سے) توبہ کرتا ہوں آپ کے حضور اور میں یقیناً فرمانبرداروں میں سے ہوں (سورہ احقاف)

اور اسی طرح کی ایک دعا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی مانگی تھی، جو کہ درج ذیل ہے:

رَبِّ أَوْزِعْنِی أَنْ أَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلَی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِی بِرَحْمَتِکَ فِی عِبَادِکَ الصَّالِحِینَ (سورة النمل، رقم الآیة ۱۹)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کرسکوں تیری ان نعمتوں کا جو تو نے (محض اپنے کرم سے) مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہیں اور (اس کی بھی توفیق نصیب فرما کہ) میں ہمیشہ ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہوں، اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے (سورہ نمل)

ان دونوں دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے چار چیزیں مانگی گئی ہیں:

پہلی جو انعام اللہ تعالیٰ نے ہم پر اور ہمارے والدین پر کیے ہیں، ان پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمانے کی دعا ہے۔

دوسری ایسے عمل کی توفیق عطا فرمانے کی دعا کہ جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوجائیں۔

Idara Ghufran

تیسری اولاد کو نیک اور صالح بنانے کی دعا۔

اور چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے ذریعہ، اپنے نیک اور برگزیدہ بندوں میں شامل فرمادے۔

والدین کے لیے رحمت کی دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (سورة الاسراء)

ترجمہ: اے میرے رب، رحم فرما ان دونوں پر، جیسا کہ انہوں نے مجھے پالا پوسا بچپن میں

(سورہ بنی اسرائیل)

یہ والدین کے لیے رحمت کی دعا ہے، اور اس دعا کے مانگنے کا حکم اللہ عزوجل نے خود انسان کو فرمایا ہے، اس سے اس دعا کی فضیلت واہمیت کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے،

مندرجہ بالا دعاؤں کے ہمیں یہ تین فائدے حاصل ہوں گے۔

پہلا فائدہ مغفرت وبخشش حاصل ہونے کا کہ ان دعاؤں میں اپنے، والدین اور تمام مومنین کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی ہے۔

دوسرا فائدہ رزق میں برکت حاصل ہونے کا ہے، کیونکہ والدین کے لیے دعا کرنا رزق بڑھنے کا سبب ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مغفرت طلب کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت میں شامل ہوجائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورة النمل، رقم الآية ۴۶)

ترجمہ: تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے، تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احکامات پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بسلسلہ: تاریخی معلومات مولانا طارق محمود

ماہِ ذیقعدہ: ساتویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۰۶ھ**: میں حضرت ابوعلی یحییٰ بن ابوالفضل ربیع بن سلیمان بن حراز عمری واسطی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۴۸۷)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۰۷ھ**: میں حضرت ابوالمجد زاہر بن ابی طاہر احمد بن حامد بن احمد بن محمود ثقفی اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۴۹۴)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۰۹ھ**: میں حضرت ابوشجاع زاہر بن رستم بن ابی الرجاء اصبہانی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۸)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۱۲ھ**: میں حضرت نورالدین ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی عبداللہ بن موہوب بن جامع بن عبدون بغدادی صوفی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۵۹)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۱۴ھ**: میں حضرت عمادالدین ابواسحاق ابراہیم بن عبدالواحد بن علی بن سرور مقدسی جماعیلی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۵۱)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۱۷ھ**: میں حضرت ناصرالدین محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب بن شاذی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۴۷)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۱۸ھ**: میں حضرت صلاح الدین عبدالرحمٰن بن عثمان بن موسیٰ کردی شہروزی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۴۸)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۲۰ھ**: میں حضرت ابوعبداللہ حسین بن ابی الفخر یحییٰ بن حسین بن عبدالرحمٰن بن ابی الرداد مصری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۷۵)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۲۳ھ**: میں حضرت امام الدین ابوالقاسم عبدالکریم بن ابی الفضل محمد بن عبدالکریم بن فضل بن حسین رافعی قزوینی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۲۵۴)

□......**ماہِ ذیقعدہ ۶۲۴ھ**: سلطان معظم عیسیٰ بن محمد بن ایوب بن شاذی دوینی کی وفات ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲ ص ۱۲۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۲۶ھ: میں حضرت ابوالعباس احمد بن نجم رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۸)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۲۸ھ: میں حضرت زین الدین ابوالحسین یحییٰ بن عبدالمعطی بن عبدالنور زواوی مغربی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۲ ص۳۲۴)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۳۱ھ: میں حضرت ابومحمد اسماعیل بن علی بن اسماعیل بن باتکین جوہری بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۲ ص۳۵۷)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۳۵ھ: میں حضرت ابوالبرکات یحییٰ بن سنی الدولہ ہبۃ اللہ بن یحییٰ دمشقی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۲۸)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۳۶ھ: میں حضرت ابوبکر محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون ازدی اندلسی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۷۱)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۳۹ھ: میں حضرت شرف الدین ابوالمکارم محمد بن قاضی رشید عبداللہ بن حسن بن علی بن ابوالقاسم بن صدق سکندرانی مصری شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۱۰۶)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۴۳ھ: میں حضرت ابوالحسن علی بن ابوعبیداللہ حسین بن علی بن منصور بغدادی مقری حنبلی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۱۲۰)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۴۵ھ: میں حضرت ابومدین شعیب بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن عطیہ قیروانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۲۶۹)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۴۶ھ: میں حضرت مجدالدین محمد بن محمد بن عمر بن ابوبکر صوفی اسفرایینی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۲۵۸)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۴۷ھ: میں حضرت فخرالدین یوسف بن شیخ الشیوخ رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔
(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۱۰۲)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۴۸ھ: میں حضرت رشید الدین ابومحمد عبدالوہاب بن رواح ظافر بن علی بن فتوح بن حسین ازدی قرشی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۲۳۸)

□......ماہِ ذیقعدہ ۶۵۰ھ: میں حضرت ابوالعباس احمد بن مفرج بن علی بن عبدالعزیز بن مسلمہ دمشقی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص۲۸۲)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

علم کے مینار امام شافعی رحمہ اللہ (قسط ۷) مولانا محمد ناصر

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

امام شافعی رحمہ اللہ کے شیوخ

امام شافعی رحمہ اللہ حدیث اور فقہ کا علم حاصل کرنے کے لئے دُور دراز کا سفر کر کے کئی اکابر شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور طلبِ علم میں آپ نے ایسے شیوخ سے بھی استفادہ کیا، جو مسلک اور نظریہ کے اعتبار سے آپ کے ہم مشرب نہیں تھے، چنانچہ روایت ہے کہ آپ کے شیوخ میں بعض ایسے معتزلہ بھی تھے، جو ایسے علمِ کلام میں مشغول تھے، جس سے امام شافعی رحمہ اللہ منع فرمایا کرتے تھے، لیکن امام صاحب رحمہ اللہ نے جس علم کو بہتر سمجھا، اسے حاصل کیا، اور جس علم کو غلط اور قابلِ ترک سمجھا، اسے چھوڑ دیا۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، یمن اور عراق کے بہت سے شیوخ سے علم حاصل کیا، اُن میں سے جو مشہور اہلِ علم تھے، یا حدیث، فقہ اور فتویٰ میں بلند مقام رکھتے تھے، اُن کی تعداد بیس روایت کی گئی ہے، جن میں سے پانچ مکہ کے، چھ مدینہ کے، چار یمن کے اور پانچ عراق کے اہلِ علم ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے مکہ مکرمہ کے اساتذہ میں قابلِ ذکر نام یہ ہیں:

(۱)......سفیان بن عیینہ بن ابو عمران ہلالی (۲)...... مسلم بن خالد فروہ زنجی (۳)......سعید بن سالم قداح (۴)...... داؤد بن عبدالرحمٰن عطار (۵)......عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابو رواد۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے مدینہ منوّرہ کے اساتذہ میں قابلِ ذکر نام یہ ہیں:

(۱)...... مالک بن انس بن مالک اصبحی مدنی (۲)...... ابراہیم بن سعد بن ابراہیم زہری (۳)......عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن ابو عبید دراوردی (۴)...... ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ اسلمی (۵)......محمد بن ابو سعید بن ابو فدیک (۶)......عبداللہ بن نافع صائغ۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے یمن کے اساتذہ میں قابلِ ذکر نام یہ ہیں:

(۱)......مطرف بن مازن صنعانی (۲)...... ہشام بن یوسف صنعانی قاضی صنعاء (۳)...... عمرو بن ابو سلمہ تنیسی (۴)......یحییٰ بن حسان بن حیان تنیسی بکری۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

امام شافعی رحمہ اللہ کے عراق کے اساتذہ میں قابلِ ذکر نام یہ ہیں:

(۱)......محمد بن حسن شیبانی حنفی (۲)......وکیع بن جراح بن ملیح رؤاسی کوفی (۳)......اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم بصری (۴)......عبدالوہاب بن عبدالمجید بن صلت ثقفی بصری۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ کے مذاہب کے اکابر شیوخ سے استفادہ کیا، باوجودیکہ اُن کے آپس میں فروعی مسائل میں اختلافات کیسے ہی شدید کیوں نہ تھے۔

چنانچہ امام شافعی نے مکہ کے ائمہ میں سے سفیان بن عیینہ سے روایت کی، بلکہ امام شافعی، سفیان بن عیینہ سے کثرت سے روایت کرنے والوں میں سے ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ضائع ہو جاتا (سیر اعلام النبلاء، ج۸،ص۴۵۷)

امام شافعی نے امام مالک جو مدینہ کے امام تھے، سے براہِ راست اُن کے فقہ کا علم حاصل کیا، اور امام مالک آپ کے اکابر اساتذہ میں سے تھے۔اور امام اوزاعی (۸۸ھ تا ۱۵۷ھ) جو اپنے وقت میں شام کے علاقہ کے فقیہ تھے، اُن کے فقہ کا علم امام شافعی نے اُن کے بلند پایہ شاگرد عمرو بن ابوسلمہ (متوفیٰ ۲۱۴ھ) سے حاصل کیا۔اور لیث بن سعد (۹۴ھ تا ۱۷۵ھ) جو اپنے وقت میں مصر کے فقیہ تھے، اور جن کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لیث امام مالک سے افقہ ہیں، مگر لیث کے اصحاب نے اُن کے علم کی حفاظت نہیں کی، لیث کے فقہ کا علم امام شافعی نے اُن کے عظیم شاگرد یحییٰ بن حسان (۱۴۴ھ تا ۲۰۸ھ) سے حاصل کیا، اسی طرح امام ابوحنیفہ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) کے فقہ کا علم اُن کے جلیل القدر شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی (۱۳۱ھ تا ۱۸۹ھ) سے حاصل کیا (سیر اعلام النبلاء، ج۸،ص۱۵۶)

یوں امام شافعی رحمہ اللہ میں مکہ، مدینہ، شام، مصر اور عراق کا علم جمع تھا، بلکہ آپ نے فقہ کو حاصل کرنے کے لئے اہل السنۃ والجماعۃ کے علاوہ سے استفادہ کرنے کو بھی گوارا فرمایا، چنانچہ کئی اہلِ علم نے امام شافعی رحمہ اللہ سے مقاتل بن سلیمان کی مدح روایت کی ہے (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج۲۸،ص۴۳۶ الیٰ ص۴۳۷)

اور مقاتل بن سلیمان کو بہت سے جلیل القدر محدثین اور اہلِ علم نے متروک بلکہ کذاب تک قرار دیا ہے

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی، ج۲۸،ص۴۴۲ الیٰ ص۴۵۰)

شاید حصولِ علم میں اسی توسع کو دیکھ کر بعض لوگوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کا شیعیت کی طرف میلان ذکر کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اہل السنۃ والجماعۃ کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں، اور آپ کا ضال فرقوں سے تعلق نہیں ہے۔ (جاری ہے......)

Idara Ghufran

تذکرۂ اولیاء حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ(قسط۷) مولانا محمد ناصر

اولیاءِ کرام اورسلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ میں ہونے والے تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے، چنانچہ حضرت ابوبکر سنہ۲ ہجری میں ہونے والے غزوۂ بدر میں بھی شریک رہے، اور جنگ میں بلند مرتبے پر فائز رہے، اور آپ سے خوب شجاعت اور جرأت ظاہر ہوئی، جنگِ بدر میں اس وقت تک آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن اسلام نہیں لائے تھے، چنانچہ وہ جنگ میں مسلمانوں کے خلاف اور مشرکین کے ساتھ تھے، روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن اسلام لے آئے، تو انہوں نے اپنے والد حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ جنگِ بدر میں دورانِ جنگ آپ میری تلوار کی زَد میں آئے تھے، لیکن میں نے آپ سے رُخ پھیر لیا تھا، اور آپ کو قتل نہیں کیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ اگ آپ میری تلوار کی زَد میں آتے، تو میں آپ کو نہ چھوڑتا (المجالسۃ وجواہر العلم لابی بکر أحمد بن مروان الدینوری المالکی، رقم الحدیث ۱۰۷۶)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنہ۳ ہجری میں ہونے والے غزوۂ اُحد میں بھی موجود تھے، اور جب جنگ میں صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہوگئے، اور صحابہ میدان میں منتشر ہوگئے، اور یہ افواہ پھیل گئی کہ نعوذ باللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید کردیئے گئے، تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اس کے بعد حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، اور دیگر صحابہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے۔

سنہ۴ ہجری میں ہونے والے غزوۂ بنونضیر اور سنہ۵ ہجری میں ہونے والے غزوۂ بنومصطلق میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ موجود رہے، اور آپ کے ہاتھ میں مہاجرین کا جھنڈا تھا، سنہ۵ ہجری میں ہونے والے غزوۂ خندق اور غزوۂ بنوقریضہ میں بھی آپ موجود رہے، اور سنہ۶ ہجری کی صلح حدیبیہ، اور سنہ۷ ہجری میں ہونے والے غزوۂ خیبر میں بھی آپ مسلمانوں کی صفوں میں موجود تھے۔

ان کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں عموماً سریوں میں شریک نہ ہوتے تھے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ہی رہتے تھے، البتہ سریہ بنوفزارہ میں حضرت ابوبکر رضی

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اللہ عنہ بروایت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بطورِ امیر شریک ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ ان مسلمانوں میں سے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرۂ قضا کے لئے سنہ۷ ہجری میں تشریف لے گئے، اور سنہ۸ ہجری میں سریۂ ذاتِ سلاسل کے لئے روانہ ہوئے۔

جب قریش نے صلح حدیبیہ میں طے کئے گئے معاہدہ کی خلاف ورزی کی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ فرمالیا، تو قریشِ مکہ کی طرف سے ابوسفیان بن حرب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اور عرض کیا کہ معاہدہ کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی مدت میں اضافہ کیا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ معاہدہ تو قریش کی طرف سے توڑا جاچکا ہے، تو ابوسفیان نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم اپنے معاہدہ پر برقرار ہیں، اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مشورہ کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ میں اللہ کے رسول کے ساتھ ہوں۔ [۱]

پھر فتح مکہ کے موقعہ پر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنہ۸ ہجری میں مکہ میں داخل ہوئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، اس موقعہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ مشرف باسلام ہوئے، سنہ۸ ہجری میں غزوۂ حنین میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شریک رہے، غزوۂ حنین کے دوران جو جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ جہاد میں ثابت قدم رہی، اُن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

---

[۱] حدثنا إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، عن عمه، موسى بن عقبة، فى فتح مكة، قال " :ثم إن بنى نفاثة من بنى الدئل أغاروا على بنى كعب، وهم فى المدة التى بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين قريش، وكانت بنو كعب فى صلح رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكانت بنو نفاثة فى صلح قريش، فأعانت بنو بكر بنى نفاثة، وأعانتهم قريش بالسلاح والرقيق، واعتزلتهم بنو مدلج، ووفوا بالعهد الذى كانوا عاهدوا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى بنى الدئل رجلان هما سيداهم :سلم بن الأسود، وكلثوم بن الأسود، ويذكرون أن ممن أعانهم صفوان بن أمية، وشيبة بن عثمان، وسهيل بن عمرو فأغارت بنو الدئل على بنى عمرو وعامتهم -زعموا -نساء وصبيان وضعفاء الرجال، فألجئوهم وقتلوهم حتى أدخلوهم دار بديل بن ورقاء بمكة، فخرج ركب من بنى كعب حتى أتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكروا له الذى أصابهم، وما كان من قريش عليهم فى ذلك، فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم :ارجعوا فتفرقوا فى البلدان، وخرج أبو سفيان من مكة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتخوف الذى كان، فقال :يا محمد، اشدد العقد، وزدنا فى المدة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ولذلك قدمت؟ هل كان من حدث قبلكم؟ قال :معاذ الله، نحن على عهدنا وصلحنا يوم الحديبية، لا نغير ولا نبدل، فخرج من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأتى أبا بكر فقال :جدد العقد، وزدنا فى المدة، فقال أبو بكر :جوارى فى جوار رسول الله صلى الله عليه وسلم، والله لو وجدت الذر تقاتلكم لأعنتها عليكم (دلائل النبوة للبيهقى، باب نقض قريش ما عاهدوا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

بھی شامل تھے۔

غزوۂ تبوک میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، بلکہ اسلامی لشکر کا بڑا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا، غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مالی جہاد کا حکم بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستہ میں اپنا سارا مال پیش کر دیا۔

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَمَرَنَا رَسُولُ الله صَلى الله عَليهِ وسَلم أَنْ نَتَصَدَّقَ ,فَوَافَقَ ذَلِکَ مَالاً عِنْدِی, فَقُلْتُ :الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ -إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا -قَالَ :فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِی، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلى الله عَليهِ وسَلم :مَا أَبْقَيْتَ لأَهْلِکَ؟ قُلْتُ :مِثْلَهُ, قَالَ :فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لأَهْلِکَ؟ فَقَالَ : أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ,فَقُلْتُ :لاَ أُسَابِقُکَ إِلَى شَیْءٍ أَبَدًا (سنن الدارمی، رقم الحديث ۱۸۰۷، بَابُ الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ، اسنادهُ حسن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کی ہدایت کی، میرے پاس اس وقت مال موجود تھا، میں نے سوچا کہ اگر میں ابوبکر پر سبقت لے جاسکتا ہوں، تو آج لے جاسکتا ہوں، حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر آ گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اتنا ہی چھوڑا ہے، جتنا میں لایا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے، حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اب میں کبھی بھی کسی چیز میں ابوبکر سے آگے نہیں بڑھ سکتا (دارمی)

سنہ۹ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر مقرر فرمایا، چنانچہ حضرت ابوبکر حج میں مسلمانوں کے امیر کی حیثیت سے روانہ ہوئے، اور سنہ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شریک رہے، اس طرح مدنی زندگی میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، ہر موقعہ اور مرحلہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پیارے بچو! مولانا محمد ناصر

عَشْرَہُ مُبَشَّرَہُ

پیارے بچو! ہماری قومی زبان اُردو ہے، یہ تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے، لیکن ہماری دینی زبان کون سی ہے؟

ہماری دینی زبان عربی ہے، کیونکہ ہمارا دین عربی زبان میں ہے۔

''عَشْرَہُ مُبَشَّرَہُ'' بھی عربی زبان کا لفظ ہے، ''عَشْرَہُ'' کا مطلب ہے، دس اور ''مُبَشَّرَہُ'' کا مطلب ہے، وہ لوگ جنہیں خوشخبری دی گئی ہو۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ ایسے ہیں، جنہیں زندگی میں ہی یہ خوشخبری مل گئی تھی کہ وہ جنت میں جائیں گے، ان صحابہ کو ''عَشْرَہُ مُبَشَّرَہُ'' کہا جاتا ہے، یعنی دس خوشخبری دیئے ہوئے لوگ۔

یہ خوشخبری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سُنائی تھی، جو صحابہ ''عَشْرَہُ مُبَشَّرَہُ'' کہلاتے ہیں، اُن کے نام یہ ہیں:

(۱)......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۳)......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ (۵)...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (۶)......حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ (۷)......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (۸)......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۹)......حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ (۱۰)......حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ۔

ان صحابہ کرام کے علاوہ اور بھی کئی صحابہ ایسے ہیں، جن کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ، لیکن ایک ہی حدیث میں ان سب کے نام ذکر ہونے کی وجہ سے انہیں ''عَشْرَہُ مُبَشَّرَہُ'' کہا جاتا ہے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو جنت کی خوشخبری ان کے اچھے کام اور اسلام میں ان کے بڑے کاموں کی وجہ سے سنائی تھی، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اچھے کام کریں، تاکہ ہمیں بھی آخرت میں جنت کی نعمت حاصل ہو۔

Idara Ghufran

بزمِ خواتین

مولانا طلحہ مدثر

گھریلو ناچاقی اور اس کے اسباب (تیسری وآخری قسط)

معزز خواتین! اس سے پہلے بہو اور دلہن سے متعلق کچھ ہدایات اور گزارشات پیش کی گئی تھیں اس مضمون میں ساس کے حوالے سے چند معروضات پیش خدمت ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھنے سے بہت حد تک گھریلو جھگڑوں سے حفاظت ہوسکتی ہے۔

یہ بات ہمارے مشاہدہ میں ہے اور روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ زندگی کا پہیہ مسلسل چکر میں ہے اور روز و شب کا سلسلہ گردش میں ہے، وقت اور زمانہ بغیر کسی وقفے، انتظار، مہلت اور تاخیر کے ہمیں گود سے گور تک اور مہد سے لحد تک ہانکتا پہنچاتا رواں دواں ہے، انسان کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ کب وہ بچپن سے جوانی میں منتقل ہوگیا اور کب وہ جوانی گزار کر بڑھاپے میں قدم رکھ چکا ہے، زندگی اتنی تیزی کے ساتھ انسان کو ایک دور سے دوسرے دور میں منتقل کرتی چلی جاتی ہے کہ انسان کو شعور اور احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ زندگی کے ایک دور سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے دور میں پہنچ چکا ہے۔

ابھی کل ہی کی بات محسوس ہوتی ہے کہ آج کی معمر اور بزرگ خاتون کل کی بچّیاں تھیں، بالکل لاپرواہ اور دنیا کی ذمہ داریوں سے اور دنیا و دین کے کاموں سے بالکل بے فکر، اپنے خیالوں میں مگن، ہر طرح سے آزاد، صرف گڑیا کھلونے ہی جس کی سب سے بڑی مصروفیت تھی پھر یہ بچّی جوانی کی دہلیز قدم رکھتی ہے،، بچپن کے برعکس طاقت وقوت سے بھرپور اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوجاتی ہے اپنی اور دوسروں کی ذمہ داریاں نبھانے اور دوسروں کے بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ جوانی کی عمر کی طاقت اور صلاحیتیں کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں پھر دیکھتے ہی دیکھتے جوانی سے نکل کر بڑھاپے کی سرحد پار کر جاتی ہے۔ تب بڑھاپے میں اپنی سنجیدگی، بزرگی، وقار، متانت کے ساتھ دل میں بصیرت، جذبات میں ٹھہراؤ، خیالات میں پختگی، بالوں میں چاندی، چہرے کے نقوش میں وقار وجلال کے ساتھ سارے کنبے اور خاندان کے لئے سایہ اور سائبان ہوتی ہے۔

بڑھاپے میں اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ آپ دوسروں کے رحم وکرم پر ہے اگر وہ آپ کو خوش رکھیں اور آپ کی ضروریات کو پورا کریں آپ کی عزت کریں، آپ کی طرف توجہ دیں، اور آپ کی رائے کا احترام کریں

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

گے تو آپ خوش ہوں گی اور اگر وہ آپ کی ضروریات پورا کرنے میں کوتاہی کریں گے اور آپ کی طرف توجہ نہیں دیں گے اور لاپرواہی اور غفلت سے کام لیں گے آپ کی رائے کا احترام اور آپ کی عزت نہیں کریں گے تو آپ ناخوش اور غمگین ہونگی غرض آپ کی غمی اور خوشی اب دوسروں کے تابع ہوگئی اور آپ کو معلوم بھی نہیں ہوا کہ آپ کب دوسروں کے بوجھ اٹھاتے اٹھاتے خود ان پر بوجھ بن گئیں۔

عمر کے ان سارے مراحل اور درجات سے آپ کو بہت سے تجربے حاصل ہوئے اور آپ کو بہت سے حقائق کا مشاہدہ ہوا، مختلف مزاج اور اخلاق رکھنے والے لوگوں سے سابقہ پڑا اس لئے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا تجربہ اور کسی بھی معاملے کی گہرائی تک پہنچنے کی صلاحیت، ناتجربہ کار نئی نسل کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک اور حقیقت بھی ہے اور وہ زمانے کی تبدیلی ہے، یہ بات حقیقت ہے کہ ہماری زندگی بہت تیزی سے گزری لیکن اس سے بھی بڑی حقیقت یہ ہے کہ زمانہ کی تبدیلی اس سے بھی زیادہ تیزی سے ہوئی، نئی نئی چیزیں ایجاد ہوئیں، لوگوں کے اخلاق، عادات، حالات، ہمت، حوصلے، طور طریقے، رسم ورواج، ہر چیز میں تبدیلی ہوتی گئی لہٰذا اس زمانے کی تبدیلی کو سمجھنا چاہئے، ضروری نہیں ہے کہ جو بات آپ کے زمانے میں معیوب سمجھی جاتی ہو اور آپ کے بڑے اس حرکت پر آپ کو تنبیہ کرتے ہوں یا ناراض ہوتے ہوں وہ بات موجودہ زمانے میں بھی معیوب سمجھی جاتی ہو بلکہ عین ممکن ہے کہ گذشتہ زمانے کی معیوب چیز اس زمانے میں رہن سہن کا حصہ بن چکی ہو۔

معزز بزرگوار خواتین! مذکورہ بالا سطور کے تحریر کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ اپنی بہو کی ہر حرکت پر صرف اس وجہ سے ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں کہ وہ آپ کے دور کے مطابق معیوب حرکت تھی، اور آپ کے بڑے اس حرکت پر آپ کو تنبیہ کرتے تھے بلکہ اچھی طرح دیکھ لیں اور غور فکر کرلیں کہ آیا بہو کی یہ حرکت واقعی قابل تنبیہ ہے بھی یا نہیں؟ اگر واقعی کوئی ایسی حرکت ہو تو پھر ڈانٹ ڈپٹ یا تنبیہ کردی جائے۔

بعض بزرگوار خوش دامنیں (ساس) اسی کے درپے رہتی ہیں کہ بس ہمیں بہو کو ڈانٹنے کا کوئی موقعہ مل جائے، یہ طرزِ عمل درست نہیں، بہت سے کام عمر کے جذبات کا تقاضہ ہوتے ہیں وہ عمر کے ساتھ ساتھ خود بخود تبدیل ہوجاتے ہیں، آپ کو اپنی بیٹیوں اور بہو وغیرہ میں بدلے ہوئے زمانے کے اثر اور مقتضیات کے تحت ایسے بہت سے امور نظر آئیں گے جو آپکو اوپرے اور نامانوس یا نامعقول محسوس ہوں گے لیکن عمر کے سابق دور میں آپ نے بھی اس سے ملتے جلتے امور وقت اور عمر کے تقاضے سے اختیار کیے ہوں گے

Idara Ghufran

کیونکہ جس طرح آج وہ ان امور کو وقت اور عمر کا تقاضہ سمجھتی ہیں اپنے وقت میں اپ کی بھی یہی نفسیات رہی ہوں گی۔

یہ بات بالکل درست ہے کہ آپ جو کچھ روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہیں وہ ان کی ہمدردی اور خیرخواہی کے لئے کرتی ہیں لیکن بوڑھوں کے تجربات ڈھلتے سورج کی طرح ہوتے ہیں کہ تجربات تو بلاشبہ صحیح ہوتے ہیں لیکن ان میں عمل پر آمادہ کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے جیسے ڈھلتے سورج کی روشنی اور تپش نصف النہار کے سورج کی روشنی اور تپش کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

ملحوظ رکھنا چاہیئے بڑھاپے میں کامیاب ساس وہی ہوتی ہے جو اپنے تجربات اور تربیت کو نرمی کے ساتھ اپنی بہو بیٹیوں میں منتقل کردے اور دوسروں کی خیرخواہی کے لئے ان کو ظالمانہ رویے کے بجائے ہمدردانہ اور خلوص ومحبت کے ساتھ نرم لہجے میں نصیحت کرے جو اسلام میں بھی پسندیدہ ہے ورنہ غلط انداز سے نصیحت اور صحیح بات کرنے سے بہو اور بیٹیاں کئی دفعہ ردعمل کی نفسیات اپناتے ہوئے خودسر ہوجاتی ہیں خصوصاً جبکہ اس زمانے کے ہوا ہی ایسی ہوگئی کہ خودسری اور من مانی اوپر سے نیچے تک ہر طبقے اور ہر شعبے میں عام ہوگئی، یہی اس زمانے کی عام ریت اور روایت بن گئی، ہوسکتا ہے زمانے کی یہ ریت وروش بہت بُری ہو، پہلا زمانہ اس لحاظ سے بہت اچھا تھا لیکن کیا کیجیئے کہ یہ آج کے تمدن کا معمولی شعار اور ایک تلخ حقیقت ہے جس سے آنکھیں بند کرنے سے یہ حقیقت بدل نہیں سکتی نہ اس کے اثرات سے بچا جاسکتا ہے۔اس لئے اے بزرگوار وقابل احترام ماؤ! آپ اپنی نصائح اور ہدایات حاکمانہ رویے کے بجائے اس انداز سے ان کے سامنے رکھیں کہ جس میں عمل کرنے اور چھوڑ دینے دونوں باتوں کا اختیار ہوتو ایک دو مرتبہ کے نقصان کے بعد وہ خود ہی آپ پر اعتماد کرکے آپ سے مشورہ کرنے لگیں گی یہی بہتر طریقہ ہے جس کے ذریعہ آپ ان کی مخالفت سے بچ سکتی ہیں۔

معزز خواتین! ساس اور بہو کے درمیان سب سے پہلی جنگ حقوق اور اختیارات کی جنگ ہوتی ہے جب بھی بہو گھر کے کسی معاملے میں دخل دیتی ہے یا گھر کے کسی چھوٹے بڑے کام میں کوئی مشورہ دیتی ہے تو ساس کو فوراً خطرہ لاحق ہوجاتا ہے کہ بہو پورے گھر پر قبضہ کرلے گی اور چھا جائے گی جس کی وجہ سے میری وقعت اور اہمیت ختم ہوجائے گی،اس لئے وہ اپنا حق بچانے کے لئے ہر جگہ روک ٹوک کرتی ہے جس سے ساس سے محاذ آرائی شروع ہوجاتی ہے اور بہو جس کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ یہ گھر تمہارا ہے اور اس کے

Idara Ghufran

سارے انتظامات اور ذمہ داریاں تم نے سنبھالنی ہیں وہ ساس کے اس رویے کو بے جا ظلم اور زیادتی سمجھتی ہے وہ بھی بھرپور طریقے سے اس روک ٹوک کا جواب دیتی ہے اور گھر میں سکون ملنا عذاب ہو جاتا ہے۔

اس بارے میں ساس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے بعد گھر کے انتظامات کو بہو نے دیکھنا ہے تو اگر وہ کسی معاملے میں کوئی رائے دے رہی ہے تو اس کو سننے اور اس کی رعائت کرنے میں دور دراز کے خدشات میں نہیں پڑنا چاہئے، اس معاملے میں سب سے بہتر اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اکثر و بیشتر گھریلو معاملات میں بہو سے رائے لے لی جائے اور مشورہ کر لیا جائے اس لئے نہیں کہ وہ آپ سے زیادہ تجربہ کار ہے بلکہ اس لئے کہ وہ گھر کی ایک فرد ہے اگر آپ اس کی رائے لیں گی تو وہ آپ کی عزت کرے گی اور آپ کی رائے کا بھی احترام کرے گی۔

ساس کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اگر آپ کسی کی بیٹی کے ساتھ زیادتی کریں گی تو کل آپ کی بیٹی نے بھی کسی کی بہو بننا ہے، ایسا نہ ہو کہ جو سلوک اور رویہ آپ دوسروں کی بیٹی کے ساتھ کریں وہی سلوک آپ کی بیٹی کو بھی برداشت کرنا پڑے۔ ؎

بد نہ بولے زیرِ گردوں کوئی میری سُنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

Idara Ghufran

اچھی نیت سے اہل وعیال پرخرچ کرنا صدقہ ہے

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً (مسلم، رقم الحديث ١٠٠٢ "٤٨"، بخاری، رقم الحديث ٥٣٥١)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا(مسلم، بخاری)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :قَالَ اللَّهُ :أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ (بخاری، رقم الحديث ٥٣٥٢، باب فضل النفقة على الأهل)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابنِ آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا(بخاری)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ مال میں کمی نہیں فرماتا، بلکہ مال میں اضافہ فرماتا ہے، اور اہل وعیال کی ضروریات میں اجروثواب حاصل کرنے کی نیت سے مال خرچ کرنا صدقہ ہے۔

Idara Ghufran

اہل وعیال کے لئے مال چھوڑنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنے سارے مال میں وصیت کردوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا آدھے مال میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، میں نے پوچھا کہ تہائی میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی میں کرسکتے ہو، اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں ایسی حالت میں چھوڑو کہ وہ تنگدست ہوں، اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان کی ذات پر جو کچھ بھی خرچ کروگے، وہ تمہارے لئے صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لئے اُٹھاؤ (بخاری، رقم الحدیث ۵۳۵۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

آپ جو کچھ بھی اللہ کی رضاء کے لئے خرچ کروگے، تو اس پر آپ کو اجر ملے گا، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو آپ اپنی بیوی کے منہ میں رکھوگے، اُس پر بھی (بخاری، رقم الحدیث ۵۶، مسلم، رقم الحدیث ۱۶۲۸''۵'')

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

صدقہ کرنے میں ترتیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، فَقَالَ :تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ، قَالَ :عِنْدِي آخَرُ، قَالَ :تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ، قَالَ :عِنْدِي آخَرُ، قَالَ :تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ -أَوْ قَالَ: زَوْجِكَ-، قَالَ :عِنْدِي آخَرُ، قَالَ :تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ، قَالَ :عِنْدِي آخَرُ، قَالَ :أَنْتَ أَبْصَرُ (ابوداؤد، رقم الحديث ۱۶۹۱، باب فی صلة الرحم)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ کا حکم دیا، تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے اوپر صدقہ کرو، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار اور بھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے بیٹے پر صدقہ کرو، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار اور بھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنی بیوی پر صدقہ کرو، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور بھی دینار ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے خادم پر صدقہ کرو، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور بھی دینار ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ خود دیکھ لو

(ابوداؤد)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

خرچ کرنے میں سب سے افضل مصرَف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ (مسلم، رقم الحديث ۹۹۵ "۳۹"، باب فضل النفقة على العيال والمملوك، وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دینار جس کو آپ نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا، اور وہ دینار جس کو آپ نے غلام پر خرچ کیا، اور وہ دینار جو آپ نے مسکین پر صدقہ کیا، اور وہ دینار جو آپ نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جو آپ نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا (مسلم)

محدثین نے اہل وعیال پر خرچ کرنے کو زیادہ باعثِ فضیلت قرار دیئے جانے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل وعیال پر خرچ کرنے میں صدقہ کرنے کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بھی ثواب ہے، نیز اہل وعیال پر خرچ کرنا فرض اور دیگر مصارف میں خرچ کرنا فرضِ کفایہ یا نفل درجہ کا عمل ہے، اور فرض عمل پر اجر نفل کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

آپ کے دینی مسائل کا حل — ادارہ

نکاح پر طلاق کی تعلیق اور حیلہ کی صورتیں

ایک صاحبِ علم کی طرف سے نکاح پر تعلیقِ طلاق اور حیلہ کی تحقیق کی خواہش پر درجِ ذیل جواب تحریر کیا گیا......(ادارہ)......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی شخص نے نکاح پر طلاق کو معلق کیا ہو، مثلاً یوں کہا ہو کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں، یا مطلقاً بلا کسی عورت کی تعیین کے یہ کہا کہ ''میں جس عورت سے بھی نکاح کروں، تو اس کو ایک یا دو یا تین طلاق یا بغیر کسی عدد کے کہا کہ اسے طلاق ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس شخص کا متعلقہ عورت سے یا دوسری صورت میں کسی بھی عورت سے خود نکاح کرتے ہی اور اسی طرح مشہور تر قول کے مطابق اس شخص کے مقرر کردہ وکیل کا اس کی طرف سے نکاح کرتے ہی وہ عورت طلاق یافتہ ہو جائے گی۔

فضولی کے نکاح کو قبول کرنے سے متعلق اقوال

ان صورتوں میں انعقادِ نکاح ہونے پر وقوعِ طلاق سے بچنے کے لیے بالعموم فقہائے کرام نے فضولی کے نکاح کا حیلہ تجویز کیا ہے، اب فضولی کے کئے ہوئے نکاح کا انعقاد کس طرح ہوگا اور کس طرح نہیں؟ اس بارے میں فقہائے احناف کے تین قول ہیں۔

پہلا قول اور اس کا مستدل

پہلا قول یہ ہے کہ فضولی کے نکاح کرنے کے بعد صاحبِ تعلیق (یعنی نکاح پر طلاق کو معلق کرنے والا، قسم کھانے والا) اس نکاح کو فعلاً قبول کر لے، قولاً قبول نہیں کرسکتا، قولاً قبول کرے گا، تو حنث متحقق ہو کر طلاق واقع ہو جائے گی، یہی قول زیادہ مشہور ہے، اور اسی پر عموماً آج کل فتویٰ دیا جاتا ہے۔

کیونکہ عقود کا انعقاد اقوال کے ساتھ ہوتا ہے، نہ کہ افعال کے ساتھ، اس لیے فضولی کے عقد کی فعلاً یا عملاً اجازت دینا انعقادِ عقد کے حکم میں نہیں، بلکہ رضا علی العقد کے حکم میں ہے، اور حنث انعقادِ عقد سے واقع

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہوتا ہے، نہ کہ رضا علی العقد سے۔ ۱؎

فعلاً قبول کرنے کا طریقہ

فعلاً قبول کرنے کی صورت یہ ہے کہ مہر (کل یا بعض) منکوحہ کی طرف بھیجے، پھر اس میں دونوں قول ہیں کہ محض بھیجنے سے عقدِ نکاح مکمل ہوجائے گا، یا بیوی تک پہنچنے اور اس کے قبول کرنے پر عقد متحقق ہوگا۔ ۲؎

۱؎ نكاح الفضولى فى النكاح المضاف: وأما المسائل التى تتعلق بنكاح الفضولى فى الطلاق المضاف : إذا حلف الرجل بطلاق امرأة بعينها إن تزوجها، فزوجه رجل تلك المرأة بغير أمره وأجاز هو قولا أو فعلا . أو حلف بطلاق كل امرأة يتزوجها، فزوجه رجل امرأة بغير أمره فأجاز هو قولا أو فعلا، قال بعض مشايخنا : إن أجاب بالقول يحنث وإن أجاز بالفعل؛ لا يحنث (المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، ج۳، ص ۱۸۲، كتاب النكاح، الفصل الخامس والعشرون :فى المسائل المتعلقة بنكاح المحلل وما يتصل به ونكاح الفضولى فى طلاق المضاف والحيل فى رفع اليمين فى طلاق المضاف وقضاء القاضى فى مسألة العجز عن النفقة وأمثالها)

(وفى لا يتزوج فزوجه) فضولى (فأجاز بالقول حنث) ؛ لأن الإجازة فى الانتهاء كالإذن فى الابتداء على ما عرف فى تصرفات الفضولى (وبالفعل) أى لو جاز بالفعل كإعطاء المهر ونحوه (لا يحنث) هو المختار وعليه الفتوى كما فى الخانية؛ لأن العقود تختص بالأقوال، فلا يكون فعله عقدا وإنما يكون رضى وشرط الحنث العقد لا الرضى (مجمع الأنهر فى شرح ملتقى الأبحر، ج ۱، ص ۵۷۵، كتاب الايمان، باب اليمين فى البيع والشراء والتزوج وغير ذلك)

حلف لا يتزوج فزوجه غيره بغير أمره، فإن أجاز بالقول حنث،وإن أجاز بالفعل لا يحنث، ولو أمر غيره أن يزوجه حنث(المختار، ج۴، ص۷۳، كتاب الايمان، فصل الحنث فى اليمين)

قال :(حلف لا يتزوج فزوجه غيره بغير أمره، فإن أجاز بالقول حنث) لأن الإجازة فى الانتهاء كالإذن فى الابتداء على ما عرف فى تصرفات الفضولى.

(وإن أجاز بالفعل) كإعطاء المهر ونحوه المختار أنه (لا يحنث) لأن العقود تختص بالأقوال فلا يكون فعله عقدا وإنما يكون رضا، وشرط الحنث العقد لا الرضا .وروى عن محمد أنه لا يحنث فى الوجهين، وأفتى به بعض المشايخ، لأن الإجازة ليست بإنشاء للعقد حقيقة، وإنما هو تنفيذ لحكم العقد بالرضا به (الاختيار لتعليل المختار، ج۴، ص۷۴، كتاب الايمان، فصل الحنث فى اليمين)

قوله (حلف لا يتزوج فزوجه فضولى، وأجاز بالقول حنث وبالفعل لا) أى لا يحنث، وهذا هو المختار كما فى التبيين، وعليه أكثر المشايخ والفتوى عليه كما فى الخانية وبه اندفع ما فى جامع الفصولين من أن الأصح أنه لا يحنث بالإجازة بالقول أيضا؛ لأن المحلوف عليه هو التزوج، وهو عبارة عن العقد، وهو مختص بالقول، والإجازة اللاحقة كالوكالة السابقة فيكون للفضولى حكم الوكيل، وللمجيز حكم الموكل (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج۴، ص ۴۰۲، كتاب الايمان، حلف ليهبن فلانا فوهب له فلم يقبل)

۲؎ والإجازة بالفعل بعث المهر أو شىء منه والمراد الوصول إليها ذكره الصدر الشهيد، وقيل سوق

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

فعلاً قبول کرنے کے لیے مہر بھیجے، ہدیہ ونفقہ بھیجنا صحیح نہیں، کیونکہ ہدیہ ونفقہ نکاح کے ساتھ خاص نہیں، اس لیے یہ قبولیت نکاح کا عملی قرینہ یا ثبوت نہ بن سکے گا۔ [1]

فعلاً قبول کرنے کی ایک مکروہ صورت

فعلاً قبول کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ منکوحہ کے پاس چلا جائے، عملاً ملاپ، بوس وکنار وغیرہ کرلے، اس صورت میں بھی انعقادِعقد ہوجائے گا، لیکن یہ صورت اختیار کرنا مکروہ ہے، کیونکہ عورت کے پاس جانے، ملنے، تک وہ اس کے لیے اجنبیہ وغیرمحرم ہوگی، تو گویا کہ جس فعل سے انعقاد ہوگا، وہ اول وہلہ میں محذورو ممنوع تھا۔ [2]

دوسرا قول اوراس کا مستدل

فضولی کے کئے ہوئے عقد کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ قولاً وفعلاً دونوں طرح اجازت دینے اور قبول کرنے سے حنث واقع ہوکر وقوعِ طلاق ہوگا۔

کیونکہ قولاً ہو یا فعلاً بعد میں اجازت دینا (مقصدو اثر کے اعتبار سے) پہلے سے اجازت دینے یعنی وکیل بنانے کے مثل ہی ہے، کیونکہ بعد میں اجازت دینے سے بھی خواہ فعلاً ہو یا قولاً، فضولی کا تصرف صاحبِ تعلیق کی طرف منسوب ہوجائے گا، اوراسی تصرف پر طلاق کی تعلیق تھی، لٰہذا وہ واقع ہوجائے گی، زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ تصرف کے وقت سے اجازت دینے کے وقت تک تصرف کا یہ اثرونتیجہ (یعنی انعقادِعقد ہوکر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

المهر يكفى سواء وصل إليها أم لا؛ لأن المجوز الإجازة بالفعل، وهى تتحقق بالسوق وبعث الهدية لا تكون إجازة؛ لأنه لا يختص بالنكاح (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج۴، ص ۴۰۲، كتاب الايمان، حلف ليهبن فلانا فوهب له فلم يقبل)

[1] ثم الفعل الذى تقع به الإجازة فى نكاح الفضولى فعل هو يختص بالنكاح، وهو بعث شىء من المهر وإن قل، وأما بعث الهدية والعطية لا يكون إجازة؛ لأنه لا يختص بالنكاح بل قد يكون بطرا أو أجرا فلا يكون ذلك إجازة للنكاح، هكذا حكى عن نجم الدين رحمه الله، فعلى هذا القياس لو بعث إليها شيئا من النفقة لا تكون إجازة؛ لأن النفقة لا تختص بالنكاح (المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، ج۳، ص ۱۸۲، كتاب النكاح، الفصل الخامس والعشرون :فى المسائل المتعلقة بنكاح المحلل وما يتصل به ونكاح الفضولى فى طلاق المضاف والحيل فى رفع اليمين فى طلاق المضاف وقضاء القاضى فى مسألة العجز عن النفقة وأمثالها)

[2] ولو قبلها بشهوة أو جامعها تكون إجازة بالفعل لكن يكره كراهة تحريم لقرب نفوذ العقد من المحرم (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج۴، ص ۴۰۲، كتاب الايمان، حلف ليهبن فلانا فوهب له فلم يقبل)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ساتھ ہی ساتھ طلاق ہوجانا) موقوف رہے گا۔ [۱]

اس قول والوں کے نزدیک نکاح کا طریقہ

جن فقہاء کے نزدیک فضولی کے عقد کو قولاً فعلاً دونوں طرح قبول کرنے کی گنجائش نہیں (بلکہ حنث متحقق ہوکر طلاق واقع ہوجائے گی) وہ ایک قدرے مختلف حیلہ فضولی کے نکاح کے لئے تجویز کرتے ہیں، وہ یہ کہ فضولی شخص مرد کے ساتھ ساتھ عورت کے حق میں بھی فضولی ہو، عورت کے بھی علم واجازت کے بغیر اس کا یہ نکاح وہ کرے، پھر پہلے مرد یعنی صاحبِ تعلیق سے اجازت لی جائے، اس کے اجازت دینے سے حنث متحقق اس لیے نہ ہوگا کہ ابھی ایجاب وقبول میں سے ایک ہی رکن وجود میں آیا ہے، اس کے بعد عورت سے اجازت لی جائے، عورت کے اجازت دینے سے یہ نکاح کافی تو نہ ہوگا، لیکن تعلیقِ یمین کا موقعہ محل ختم ہوجائے گا، اور وقوعِ طلاق سے حفاظت ہوجائے گی، اس لیے اس کے بعد دونوں اصالتاً یا وکالتاً تجدیدِ نکاح کرلیں، اب فضولی کا حیلہ کرنے کی ضرورت نہ رہے گی، اور آئندہ تین طلاقوں کا حق بھی باقی رہے گا۔

مگر ظاہر ہے کہ ان فقہاء کے نزدیک یہ حیلہ اسی صورت میں مؤثر ہوگا، جبکہ یمین کلما والی نہ ہو، جو تکرارِ فعل پر حنث کو مقتضی ہوتی ہے۔ [۲]

تیسرا قول اور اس کا مستدل

فضولی کے کئے ہوئے نکاح کے بارے میں تیسرا قول یہ ہے کہ قولاً فعلاً دونوں طرح اجازت دے سکتا ہے،

---

[۱] وقال بعضهم :يحنث أجاز بالقول أو بالفعل، لأن الإجازة فى الانتهاء بمنزلة الإذن (فى) الابتداء من حيث إن العاقد بالإجازة يصير نائبا عن المجيز من ذلك الوقت، وفعل النائب كفعل المنوب عنه، فيصير متزوجا من ذلك الوقت (المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، ج۳، ص ۱۸۲، كتاب النكاح، الفصل الخامس والعشرون :فى المسائل المتعلقة بنكاح المحلل وما يتصل به ونكاح الفضولى فى طلاق المضاف والحيل فى رفع اليمين فى طلاق المضاف وقضاء القاضى فى مسألة العجز عن النفقة وأمثالها)

[۲] وحكى عن الفقيه أبى جعفر الهندوانى رحمه الله أنه قال :وقال بعض الفقهاء الحيلة فى هذه الصورة أن يزوجه فضولى امرأة بغير أمره وبغير أمرها ثم يجيز هو النكاح ثم تجيز النكاح فيقع الحنث قبل إجازة المرأة بإجازة الزوج، فإجازتها لا تعمل فيجددان النكاح بعد ذلك، فيكون هذا نكاحا جائزا لأن اليمين انعقدت على زوج واحد (المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى، ج۳، ص ۱۸۲، كتاب النكاح، الفصل الخامس والعشرون :فى المسائل المتعلقة بنكاح المحلل وما يتصل به ونكاح الفضولى فى طلاق المضاف والحيل فى رفع اليمين فى طلاق المضاف وقضاء القاضى فى مسألة العجز عن النفقة وأمثالها)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کسی صورت میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ دونوں صورتوں میں یہ اجازت وقبولیت انشاءِ عقد نہیں، بلکہ کئے ہوئے عقد پر رضا کا اظہار ہے، اور اظہارِ رضا، حنث کا موقعہ محل نہیں، کیونکہ حنث کا موقع محل تو انشاءِ عقد ہے۔ [۱]

نیز اگر اس قولی یا فعلی اجازت وقبولیت سے صاحبِ تعلیق کو حانث قرار دیا جائے، (اجازت کو انشائے عقد کے حکم میں رکھ کر) تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اجازت دینے کے وقت صاحبِ تعلیق متزوّج ہو چکا تھا، کیونکہ حنث جب ہی متحقق ہوگا کہ عقد نکاح اس کے حق میں اس سے پہلے وجود میں آ چکا ہو، اور اجازت کے وقت اس کے حق میں نکاح کے وجود کو تسلیم کرلیا جائے، تو اس کے وجود میں آنے کا وقت فضولی کے عقد کرنے کا وقت ہوگا، کیونکہ جس عقد کے وجود کو تسلیم کرکے اجازت دی جارہی ہے، وہ تو وہی عقد ہے، جو فضولی نے اس سے پہلے کیا ہے، تو طلاق کا وقوع بھی فضولی کے عقد کے وقت سے ہوگا، اس طرح اجازت دینے کے وقت سے پہلے ہی طلاق واقع ہوکر، وہ عقد حکماً ختم ہو چکا ہوگا، لہٰذا یہ اجازت طلاق کے وقوع کے بعد ہونے کی وجہ سے غیر مؤثر اور بے کار ہوگی۔ و ھٰذا خُلف۔ [۲]

واضح رہے کہ احناف کے ہاں مشہور اور فتویٰ کے لیے راجح و مستعمل پہلا قول ہے، جو شائد بین بین ہونے کی وجہ سے نیز احوط واسہل، دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اختیار کیا گیا ہے۔

---

[۱] وروی عن محمد لا یحنث فی الوجهین وأفتی به بعض المشایخ؛ لأن الإجازة لیست بإنشاء للعقد حقیقة وإنما تنفیذ لحکم العقد بالرضا به کما فی الاختیار (الاختیار لتعلیل المختار، ج۴، ص ۷۴، کتاب الایمان، فصل الحنث فی الیمین)

وفی التنویر ولو زوجه فضولی، ثم حلف لا یتزوج لا یحنث بالقول أیضا (مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر، ج ۱، ص ۵۷۵، کتاب الایمان، باب الیمین فی البیع والشراء والتزوج وغیر ذلک)

[۲] وقال بعضهم لا یحنث أجاز بالقول أو بالفعل وإلیه أشار فی الزیادات وهو الأشبه .ووجه ذلک أنا لو جعلناه حانثا بالإجازة لجعلناه متزوجا إیاها عند الإجازة لأن شرط الحنث التزوج، ولو صار متزوجا إیاها لصار متزوجا من وقت مباشرة العقد فیقع الطلاق من ذلک الوقت .وإذا وقع من ذلک الوقت تبین أن الإجازة کانت باطلة إذ تبین أن الإجازة بعد وقوع الطلاق وارتفاع النکاح والإجازة بعد ارتفاع النکاح لا تعمل......

وإذا تبین بطلان الإجازة تبین أنه لم یصر متزوجا إیاها وبدونه لا یقع الطلاق، فتبین بطلان الطلاق ففی إیقاع الطلاق ابتداء إبطاله انتهاء ، ولا یقع الطلاق ابتداء ویجعل فی حق الطلاق کأن الإجازة لم توجد .

(المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی، ج۳، ص ۱۸۲ ، کتاب النکاح، الفصل الخامس والعشرون :فی المسائل المتعلقة بنکاح المحلل وما یتصل به ونکاح الفضولی فی طلاق المضاف والحیل فی رفع الیمین فی طلاق المضاف وقضاء القاضی فی مسألة العجز عن النفقة وأمثالها)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ورنہ تیسرا قول بھی کافی مضبوط اور تفقہ و درایت پر مبنی ہے، اور اس لحاظ سے کافی وزنی بھی ہے کہ شارح مذہب امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ سے بھی روایت کیا گیا ہے، اور بعض مشائخ نے اس پر فتویٰ بھی دیا ہے۔

صاحبِ تعلیق کا وکالتاً نکاح

صاحبِ تعلیق کا جس طرح اصالتاً نکاح کرنے سے حنث متحقق ہو کر نکاح ہوتے ہی طلاق ہو جائے گی، اسی طرح وکالتاً کرنے سے بھی نکاح ہوتے ہی حنث متحقق ہو کر طلاق کا وقوع ہو جائے گا، کیونکہ وکیل کا تصرف اصیل ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے، وکیل محض تعبیر کنندہ اور سفیر (تعمیل کنندہ) ہوتا ہے، عند الحنفیہ یہی راجح مذہب ہے، البتہ فتاویٰ قاضی خان میں امام محمد سے ایک قول صاحبِ تعلیق کا وکیل بنانے اور وکیل کا نکاح کرنے پر حنث متحقق نہ ہونے کا بھی منقول ہے، نیز اگر صاحبِ تعلیق دعویٰ کرے کہ یمین اور تعلیق سے میری مراد براہِ راست ایجاب وقبول کے لیے تکلم کی تھی، وکالتاً تعلیقِ یمین مراد نہ تھی، تو دیانۃً یہ بات قبول کی جائے گی، قضاء قابلِ قبول نہ ہوگی۔ [1]

کتابت اور تحریر کے ذریعہ فضولی کے نکاح کو قبول کرنا قولاً قبول کرنے کے حکم میں ہے یا فعلاً قبول کرنے کے حکم میں؟ اس باب میں فقہاء کی آراء میں اضطراب ہے، الجامع فی الفتاویٰ کی کتاب الایمان کے ایک جزئیہ سے کتابت کا قول کے قائم مقام نہ ہونا معلوم ہوتا ہے، جبکہ نوادر الروایہ میں ابنِ سماعہ کی نقل سے کتابت کا قول کے حکم میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ اگر صاحبِ تعلیق کسی شخص کو با قاعدہ نکاح کا وکیل بنائے بغیر اس کے سامنے کسی عورت سے نکاح پر اپنی رضا و پسندیدگی کا خود سے اظہار کر دے، یا دوسرے کی طرف سے اس عورت کے پسند ہونے کا

---

[1] (ولو أمر غيره أن يزوجه حنث) لأن الوكيل فى النكاح سفير ومعبر على ما عرف فى موضعه .ولو قال: عنيت أن لا أتكلم به صدق ديانة لأنه يحتمله لا قضاء لأنه خلاف الظاهر (الاختيار لتعليل المختار، ج۴، ص ۷۴، كتاب الايمان، فصل الحنث فى اليمين)

وإن كان عقد الفضولى بعد اليمين لا يحنث ما لم يجز فإن أجاز بالقول حنث هو المختار وعند البعض لا يحنث وهو رواية عن مُحَمَّد رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وعنه أنه لا يحنث بنكاح الوكيل أيضاً وإن أجاز بالفعل كسوق مهر أو ما أشبه ذلك روى ابن سماعة عن مُحَمَّد رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى أنه لا يحنث وعليه أكثر المشايخ منهم الشَّيخ الإمام الأجل شمس الأئمة السرخسى رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى والشيخ الإمام إسماعيل الزاهد البخارى رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وقال بعضهم يحنث والفتوى على قول الأكثر (فتاوى قاضى خان، ج۲، ص ۱۹، كتاب الايمان)

Iqra Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

معلوم کرنے پر پسندیدگی کا اظہار کردے، تو یہ شرعاً توکیل شمار نہیں ہوگی، اوراس صورت میں کسی دوسرے شخص کی طرف سے نکاح کرنا فضولی کا ہی نکاح کرنا کہلائے گا۔

ملحوظہ

ملحوظ رہے کہ ہمارے زمانے میں بلکہ طویل زمانہ سے کتابت کا عام عرف ورواج ہے، عقود ومعاملات لین دین، دفتری ودیوانی جملہ چھوٹے بڑے امور کے لیے وثیقہ، اشٹام، رسید، فارم وغیرہ کی صورت میں تحریری ریکارڈ ودستاویزی ثبوت رکھنے کا اہتمام والتزام کیا جاتا ہے، حتیٰ کے نکاح وطلاق کے معاملات بھی، نکاح فارم اور طلاق نامہ کی صورت میں سرانجام دیئے جاتے ہیں، اس کے بغیر قضا وقانون میں غالب طور پر متعلقہ معاملہ کا ثبوت تسلیم نہیں کیا جاتا، اس لیے کتابت کو اپنی متنوع شکلوں (مثلاً ڈیجیٹل الیکٹرونک آلات کی تحریریں جیسے ایس ایم ایس، ای میلز وغیرہ) کے ساتھ، متعلقہ معاملات میں، آج کے رائج عرف میں قول وقرار ہی کا درجہ دیا جاتا ہے، لہٰذا زیرِ بحث مسئلہ میں کتابت کا قول کے حکم میں ہونا راجح معلوم ہوتا ہے۔ [1]

فقط

وَاللّٰہُ سُبحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد امجد حسین

۴/محرم الحرام/۱۴۳۶ھ 29/اکتوبر/2014ء بروز بدھ

دارالافتاء: ادارہ غفران، راولپنڈی

الجواب صحیح

محمد رضوان

۹/محرم الحرام/۱۴۳۶ھ

---

[1] ولو أجاز في نكاح الفضولي بالكتابة هل تكون إجازة بالقول أو بالفعل ذكر في أيمان الجامع في الفتاوى إذا حلف لا يكلم فلانا أو قال والله لا أقول :لفلان شيئا فكتب إليه كتابا لا يحنث وذكر ابن سماعة في نوادره أنه يحنث قيد بكون التزوج بعد اليمين؛ لأنه لو زوجه فضولي ثم حلف لا يتزوج فأجاز فإنه لا يحنث بالقول أيضا؛ لأنها تستند إلى وقت العقد، وفيه لا يحنث بمباشرته فبالإجازة أولى (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج۴، ص ۴۰۲، كتاب الايمان، حلف ليهبن فلانا فوهب له فلم يقبل)

Idara Ghufran

کیا آپ جانتے ہیں؟

مفتی محمد رضوان

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

جمعہ کے دن زیارتِ قبور اور اس کی فضیلت کی حیثیت

ویسے تو مرد حضرات کو منکرات اور خرابیوں سے بچتے ہوئے قبرستان میں کسی وقت بھی چلے جانا احادیث سے ثابت ہونے کی وجہ سے سنت و مستحب عمل ہے۔ [1]

چنانچہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۳۲۳۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (پہلے شرک و بت پرستی اور بدعات وغیرہ سے بچانے کے لئے) تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا، پس اب تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو (اور اب تمہیں اس کی اجازت ہے) کیونکہ قبروں کی زیارت میں عبرت و نصیحت کا سامان ہے (ابوداؤد)

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَإِنَّ فِيهَا عِبْرَةً (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۳۲۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (پہلے شرک و بت پرستی اور بدعات وغیرہ سے بچانے کے لئے) تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا، پس اب تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو (اور اب تمہیں اس کی اجازت ہے) کیونکہ قبروں کی زیارت میں عبرت کا سامان ہے (مسند احمد)

---

[1] اتفق الفقهاء على أنه يندب زيارة القبور للرجال، لقول النبى صلى الله عليه وسلم :إنى كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تذكر الآخرة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲ص ۲۵۲،مادة "قبر")

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ" : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ(سنن ابنِ ماجه، ۱۵۷۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (پہلے شرک وبت پرستی اور بدعات وغیرہ سے بچانے کے لئے) تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کردیا تھا، پس اب تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو (اور اب تمہیں اس کی اجازت ہے) کیونکہ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے، اور آخرت کو یاددلاتی ہے (ابنِ ماجہ)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ منکرات اور خرابیوں سے بچتے ہوئے قبروں پر حاضری جائز ہے، اور اس کا اہم مقصد دنیا کی بے رغبتی کا پیدا ہونا اور موت، قبر وآخرت کو یاد کرنا اور عبرت ونصیحت حاصل کرنا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، كَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۱۵۴۷)

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں، تو کہنے والا یہ کہے کہ تم پر سلام ہو، مومنین اور مسلمین کے گھر والوں، اور ہم بے شک ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت (یعنی تکلیف وعذاب سے سلامتی) کی دعاء کرتے ہیں (ابنِ ماجہ)

اس حدیث سے مومن کی قبر پر اس کے لئے مغفرت کی دعاء کا کرنا معلوم ہوا۔[1]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ

---

[1] نسأل الله (لنا ولكم العافية) وهى الأمن من مكره (دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، تحت رقم الحديث ۴۵۸۳)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اللہُ، بِکُمْ لَاحِقُونَ، اللھُمَّ، اغْفِرْ لِأَھْلِ بَقِیعِ الْغَرْقَدِ (مسلم، رقم الحدیث ۹۷۴"۱۰۲")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ان کے پاس رات کی باری ہوتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع قبرستان جا کر یہ دعاء کیا کرتے تھے کہ سلام ہو تم پر مومنین کی قوم کے گھر والوں، اور تمہارے پاس کل تمہارے وعدے کی چیزیں آئیں گی، جس کی تمہارے لئے مدت مقرر کی گئی ہے، اور بے شک ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع قبرستان والوں کی مغفرت فرما دیجئے (مسلم)

اس حدیث سے قبرستان جا کر ان کے لئے مغفرت کی دعاء کا کرنا معلوم ہوا، اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سب مومن قبرستان والوں کے لئے اجمالی دعاء بھی ایک ہی جملہ میں کافی ہو جاتی ہے۔ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

فَقَالَ :إِنَّ رَبَّکَ یَأْمُرُکَ أَنْ تَأْتِیَ أَھْلَ الْبَقِیعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ "، قَالَتْ :قُلْتُ: کَیْفَ أَقُولُ لَھُمْ یَا رَسُولَ اللہِ؟ قَالَ "قُولِی :السَّلَامُ عَلَی أَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَالْمُسْلِمِینَ، وَیَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِینَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِینَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللہُ بِکُمْ لَلَاحِقُونَ (مسلم، رقم الحدیث ۹۷۴"۱۰۳")

ترجمہ: پس جبریلِ امین نے فرمایا کہ آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ بقیع قبرستان آ کر ان کے لئے استغفار کریں (اس حکم کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقیع قبرستان تشریف لے گئے، اور مرحومین کے لئے مغفرت کی دعاء کی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اُن (قبرستان والوں کے لئے) کیا کہوں (یعنی کس طرح سے دعاء کروں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ کہو، سلام ہو مومنین اور مسلمین کے گھر والوں پر، اور اللہ ہم سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم (اور ان کی مغفرت) فرمائے، اور بے شک ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں (مسلم)

اور مسند احمد کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

---

[1] (اللھم اغفر لأھل بقیع الغرقد) أی مقبرۃ المدینۃ، وفیہ أن الدعوۃ الإجمالیۃ علی وجہ العموم کافیۃ (مرقاۃ المفاتیح، ج۴ص۱۲۵۸، باب زیارۃ القبور)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

قَالَ " :بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۶۱۲)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مجھے بقیع قبرستان والوں کی طرف (اللہ کی جانب سے حکم دے کر) بھیجا گیا، تاکہ میں ان کے لئے استغفار کروں (مسند احمد)

ان احادیث سے قبرستان جاکر مومنوں کے لئے مغفرت وغیرہ کی دعاء کا کرنا ثابت ہوا۔

اس طرح کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر جانے کا اصل مقصود عبرت حاصل کرنا اور موت کو یاد کرنا ہے، اور اسی کی ساتھ مومنین کی مغفرت وغیرہ کی دعاء کرنا بھی ہے، اور بعض اہلِ علم حضرات نے فرمایا کہ والدین کی قبر پر جانے کا ایک مقصد ان کے حق کی ادائیگی بھی ہے (کذا فی امداد المفتین صفحہ ۱۶۶، کتاب السنۃ والبدعۃ) ؎۱

پھر بعض فقہاء نے ہر ہفتہ اور خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن قبرستان جانے کو افضل قرار دیا ہے۔ ؎۲

اور بعض روایات میں جمعہ کے دن کی ایک فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس دن جو شخص اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر پر جائے تو یہ جانے والے اور اُس کے والدین کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے؛ اور جو اولاد اس کا اہتمام کرے، اُس کو والدین کی فرمانبردار اولادوں میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے، یا کوئی دوسری فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

مگر تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اس طرح کی بعض روایات سند کے اعتبار سے کمزور اور بعض ناقابلِ اعتبار ہیں۔

اس طرح کی روایات کا اسنادی حیثیت کے ساتھ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)...... طبرانی وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت مروی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے کہ:

؎۱ قال السبكي والزيارة لاداء الحق كزيارة قبر الوالدين ،يسن شد الرحل اليها تأدية لهٰذا الحق (فيض القدير للمناوى جلد٦ صفحه ١٤١، تحت رقم الحديث ٨٧١٨)

؎۲ (قوله وبزيارة القبور) أى لا بأس بها، بل تندب كما فى البحر عن المجتبى، فكان ينبغى التصريح به للأمر بها فى الحديث المذكور كما فى الإمداد، وتزار فى كل أسبوع كما فى مختارات النوازل .قال فى شرح لباب المناسک إلا أن الأفضل يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس، فقد قال محمد بن واسع: الموتى يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبله ويوما بعده، فتحصل أن يوم الجمعة أفضل (رد المحتار، ج٢، ص ٢٤٢، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى زيارة القبور)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

جس نے ہر جمعہ کے دن اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور وہ فرمانبردار لکھا جاتا ہے (طبرانی) [۱]

اس روایت کو بعض حضرات نے ضعیف، جبکہ بعض نے موضوع و من گھڑت قرار دیا ہے۔ [۲]

---

[۱] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو النُّعْمَانِ بْنُ شِبْلٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَمُّ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا .لَا يُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَفَرَّدَ بِهِ النُّعْمَانُ بْنُ شِبْلٍ (المعجم الصغير للطبرانی، رقم الحديث ٩٥٥، واللفظ لہٗ؛ المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ٦١١٤؛ الترغيب والترهيب لقوام السنة، رقم الحديث ٤٥١؛ شعب الايمان مرسلاً، رقم الحديث ٧٥٢٢؛ مكارم الأخلاق لابن أبی الدنيا مرسلاً، رقم الحديث ٢٤٩)

[۲] قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الأوسط والصغير، وفيه عبد الكريم أبو أمية، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، ج ٣، ص ٥٩، تحت رقم حديث ٤٣١٢، باب زيارة القبور)

وقال ابن العراق الكنانی: أخرجه الطبرانی فی الأوسط والصغير وفيه عبد الكريم بن أمية وهو ضعيف (تنزيه الشريعة المرفوعة، ج٢، ص٢٧٣، تحت رقم الحديث ٣١)

و قال ابو الفضل العراقی: حديث (من زار قبر أبويه أو أحدهما فی كل جمعة غفر له وكتب براً) (4 / 474) + الطبرانی فی الصغير والأوسط من حديث أبی هريرة وابن أبی الدنيا فی القبور من رواية محمد بن النعمان يرفعه وهو معضل ومحمد بن النعمان مجهول وشيخه عند الطبرانی يحيى ابن العلاء البجلی متروك (المغنی عن حمل الأسفار، رقم الحديث ٤٤٣١)

وقال الالبانی: من زار قبر أبو يه أو أحدهما فی كل جمعة غفر له وكتب برا ."موضوع.أخرجه الطبرانی فی "الصغير "(ص 199) وفی "الأوسط 1) "/ 84 / - 1 من "زوائد المعجمين ") ، وعنه الأصبهانی فی "الترغيب 228) "2/) من طريق محمد بن النعمان بن عبد الرحمن عن يحيى بن العلاء البجلی عن عبد الكريم أبی أمية عن مجاهد عن أبی هريرة مرفوعا وقال :لا يروى عن أبی هريرة إلا بهذا الإسناد .قلت :وهو موضوع :محمد بن النعمان هذا قال فی "الميزان "وتبعه فی "اللسان ":"مجهول، قاله العقيلی، ويحيى متروك.قلت :ويحيى هذا مجمع على ضعفه، وقد كذبه وكيع، وكذا أحمد فقال :كذاب يضع الحديث وقال ابن عدی :والضعف على رواياته بين، وأحاديثه موضوعات .وشيخه عبد الكريم أبی أمية هو ابن أبی المخارق ضعيف أيضا ولكنه لم يتهم، ولذلك لم يصب الحافظ الهيثمی حين أعل الحديث به فقط، فقال (60/3) : رواه الطبرانی فی "الأوسط "و "الصغير "، وفيه عبد الكريم أبو أمية وهو ضعيف. وأما شيخه العراقی، فقد أعله فی "تخريج الإحياء "(418/4) بما نقلته آنفا عن "الميزان "فأصاب وكذلك أخطأ السيوطی فی "اللآلیء "حيث قال (234/2) حيث قال :عبد الكريم ضعيف، ويحيى بن العلاء ومحمد بن النعمان مجهولان فإن يحيى بن العلاء ليس بالمجهول، بل هو معروف ولكن بالكذب. !ثم إن للحديث علة أخرى وهی الاضطراب، فقد أخرجه ابن أبی الدنيا فی "القبور "ومن طريقه عبد الغنی المقدسی فی "السنن "(2/92) عن محمد بن النعمان يرفع الحديث إلى النبی صلى الله عليه وسلم،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

(۴)...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی جمعہ کے دن زیارت کی اور قبر کے پاس سورہ یٰسین پڑھی، اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے (الکامل لابنِ عدی، تاریخ اصبہان) ۱؎

مگر محدثین واہلِ علم حضرات نے اس روایت کو بے اصل اور باطل قرار دیا ہے۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وهذا معضل .وقال ابن أبى حاتم فى "العلل "(2/209) : سألت أبى عن حديث رواه أبو موسى محمد (بن) المثنى عن محمد بن النعمان أبى النعمان الباهلى عن يحيى بن العلاء عن عمه خالد بن عامر عن أبى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الرجل يعق والديه أو أحدهما فيموتان فيأتى قبره كل ليلة؟ قال أبى: هذا إسناد مضطرب، ومتن الحديث منكر جدا كأنه موضوع (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ٤٩)

۱؎ حَدَّثَنَا مُحَمدُ بْنُ الضَّحَاكِ بْنُ عَمْرو بْنِ أَبِى عَاصِمٍ النبيل، حَدَّثَنَا يزيد بن خالد الأصبهانى، حَدَّثَنا عَمرو بن زياد، حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَن أَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول :مَن زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ يس غُفِرَ لَهُ.

وَهَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الإِسْنَادِ بَاطِلٌ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ وَلِعَمْرِو بْنِ زِيَادٍ غَيْرُ هَذَا مِنَ الْحَدِيثِ مِنْهَا سَرِقَةٌ يَسْرِقُهَا مِنَ الثِّقَاتِ وَمِنْهَا مَوْضُوعَاتٌ وكان هو يتهم بوضعها (الكامل فى ضعفاء الرجال، ج٦، ص٢٦٠، تحت رقم الترجمة ١٣١٦)

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ فِى كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ عِنْدَهُمَا، أَوْ عِنْدَهُ يس، غُفِرَ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ آيَةٍ أَوْ حَرْفٍ " (تاريخ اصبهان، ج٢، ص٣٢٣)

۲؎ قال جلال الدين السيوطى: قال ابن عدى هذا بهذا الاسناد باطل وكان عمر يتهم بالوضع قلت له شاهد (اللالى المصنوعه ج٢ ص٣٦٥، كتاب الموت والقبور)

و قال المناوى: (عد) عن محمد بن الضحاک عن يزيد بن خالد الأصبهانى عن عمر بن زياد عن يحيى بن سليم الطائفى عن هشام عن أبيه عن عائشة (عن) أبيها (أبى بكر) الصديق ثم قال ابن عدى :هذا الحديث بهذا الإسناد باطل وعمرو متهم بالوضع اه . ومن ثم اتجه حكم ابن الجوزى عليه بالوضع وتعقبه المصنف بأن له شاهدا وهو الحديث التالى لهذا وذلک غير صواب لتصريحهم حتى هو بأن الشواهد لا أثر لها فى الموضوع بل فى الضعيف ونحوه (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٨٧١٧، ج٦ص ١٤١)

و قال محمد بن طاهر المقدسى:حديث :من زار قبر والديه ، أو أحدهما يوم الجمعة ، فقرأ ' 'يس 'غفر له .رواه عمرو بن زياد بن عبد الرحمن بن ثوبان مولى رسول الله (: عن يحيى بن سليم الطائفى ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن عائشة ، عن أبى بكر الصديق رضى الله عنهما .وهذا الحديث بهذا الإسناد باطل ، ليس له أصل ، والحمل فيه على عمرو بن زياد هذا (ذخيرة الحفاظ، رقم الحديث ٥٣٢٢)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

(۳)...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے کہ: جس نے جمعہ کے دن اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی تو اس کو حج یا عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

و قال ابن الجوزی: حديث من زار قبر والديه وقرأ يس يوم الجمعة غفر له فيه عمرو بن زياد -وضاع -عن يحيى بن سليم عن هشام عن أبيه عن عائشة عن أبيها(:تلخيص كتاب الموضوعات، رقم الحديث ۹۴۰)

وقال الالبانی: من زار قبر والديه كل جمعة، فقرأ عندهما أو عنده (يس) غفر له بعدد كل آية أو حرف ." موضوع . رواه ابن عدی (1/286) وأبو نعيم فی "أخبار أصبهان "(2/345 - 344) وعبد الغنی المقدسی فی "السنن "(2/91) من طريق أبی مسعود يزيد بن خالد، حدثنا عمرو بن زياد، حدثنا يحيی بن سليم الطائفی عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن أبی بكر الصديق مرفوعا و كتب بعض المحدثين -وأظنه ابن المحب أو الذهبی -علی هامش نسخة "سنن المقدسی :" هذا حديث غير ثابت، وقال ابن عدی: باطل ليس له أصل بهذا الإسناد، ذكره فی ترجمة عمرو بن زياد هذا، وهو أبو الحسن الثوبانی مع أحاديث أخری له، قال فی أحدها :موضوع، ثم قال :ولعمرو بن زياد غير هذا من الحديث، منها سرقة يسرقها من الثقات، ومنها موضوعات، و كان هو يتهم بوضعها . وقال الدارقطنی :يضع الحديث ولهذا أورد الحديث ابن الجوزی فی "الموضوعات "(3/239) من رواية ابن عدی فأصاب، وتعقبه السيوطی فی " اللآلیء "(2/440) بقوله :قلت :له شاهد، ثم ساق سند الحديث الذی قبله !وقد علمت أنه حديث موضوع أيضا !ولو قيل بأنه ضعيف فقط فلا يصلح شاهدا لهذا، لوجهين:الأول :أنه مغاير له فی المعنی ولا يلتقی معه إلا فی مطلق الزيارة.الآخر :ما ذكره المناوی فی شرحه علی "الجامع الصغير "فإنه قال بعد أن نقل كلام ابن عدی المتقدم :ومن ثم اتجه حكم ابن الجوزی عليه بالوضع، وتعقبه المصنف بأن له شاهدا (وأشار إلی الحديث المتقدم) وذلک غير صواب لتصريحهم حتی هو بأن الشواهد لا أثر لها فی الموضوع بل فی الضعيف ونحوه .والحديث يدل علی استحباب قراء ة القرآن عند القبور، وليس فی السنة الصحيحة ما يشهد لذلک، بل هی تدل علی أن المشروع عند زيارة القبور إنما هو السلام عليهم وتذكر الآخرة فقط، وعلی ذلک جری عمل السلف الصالح رضی الله عنهم، فقراء ة القرآن عندها بدعة مكروهة كما صرح به جماعة من العلماء المتقدمين، منهم أبو حنيفة، ومالک، وأحمد فی رواية كما فی "شرح الإحياء " للزبيدی (2/285) قال :لأنه لم ترد به سنة، وقال محمد بن الحسن وأحمد فی رواية :لا تكره، لما روی عن ابن عمر أنه أو صی أن يقرأ علی قبره وقت الدفن بفواتح سورة البقرة وخواتمها .قلت :هذا الأثر عن ابن عمر لا يصح سنده إليه، ولوصح فلا يدل إلا علی القراء ة عند الدفن لا مطلقا كما هو ظاهر.فعليک أيها المسلم بالسنة، وإياک والبدعة، وإن رآها الناس حسنة، فإن "كل بدعة ضلالة "كما قال صلی الله عليه وسلم. (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۵۰)

۱ حَدَّثَ جَعْفَرُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُونَ الْمُسْتَمْلِیُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَی أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَی بْنِ خَاقَانَ الْمَرْوَزِیُّ، عَنْ أَبِی مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ كَحَجَّةٍ (أخبارِ اصبهان، تحت الترجمة ۵۲۱، جعفر بن اسحاق)

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

مگر محدثین نے اس روایت کو بھی شدید ضعیف اور نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [1]

لہٰذا ان روایات کے مطابق عقیدہ بنالینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

---

[1] قال ابن عدى: حدثنا أحمد بن حفص السعدى، حدثنا إبراهيم بن موسى الوزدولى، حدثنا خاقان بن الأهتم السعدى، حدثنا أبو مقاتل السمرقندى عن عبيد الله عن نافع، عن ابن عمر، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبر أبيه أو أمه أو عمته أو خالته أو أحد قراباته كانت له حجة مبرورة، ومن كان زائرا لهما حتى يموت زارت الملائكة قبره .قال ابن عدى وهذا الحديث يرويه عن عبيد الله أبو مقاتل السمرقندى.حدثنا مكى بن عبدان، حدثنا محمد بن عقيل بن خويلد، حدثنا أبو صالح خلف بن يحيى قاضى الرى، حدثنا أبو مقاتل عن عبد العزيز بن أبى رواد، عن عبد الله بن طاووس، عن أبيه، عن ابن عباس إن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم قال :من قبل بين عينى أمه كان له سترا من النار.قال ابن عدى وهذا منكر إسنادا ومتنا، وعبد العزيز بن أبى رواد، عن طاووس ليس بمستقيم، وأبو مقاتل هذا له أحاديث كثيرة ويقع فى أحاديثه مثل ما ذكرته أو أعظم منه وليس هو ممن يعتمد على رواياته (الكامل فى ضعفاء الرجال، ج٣، ص ٢٩٦، تحت رقم الترجمة ٥١٣ ،حفص بن سلم أبو مقاتل السمرقندى)

و قال أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسى: من زار قبر أمه كان له عمرة :فيه حفص بن سلم أبو مقاتل السمرقندى متروك الحديث (معرفة التذكرة فى الأحاديث الموضوعةرقم الحديث ٨٠٦ ،حرف الزاى)

و قال محمد بن طاهر المقدسى:من زار قبر أبيه ، أو أمه ، أو عمته ، أو خالته ، أو أحد من قرابته ، كانت له حجة مبرورة ، ومن كان زائرا لهما ، حتى يموت زارت الملائكة قبره،رواه أبو مقاتل السمرقندى حفص بن سلم:عن عبيدالله ، عن نافع ، عن ابن عمروأبو مقاتل متروك الحديث (ذخيرة الحفاظ، رقم الحديث ٥٣٢١)

و قال ابن الجوزى: حديث من زار قبر أبيه أو قرابته زارت الملائكة قبره فيه أبو مقاتل حفص السمرقندى -متهم به -عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر(:تلخيص كتاب الموضوعات ، رقم الحديث ٩٤١)

طريق آخر :أنبأنا إسماعيل بن أحمد أنبأنا حمزة أنبأنا أبو أحمد بن عدى حدثنا أحمد بن حفص السعدى حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا خاقان السعدى حدثنا أبو مقاتل السمرقندى عن عبيدالله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :من زار قبر أبيه أو أمه أو عمته أو خالته أو أحد من قراباته كانت له حجة مبرورة ، ومن كان زائرا لهم حتى يموت زارت الملائكة قبره "قال أبو حاتم بن حبان :ليس لهذا الحديث أصل يرجع إليه ، وحفص يأتى بالاشياء المنكرة ، وقال ابن مهدى :لا تحل الرواية عنه .قال المصنف قلت :حفص هو اسم أبى مقاتل .باب تزاور الموتى فى أكفانهم فيه عن أبى هريرة وأنس(الموضوعات لابن الجوزى،لابن الجوزى)

و قال السيوطى: (ابن عدى) حدثنا أحمد بن حفص السعدى حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا خاقان السعدى حدثنا أبو مقاتل السمرقندى عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر مرفوعا من زار قبر أبويه أو أمه أو عمته أو خالته أو أحد من أقربائه كانت له كحجة مبرورة ومن كان زائرا لهم زارت الملائكة قبره قال ابن حبان ليس لهذا الحديث أصل وأبو مقاتل حفص بن سليم يأتى بالأشياء المنكرة(للآلى المصنوعة فى الأحاديث الموضوعة)

Idara Ghufran

عبرت کدہ (حضرت آدم علیہ السلام: قسط۹) مولانا طارق محمود

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَ بْصَارِ﴾

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت آدم وحوا کا زمین پر اترنا

آدم کا زمین پر اترنا بطور سزا نہیں بلکہ مقصد کی تکمیل کے لئے تھا

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ عزت وجلال سے جب حضرت آدم وحوا کی خطا معاف کردی گئی، اوران کی توبہ قبول کرلی گئی، لیکن زمین پر اترنے کا حکم منسوخ اورختم نہیں فرمایا، البتہ حکم کا طرز بدل دیا گیا، چنانچہ پہلے تو حکم کا طرز حاکمانہ اورسزا کے طور پر تھا۔ [۱]

اب اس حکم کے طرز کو بدل کر حکیمانہ کردیا گیا، اورحضرت آدم کا زمین پر بھیجنا خلافت کے اعزاز کے ساتھ ہوا، اسی لئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جنت سے زمین پر منتقلی کا فرمان اس طور پر صادِر ہوتا ہے کہ ساتھ ساتھ خلافتِ ارضی کا اعزاز بھی ہے، اور آدم کی ساری اولاد کے لئے یعنی نوعِ انسانی کے لئے دنیاوی زندگی کے متعلق مکمل آسمانی وربانی دستور اور منشور بھی، پورا ضابطۂ حیات بھی وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کردیا جاتا ہے۔ [۲]

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ

---

[۱] جیسا کہ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ"

''اور ہم نے کہا کہ تم نیچے اُترو، تم میں سے بعض بعضوں کے دشمن ہوں گے''

اور سورہ طٰہٰ میں ارشاد ہے کہ:

قُلْنَا اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا (سورہ طٰہٰ آیت ۱۲۳)

یعنی''دونوں کے دونوں جنت سے اترو''

[۲] قلنا اهبطوا منها جميعا -قيل الهبوط الاول من الجنة والثانی من السماء الی الأرض -وقيل كرر للتأكيد او لاختلاف المقصود فان المقصود من الاول العقاب علی المعصية ومن الثانی التكليف (التفسير المظهری، ج ۱ ص ۸۵، سورة البقرة)

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ .وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ. هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ(سورة البقرة ، رقم الآيات ۳۸، ۳۹)

یعنی’’ہم نے حکم فرمایا کہ اتر پڑو اس جنت سے سب کے سب، پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی بھی ہدایت، تو جو بھی اتباع کرے گا میری اس ھدایت کی، تو نہ کچھ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔اور جو لوگ کفر کریں گے اور جھٹلائیں گے ہمارے احکام کو، یہ لوگ ہوں گے دوزخ والے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے‘‘

کیونکہ روئے زمین پر آنے میں اور بھی ہزاروں حکمتیں اور مصلحتیں مضمر اور چھپی ہوئی تھیں، مثلاً حضرت آدم وحوّا کی نسل سے فرشتوں اور جنات کے علاوہ ایک نئی انسانی مخلوق کا وجود میں آنا اور ان کو (فرشتوں کے مقابلہ میں) ایک طرح کا اختیار دے کر شرعی احکام کا مکلّف بنانا پھر ان میں خلافت قائم کرنا، شرعی حدود اور احکام نافذ کرنا، تاکہ یہ نئی مخلوق ترقی کر کے اس مقام پر پہنچ سکے جو بہت سے فرشتوں کو بھی نصیب نہیں، اور ان مقاصد کا ذکر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہی ان الفاظ میں کر دیا گیا تھا کہ:

’’اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً‘‘

(میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں)

اسی لئے اس کے ساتھ ہدایت بھیجنے کا ذکر ہے جو خلافت کے فرائضِ منصبی میں سے ہے۔

رنج وغم سے نجات صرف فرمانبرداروں کے لئے ہے

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ:

’’فَمَنۡ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ‘‘

یعنی’’جو بھی اتباع کرے گا میری اس ھدایت کی، تو نہ کچھ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے‘‘

اس میں آسمانی ہدایات کی پیروی کرنے والوں کے لئے دو انعام مذکور ہیں، ایک یہ کہ ان پر کوئی خوف نہ ہوگا، دوسرے وہ غمگین نہ ہوں گے۔

خوف: آئندہ پیش آنے والی کسی تکلیف ومصیبت کے اندیشہ کا نام ہے اور حزن کسی مقصد ومراد کے فوت

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

ہوجانے سے پیدا ہونے والے غم کو کہا جاتا ہے۔

غور کیا جائے تو عیش وراحت کی تمام انواع واقسام کا ان دولفظوں میں ایسا احاطہ کر دیا گیا ہے کہ آرام و آسائش کا کوئی فرد اور کوئی قسم اس سے باہر نہیں، پھر ان دونوں لفظوں کی تعبیر میں ایک خاص فرق کیا گیا ہے کہ خوف کی نفی تو عام انداز میں کر دی گئی، مگر حزن کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ لَا حُـزْنَ عَـلَيْهِمْ، بلکہ بصیغۂ فعل لایا گیا، اور اس کی ضمیر فاعل کو مقدم کر کے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ فرمایا گیا، اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ کسی چیز یا مراد کے فوت ہونے کے غم سے آزاد ہونا صرف ان ہی اولیاء اللہ کا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایات کی مکمل پیروی کرنے والے ہیں، ان کے سوا کوئی انسان اس غم سے نہیں بچ سکتا خواہ وہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو یا دنیا کا بڑے سے بڑا مالدار، کیونکہ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جس کو اپنی طبیعت اور خواہش کے خلاف کوئی بات پیش نہ آئے اور اس کا غم نہ ہو۔ [1]

آیت کے آخری حصہ میں وَالَّـذِيْـنَ كَفَرُوْا سے یہ بتلا دیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے ان کا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم ہوگا، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس ہدایت کو ہدایت سمجھنے اور اس کی پیروی کرنے سے انکار کر دیں یعنی کفار۔

اور مومنین جو ہدایت کو ہدایت ماننے کا اقرار کرتے ہیں وہ عملاً کیسے بھی گنہگار ہوں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد بالآخر جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ [2]

حضرت آدم کا جنت سے خروج کب ہوا؟

کئی احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے خروج سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے خارجہ جمعہ کے دن ہوا تھا۔

---

[1] قولہ تعالی :(فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون) الخوف هو الذعر ولا یكون إلا فی المستقبل. وخاوفنی فلان فخفته أی كنت أشد خوفا منه ......والمعنی فی الآیة :فلا خوف علیهم فیما بین أیدیهم من الآخرة ولا هم یحزنون علی ما فاتهم من الدنیا .وقیل :لیس فیه دلیل علی نفی أهوال یوم القیامة وخوفها علی المطیعین لما وصفه الله تعالی ورسوله من شدائد القیامة إلا أنه یخففه عن المطیعین وإذا صاروا إلی رحمته فكأنهم لم یخافوا .والله أعلم(تفسیر القرطبی، ج ۱ ص ۳۲۹، سورة البقرة)

[2] عن أبی سعید، قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم " :أما أهل النار الذین هم أهلها، فإنهم لا یموتون فیها ولا یحیون، ولكن ناس أصابتهم النار بذنوبهم -أو قال بخطایاهم -فأماتهم إماتة حتی إذا كانوا فحما، أذن بالشفاعة(مسلم، رقم الحدیث ۳۰۶"۱۸۵")

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ، فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِیْہِ أُدْخِلَ الْجَنَّۃَ، وَفِیْہِ أُخْرِجَ مِنْھَا (مسلم، رقم الحدیث "۸۵۴" ۱۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہترین دن، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، اس دن میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا، اور اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا (مسلم)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث کے آخر میں ہے کہ:

وَخَلَقَ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فِیْ آخِرِ الْخَلْقِ فِیْ آخِرِ سَاعَۃٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَۃِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی الَّلیْلِ (مسلم، رقم الحدیث "۲۷۸۹" ۲۷، باب ابتداء الخلق وخلق آدم)

ترجمہ: اور (اللہ تعالیٰ نے) حضرت آدم علیہ السلام کو دوسری مخلوقات (زمین وآسمان، پہاڑ وغیرہ) کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد جمعہ کی عصر سے مغرب تک کی ساعتوں میں سے جو آخری ساعت ہے، اس ساعت میں پیدا فرمایا (مسلم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت آدم علیہ السلام کے جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کئے جانے کی روایت منقول ہے۔ [1]

---

[1] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللَّہُ عَنْھُمَا قَالَ :إِنَّ اللَّہَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ أَدِیمِ الْأَرْضِ فَسُمِّیَ آدَمَ، أَلَا تَرَی أَنَّ مِنَ وَلَدِہِ الْأَبْیَضَ وَالْأَسْوَدَ وَالطِّیبَ وَالْخَبِیثَ، ثُمَّ عَھِدَ إِلَیْہِ فَنَسِیَ فَسُمِّیَ الْإِنْسَانَ .قَالَ :فَوَاللَّہِ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ذَلِکَ الْیَوْمَ حَتَّی أُھْبِطَ "(الاسماء والصفات للبیھقی، رقم الحدیث ۸۱۷)

قال البوصیری:وعن ابن عباس -رضی اللہ عنھما " -أنہ سئل عن الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ فقال :اللہ أعلم، إن اللہ خلق آدم یوم الجمعۃ بعد العصر، فخلقہ من قبضۃ قبضھا من أدیم الأرض کلھا، ألا تری أن من ذریتہ الأحمر والآسود، والخبیث والطیب، ثم عھد إلیہ فنسی، فمن ثم سمی الإنسان، فباللہ، ما غابت الشمس من ذلک الیوم حتی ھبط إلی الدنیا."

رواہ مسدد موقوفا، ورجالہ ثقات(اتحاف الخیرۃ المھرۃ، تحت رقم الحدیث ۱۴۶۶، باب فضل یوم الجمعۃ وما جاء فی ساعتھا)

Idara Ghufran

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي: جَمَعَ اللّٰهُ فِيهِ أَبَاكُمْ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۳۷۱۸، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۱۰۲۸، المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۶۰۹۱) ۱

ترجمہ: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ وہ دن ہے، جس میں اللہ نے آپ کے باپ (آدم) کو جمع کیا (مسنداحمد)

اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ رَبَّهُ شَيْئًا فِيهَا إِلَّا آتَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ مَأْثَمًا أَوْ قَطِيعَةَ رَحِمٍ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٍ، وَلَا جِبَالٍ، وَلَا رِيَاحٍ، وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَنْ تَقُومَ فِيهِ السَّاعَةُ (مسند البزار، رقم الحديث ۳۷۳۸؛ المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۵۳۷۶، مسند احمد، رقم الحديث ۲۲۴۵۷) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، اس دن

---

۱ قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية مسند احمد)

وقال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير وإسناده حسن (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۳۰۵۹، باب حقوق الجمعة من الغسل والطيب ونحو ذلك)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، واحتج الشيخان بجميع رواته غير قرثع، سمعت أبا على القارء، يقول: أردت أن أجمع مسانيد قرثع الضبي فإنه من زهاد التابعين، فلم يسند تمام العشرة "

وقال الذهبي: صحيح.

۲ قال البزار: قَالَ: وَهَذَا الْكَلَامُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَإِسْنَادُهُ صَالِحٌ.

وقال الهيثمي: رواه أحمد والبزار إلا أنه قال فيه " :سيد الأيام يوم الجمعة "والطبراني في الكبير وفيه عبد الله بن محمد بن عقيل وفيه كلام وقد وثق، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۲۹۹۵، باب في الجمعة وفضلها)

وقال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

میں پانچ خصلتیں ہیں، ایک تو اس دن میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، دوسرے اسی دن انہیں جنت سے اتارا گیا، تیسرے اسی دن اللہ نے حضرت آدم کو وفات دی، چوتھے اس دن میں ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ بندہ اپنے رب سے جس چیز کا بھی اس وقت میں سوال کرتا ہے، تو اس کا رب اسے عطا کرتا ہے، جب تک گناہ کا یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے، پانچویں اس دن میں ہی قیامت قائم ہوگی، اور کوئی بھی مقرب فرشتہ اور آسمان اور زمین اور پہاڑ اور ہوا اور سمندر ایسا نہیں، جو جمعہ کے دن سے اس وجہ سے نہ ڈرتا ہو (یعنی ہر مقرب فرشتہ اس وجہ سے ڈرتا ہے) کہ اس دن میں قیامت قائم ہوگی (بزار، طبرانی)

اس طرح کی حدیث حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [۱]

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن پیدا فرمایا تھا، اور بعض روایات کے مطابق جمعہ کے دن عصر کے بعد، مغرب سے پہلے پیدا فرمایا تھا، اور جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا تھا، اور اسی دن جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا گیا تھا۔

حضرت آدم وحوا کا نزول کہاں ہوا؟

اس بارے میں قرآن مجید اور صحیح احادیث میں دنیا کی کسی جگہ کو متعین کر کے نہیں بتلایا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا کے اس حصہ میں اتارا گیا تھا، البتہ اسرائیلی اور تفسیری روایات میں حضرت آدم علیہ السلام کا سراندیپ (موجودہ سری لنکا) اور حضرت حوا کا جدہ (موجودہ سعودی عرب) میں اتارا جانا مذکور ہے، لیکن ان روایات کی حیثیت محض تاریخی روایات کی ہے، جو کسی صحیح اور معتبر سند سے منقول نہیں، محض ظن اور امکان کا درجہ رکھتے ہیں، جیسا کہ عموماً تاریخی روایات کا یہی حال ہے۔ [۲]

(جاری ہے............)

---

[۱] عن عمرو بن دينار، قال: سمعت ابن عمر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سيد الأيام عند الله يوم الجمعة؛ فيه خلق آدم أبوكم، وفيه دخل الجنة، وفيه خرج، وفيه تقوم الساعة (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ١٣٦٥٦)

[۲] وقلنا اهبطوا أى انزلوا إلى الأرض يعنى آدم وحواء وإبليس والحية فهبط آدم بسرنديب من أرض الهند على جبل يقال له نود، وأهبطت حواء بجدة وإبليس بالأبلة من أعمال البصرة والحية بأصبهان بعضكم لبعض عدو يعنى العداوة التى بين المؤمنين من ذرية آدم وبين إبليس (تفسير الخازن، ج ١ ص ٣٩، سورة البقرة)

Idara Ghufran

طب وصحت مفتی محمد رضوان

سیب (Apple) کے فوائد وخواص

سیب کو عربی زبان میں ’’تفاح‘‘ اور انگریزی زبان میں ’’Apple‘‘ کہا جاتا ہے۔

سیب اپنی غذائیت، توانائی اور لذت کے لحاظ سے دنیا کا مشہور ترین ترین پھل ہے، اور سیب اپنی بھرپور افادیت اور صحت بخش غذائیت کی وجہ سے قدیم زمانہ سے ہی انسانی توجہات کا مرکز رہا ہے، جس کا قدیم مذہبی وغیر مذہبی کتابوں، نوادرات اور آثارِ قدیمہ میں ذکر ملتا ہے۔

میٹھا سیب مزاج کے اعتبار سے گرم اور تر شمار ہوتا ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق تازہ سیب میں 84 فیصد پانی اور باقی ٹھوس مادہ ہوتا ہے، سیب میں فاسفورس تمام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

سیب میں فاسفورس کے اجزا بھرپور مقدار میں موجود ہوتے ہیں، اس کے مسلسل استعمال سے صحت وشباب میں اضافہ ہوتا ہے۔

روزانہ نہار منہ ایک یا دو سیب کھانے سے صحت قابل رشک ہوجاتی ہے۔

سیب میں فولاد کے اجزاء بھی موجود ہوتے ہی، اس لئے اس کا استعمال خون کے سُرخ ذرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے، اور چہرہ سرخ وشاداب بناتا ہے، اور جسم کو مضبوط وتوانا بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، طب ومیڈیکل کے ماہرین نے سر سے پاؤں تک کی مختلف بیماریوں کے لئے سیب کا متعدد شکلوں میں استعمال کیا ہے، اس سے عرق، شربت، مربہ، معجون، جوارش وغیرہ تیار کی جاتی ہیں، اور ایورویدک کے معالجین وماہرین نے اس کی مدد سے اپنے کئی کُشتے تیار کیے ہیں، جو اکثر بیماریوں میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔

سیب دماغ کو بھی طاقت دیتا ہے، اور اس میں فولاد کے اجزاء بھی کافی مقدار میں ہوتے ہیں، اس کا چھلکا وٹامن سے بھرپور ہوتا ہے، اس کے رَس میں جراثیم کشی اور انٹی سپٹک (یعنی بدبو دور کرنے کی خاصیت) پوری مقدار میں موجود ہوتی ہے، اور اس میں انسانی جسم کو نشونما اور طاقت دینے کے علاوہ مختلف بیماریوں سے حفاظت کی صلاحیت بھرپور انداز میں پائی جاتی ہے، سیب کے بارے میں انگریزی کی ایک

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

کہاوت مشہور ہے:

An apple a day,Keep the doctor away.

یعنی روزانہ سیب کا استعمال ڈاکٹر کو پاس نہیں آنے دے گا۔

کچھ سال پہلے میڈیکل کے بعض ماہرین نے اپنے ایک فیصلہ میں سیب کو دنیا کے تمام پھلوں کا بادشاہ اور انگور کو شہزادہ قرار دیا تھا۔

سیب کا استعمال جسم میں خون کے ذارّت بناتا ہے،اور چہرے کو سرخ وشاداب کرتا ہے۔

سیب کھانے سے ہاضمے کو تقویت ملتی ہے۔

سیب کے چھلکے میں وٹامن کی کثیر مقدار موجود ہوتی ہے،جس کی مقدار سیب کے اندرونی حصہ سے کہیں زیادہ ہوتی ہے،لہٰذا سیب کے اکسیری فوائد سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو چھلکے کے ساتھ کھایا جائے،اور سیب کے چھلکے کو ضائع نہ کیا جائے۔

سیب کو خوب چبا کر کھانا چاہیئے،خاص طور پر اس کے چھلکے کو،سیب کے اجزاء دانتوں کے مسوڑھوں میں جذب ہو کر دانتوں کی مضبوطی کا بھی باعث بنتے ہیں۔

سیب کو نہار منہ کھانے سے یا سیب کا نہار منہ جوس پینے سے سینے کے درد اور دل کے کئی امراض میں افاقہ ہوتا ہے،خاص طور پر انجائنا کے مرض میں سیب کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

سیب معدہ میں پیپسین کو تیز کرتا ہے جس سے ہاضمہ میں مدد ملتی ہے،اور بھوک لگتی ہے،جگر کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے،سیب کھانے سے جسم میں چستی اور صلاحیت بڑھتی ہے،اور سُستی دور ہوتی ہے،کیونکہ یہ معدہ میں پہنچ کر قوتِ ہضم کو متحرک کرتا ہے،اور معدہ اور جگر کے فعل کو تیز کرتا ہے،جس سے خون کی پیدائش کا عمل بڑھ جاتا ہے۔

سیب گردوں کی صفائی کے لیے بھی بہترین ٹانک ہے،اور سیب،پیشاب کے زیادہ اخراج کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔جسم کو سوڈیم کی فراہمی کم ہونے سے گردوں کو آرام ملتا ہے،اس کا میلک ایسڈ،یورک ایسڈ کو خارج کر کے گھٹیا اور جوڑوں کے درد کے مریضوں کو صحت یاب کرنے کا باعث ہے۔

سیب میں فاسفورس کے اجزا موجود ہوتے ہیں،اور فاسفورس دماغ اور ہڈیوں کی اصلی غذا ہے،اس لئے یہ

Idara Ghufran

دماغ، رگوں اور ہڈیوں کے لئے بھی مقوی ہے۔

دماغی کام کرنے والوں کے لیے سیب ایک موثر غذائی ٹانک ہے اس سے قوتِ حافظہ بڑھتی ہے، اس لئے سیب طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے ایک لاجواب تحفہ ہے۔

ایک یا دو سیب لے کر نمک لگا کر صبح خالی پیٹ خوب چبائیں تین چار روز کے استعمال سے ہاضمہ کی خرابی، اور دماغی کمزوری کی وجہ سے مستقل سر درد کے مریضوں کو آرام آجاتا ہے۔

آج کل دماغی کمزوری کے مریض عام ہیں بلکہ وہ زیادہ تر نزلہ زکام میں مبتلاء نظر آتے ہیں، جو دراصل دماغی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ طالب علموں کو اکثر امتحانوں میں نزلہ زکام کی شکایت ہو جاتی ہے، اگر دماغی طاقت کا علاج کر لیا جائے تو ایسا نزلہ ٹھیک ہو جاتا ہے، یہ نقطہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے، ادویات سے اس لیے آرام نہیں آتا کہ نزلے کی اصل وجہ دماغی کمزوری ہوتی ہے، جس کو دور کرنے کی تدبیر نہیں کی جاتی۔

کھانا کھانے سے دس پندرہ منٹ پہلے ایک یا دو عمدہ اور اعلیٰ سیب چھلکا اتارے بغیر کھانے کے نتیجہ میں چند روز کے اندر دماغی کمزوری کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

ایک پکا ہوا سیب کوٹ لیں یا اس کا رَس نکال لیں، کوٹے ہوئے سیب یا اس کے رَس میں مصری ملائیں اور صبح ناشتے سے پہلے کھانسی کے مریض کو پلائیں، جس کے نتیجہ میں کھانسی ختم ہو جاتی ہے۔

خشک کھانسی میں بلا ناغہ آٹھ دس دن میٹھے سیب کا استعمال سودمند ثابت ہوتا ہے۔

کچے سیب کا جوس نکال لیں یا کوٹ کر نچوڑ لیں۔ اس میں نمک ملا کر پلائیں، اس سے قے کو فوراً آرام آجاتا ہے۔

پیٹ کے کیڑوں کے لئے سیب کا استعمال بڑا مفید ہے، اس غرض کے لئے مریض کو بچہ ہو یا بڑا، رات کے وقت ایک یا دو سیب کھلائیں، اس کے بعد پانی بالکل نہ پلائیں، تقریباً ایک ہفتہ ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے ہلاک ہو کر فضلہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں، اور بچے اور بڑے تن درست و توانا ہو جاتے ہیں۔

صبح خالی پیٹ دو سیب کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے ایک دو ماہ میں صحت قابل رشک ہو جاتی ہے، اور چہرہ پر تروتازگی اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے، اور اعضائے رئیسہ کی جملہ کمزوریوں کو افاقہ، اور ان میں طاقت و قوت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

تازہ سیب کے جوس میں چٹکی بھر سیاہ مرچ سفید زیرہ اور نمک ملا کر پینے سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے، معدہ طاقتور ہوتا ہے اور غذا جزو بدن بننے لگتی ہے۔

خالی معدہ سیب کا کھانا بھوک بڑھاتا ہے، رات کو سوتے وقت اور صبح نہار منہ، چند سیب کھانا قبض کی شکایت کو رفع کرنے کا باعث ہے، البتہ معدہ کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے کچھ ترش سیب کا کھانا زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے۔

بڑے اور عمدہ سیب لے کر ان کے اندر سے بیج نکال دیں، اور پانی میں ہلکا سا جوش دیں، نیم پختہ ہونے پر چینی کی چاشنی ڈال کر تھوڑی دیر کے لیے آگ پر پکائیں، قوام گاڑھا ہونے پر آگ سے اتار کر شیشے کی بوتل یا برتن میں محفوظ کر لیں، بطور ناشتہ سنہری ورق میں لپیٹ کر استعمال کرنا دل اور دماغ کو طاقت دیتا ہے، اور خون کی کمزوری کی شکایت کو دور کرتا ہے۔

یوں تو سیب کے بے شمار فوائد ہیں، لیکن یہ دل کی خاص تقویت کا باعث ہے، اور دل کے مریضوں کے لئے سیب قدرت کا انمول تحفہ ہے، اس میں پوٹاشیم اور فاسفورس کی مقدار بہت زیادہ پائی جاتی ہے، لیکن سوڈیم (یعنی نمک) نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے، اس لئے دل کی گھبراہٹ، خفقان یعنی دل کی بے قاعدگی اور دل کی تمام تکلیفوں کی صورت میں اس کا مختلف طریقوں سے استعمال فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے، اور دل کے بے قاعدہ دھڑکنے پر، سیب کے ساتھ خالص شہد کا استعمال زمانہ قدیم سے موثر چلا آ رہا ہے۔

سیب کے تازہ یا خشک چھلکے سے نہایت خوش ذائقہ اور فرحت بخش چائے یعنی قہوہ تیار کیا جاتا ہے، جو عام طور پر چائے اور کافی کی طرح نقصان دہ نہیں ہوتا، بلکہ بہت قوت بخش ہوتا ہے، اس میں لیمو، چینی اور دودھ کے بجائے شہد ملانے سے اس کے فوائد دوگنے ہو جاتے ہیں، بوڑھے اور کمزور افراد کے لیے اس کا اثر تسلیم شدہ ہے، یہ قہوہ پیچش اور بخار کی کمزوری دور کرنے کے لیے بھی مشہور مقوی مشروب اور ٹانک اوولٹین کا کام دیتی ہے، جوڑوں کا درد رفع کرنے کے لیے اس کا مسلسل استعمال نہایت مفید ہے۔

اگر آنکھ دکھتی ہو، تو سیب کا ٹکڑا لے کر چاقو سے چھیل کر، اس کو مسلنے کے بعد دکھتی آنکھ کے اوپر رکھ دیں، اور اوپر سے ململ کے کپڑے کی پٹی باندھ دیں، دکھتی آنکھ کے لئے مفید ہے۔

سیب کا استعمال بچے کی ولادت سے پہلے خواتین کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے، اور چھوٹے بچے والی ماؤں کو بھی انتہائی مفید ہوتا ہے، چھ ماہ کے بچوں کو عمدہ قسم کے سیب کا رس دینے سے ان کی نشو ونما تیزی

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

سے ہوتی ہے۔

تازہ سیب کی ایک دو پھانکیں نرم کرکے، بچے کے منہ میں ڈالنے سے دانت نکلنے میں آسانی ہوتی ہے، اور مسوڑھوں کی تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔

تازہ اور عمدہ سیب چھلکا اتارنے کے بعد کدوکش کیا جائے، اور اس کا عرق نچوڑ کر معتدل آنچ پر پکا کر، شیرہ بنالیا جائے، پچیس سے پچاس گرام شیرہ میں، چھ گرام سے بارہ گرام تک سفوف شقاقل مصری ملاکر صبح کے وقت کچھ عرصہ تک متواتر کھائیں، جس کے بعد ہفتہ عشرہ میں کھایا کریں، اس کے ذریعہ سے قوتِ باہ بحال رہتی ہے، اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے معدہ میں تیزابیت زیادہ ہوجاتی ہے، انہیں تازہ سیبوں کا رس استعمال کرنا انتہائی مفید ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ یہ رس آنتوں کے نزلہ، قبض، جگر اور گردوں کی خرابی وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے، نیز گٹھیا اور یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے لئے بھی نفع بخش ہے۔

رس نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ تازہ اور عمدہ سیب لے کر، ان کو اچھی طرح دھویا جائے، پھر ان کو نچوڑ کر رس نکال لیا جائے، اور اگر اس رس کو درمیانی آنچ پر کچھ دیر پکا لیا جائے، تو پھر یہ خراب ہونے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

سیب کے بیجوں کو پیس کر، خشک پاؤڈر پیچش کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

سیب کے سرکہ کے فوائد وخواص

مشرقی اور عرب گھرانوں میں سرکے کا استعمال ایک قدیم روایت ہے جو مختلف اقسام کے کھانوں کی تیاری کے علاوہ سلاد میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ گوناگوں پھلوں سے تیار کئے جانے والے سرکوں میں سیب کا سرکہ Apple cider vinegar اس لحاظ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں انسانی جسم کے لئے بہت ضروری اجزاء مثلاً پوٹاشیئم اور وٹامن ڈی اور سی موجود ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ سرکہ اینٹی آکسیڈنٹس سے بھی مالا مال ہوتا ہے۔

قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والے ہربل ماہرین کے مطابق انسانی صحت کے لئے پوٹاشیئم ایک انتہائی اہم معدنی دولت ہے۔ سبز پتّوں والی سبزیاں، پودے اور درختوں کی کونپلیں، درختوں کی چھال، اُس کی جڑیں، انگور، اور سیب یہ تمام اشیاء پوٹاشیئم کے مواخذ ہیں، سیب کے سرکے میں موجود

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

پوٹاشیئم ناک، حلق اور پھیپھڑوں میں موجود اضافی بلغم کو خارج کرنے میں بھی مددگار رہتا ہے۔

یہ کہاوت تو بہت پرانی ہے کہ، روزانہ ایک سیب کھانے والا ڈاکٹر سے دور رہتا ہے۔لیکن واقعہ یہ ہے کہ سیب سے تیار شدہ سرکہ میں بھی وہ تمام اہم معدنیات اور وٹامنز موجود ہوتے ہیں جو اصل سیب کا خاصہ ہیں ۔سیب کو خواہ تازہ پھل کی صورت میں استعمال کریں، جوس کے طور پر پییں، یا اس سے تیار شدہ سرکہ سلاد پر چھڑک کر یا کھانوں میں استعمال کریں،سب میں انسانی جسم کے لئے اہم معدنیات موجود ہوتی ہیں۔جڑی بوٹیوں کے ماہرین کے مطابق سیب کا سرکہ چھلکا سمیت پورے سیب کو کچل کر تیار کیا جانا چاہئے، اس طرح جو سرکہ تیار ہوتا ہے اُس میں سیب کی تمام خصوصیات منتقل ہوجاتی ہیں۔سوائے شکر کے ،جو تیزابی ماڈے میں تبدیل ہوجاتی ہے اور یہی سرکہ کی خصوصیت ہے۔

کھانے کے وقت اگر پانی کے ایک گلاس میں دو بڑے چمچے کی مقدار سیب کا سرکہ ملا کر پی لیا جائے تو اس سے غذا ہضم کرنے والی نالیاں صحت مند رہتی ہیں اور اُن میں موجود صحت کو نقصان پہنچانے والے جرثوموں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

ایک ہربل تحقیق کے مطابق سیب کا سرکہ کو موٹاپا، حلق کی خراش، بلغمی کھانسی، نزلے کی وجہ سے ناک بند ہونے، دمہ، نرخرے کی سوزش، بڑھاپے میں ذہن و یادداشت کی کمزوری، یہاں تک کے زہر خورانی کے امراض میں بھی مفید ہے۔

ہربل ماہرین کے مطابق حلق کی خراش کی صورت میں عام طور پر پانی میں سیب کے سرکہ کو ملا کر اُس سے غرارہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

سیب کا سرکہ کھانوں میں تو استعمال ہوتا ہی ہے، اس کے علاوہ جسم پر لیپ کے طور پر بھی مختلف امراض میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔بہت سے ایسے پودے ہوتے ہیں جن کو چھونے سے خارش کی شکایت ہوتی ہے، اگر اس طرح کی خارش کی شکایت پیدا ہوجائے تو سیب کا سرکہ اور پانی برابر مقدار میں ملا کر متاثرہ حصّے پر لگائیں، پھر اُسے خشک ہونے دیں۔بار بار اس آمیزے کو لگانے سے خارش کی شکایت ختم ہوجاتی ہے۔

وائرس سے پیدا ہونے والی ایک بیماری shingles میں مرکزی اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے اور اعصاب کے ساتھ جلد پر چھالے بھی ہوجاتے ہیں۔اس تکلیف میں سیب کا سرکہ کچھ ملائے بغیر متاثرہ جلد پر دن میں تین چار مرتبہ لگائیں اور اگر ممکن ہو تو رات کے وقت بھی تین، چار مرتبہ استعمال کریں۔اس سے

Idara Ghufran

خارش اور جلن کی شکایت ختم ہوجاتی ہے، بعض لوگوں کو رات کے وقت ٹھنڈے پسینے آنے کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ افراد اگر سونے سے پہلے اپنے جسم کو سرکہ ملے پانی سے صاف کرلیں تو رات کے وقت پسینے کی تکلیف سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔ جل جانے کی صورت میں بھی متاثرہ حصّے پر سیب کا سرکہ لگایا جاسکتا ہے، جس سے درد کی شدّت کم ہوجاتی ہے۔

ٹانگوں کی رگ پھولنے کی بیماری varicose vein میں انتہائی شدید درد محسوس ہوتا ہے، اس تکلیف میں سیب کا سرکہ دن اور رات کے اوقات میں متاثرہ حصّے پر مالش کرنے سے درد میں کافی کمی ہوجاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس تکلیف میں دن میں دو مرتبہ پانی سے بھرے گلاس میں دو بڑے چمچے کی مقدار سرکہ ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔ جس سے ایک ماہ کے اندر فرق محسوس ہونے لگتا ہے۔ داد ایک قسم کی جلدی بیماری ہے جو ایک مخصوص قسم کے پھپھوند سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بحکمِ الٰہی ایک سے دوسرے کو منتقل بھی ہوسکتی ہے، داد سے متاثرہ جلد پر اُنگلیوں کی مدد سے سیب کا سرکہ دن میں پانچ، چھ مرتبہ لگانے سے بہت زیادہ افاقہ ہوتا ہے۔ سیب کے سرکہ کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ سر میں خشکی، گنج پن، لو لگنے سے سر میں درد، زہریلے حشرات کے کاٹنے یا ڈنک مارنے، پٹّھوں، جوڑوں کے درد، ایڑیوں کے پھٹنے میں بھی اس کا بیرونی استعمال مفید قرار دیا گیا ہے۔

بسلسلہ: آدابُ المعاشرت اضافہ و اصلاح شُدہ تیسرا ایڈیشن

کھانے پینے کے آداب

کھانے پینے اور دعوتِ طعام کی اسلامی تعلیمات، ہدایات اور سنن و آداب

کھانے پینے کے شرعی و طبّی قواعد و ضوابط اور فوائد و منافع مفاسد و مضرات

اور علمی و تحقیقی پہلوؤں پر مدلّل بحث

مؤلف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی پاکستان

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اخبارِ ادارہ

مولانا محمد امجد حسین

ادارہ کے شب وروز

☐......۲۸/ذوالحجہ۱۴۳۵ھ و ۶، ۱۳، ۲۰، ۲۷/محرم الحرام ۱۴۳۶ھ متعلقہ مساجد میں حسب معمول جمعہ کے وعظ و مسائل کی نشستیں ہوئیں۔

☐......یکم، ۸، ۱۵، ۲۲/محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بروز اتوار ہفتہ وار اصلاحی مجلس دن دس بجے حسب سابق منعقد ہوتی رہی۔

☐......۲۸/ذوالحجہ بروز جمعہ بعد مغرب دارالافتاء میں راولپنڈی اسلام آباد کے اہل علم ارباب افتاء حضرت مدیر صاحب کی طرف سے عشائیہ میں مدعو تھے۔ معزز مہمان تشریف لائے، کھانے کے بعد رات دس بجے تک سنجیدہ و باوقار یادگار علمی مجلس رہی۔ درج ذیلِ اہل علم حضرات نے شرکت کی: مفتی دوست محمد صاحب (دارالافتاء لال مسجد اسلام آباد) مفتی ریاض محمد صاحب (دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن) مفتی شکیل احمد صاحب (جامعہ محمدیہ چائنا چوک اسلام آباد) مفتی احسان الحق صاحب (دارالافتاء لال مسجد اسلام آباد) مفتی منظور احمد صاحب (اسلامک ریسرچ سنٹر، بحریہ ٹاؤن راولپنڈی) مفتی انس رضوان صاحب (کامسیٹس یونیورسٹی واہ کینٹ کیمپس) مفتی عبدالواحد صاحب (کامسیٹس یونیورسٹی اٹک کیمپس) مفتی عبداللہ صاحب (کوثر مسجد امر پورہ راولپنڈی) اور ادارہ کے احباب اہل علم۔

☐......۹/محرم، پیر، بعد عشاء حضرت مدیر صاحب کی مع اہلِ خانہ ووالدہ صاحبہ اور بھائی صاحبان کے حکیم محمد فیضان کے گھر (ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی) میں کھانے کی دعوت تھی۔

☐......۲۷/ذوالحجہ، جمعرات، حضرت مدیر صاحب اور دیگر احباب ادارہ تفریحی دورے پر اسلام آباد کے ایک پارک تشریف لے گئے، بعد مغرب واپسی ہوئی۔

☐......۱۵/محرم، جمعرات، حضرت مدیر صاحب اور اساتذہ ادارہ، جناب صاحبزادہ قاری عبدالباسط صاحب (جدہ، سعودی عرب، حال مقیم: مدرسہ انس تحفیظ القرآن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی) کی دعوت پر عصرانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے، بعد مغرب مفتی محمد یونس صاحب کے گھر کھانے کی دعوت میں شرکت، اور بعد عشاء واپسی ہوئی۔

☐......۱۲/محرم جمعرات بعد ظہر حضرت مولانا نعمان اللہ صاحب دامت برکاتہم (استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی) مولانا ابرار حسین ستی صاحب (سابق رفیق دارالافتاء، ادارہ) اور ان کے ہمراہ مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن صاحب (علی پور، اسلام آباد) دارالافتاء تشریف لائے۔ حضرت مدیر صاحب کے ساتھ علمی مجلس عشاء تک رہی۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

□......۱۴/محرم، بروز ہفتہ، مولانا محمد الیاس کوہاٹی صاحب (مدیر: مدرسہ شریعۃ الاسلام، چوہڑ چوک، راولپنڈی) ادارہ تشریف لائے، حضرت مدیر صاحب سے ملاقات کی۔

□......۱۶/محرم، بروز پیر، حضرت مدیر صاحب واساتذہ ادارہ، جناب شوکت محمود صاحب (جامع مسجد روڈ، محلّہ امام باڑہ، راولپنڈی) کے گھر میں رات کے کھانے پر مدعو تھے۔

□......۱۹/محرم، حضرت مدیر صاحب اور اساتذہ ادارہ، اور جناب فرقان خان وعدنان خان صاحبان تفریحی دورہ پر اسلام آباد کے پارک تشریف لے گئے، قبل مغرب واپسی ہوئی۔

□......۲۵/محرم، بروز بدھ، بعد ظہر، مفتی محمد نوید طارق صاحب (خطیب جامع مسجد مدنی، فوجی کالونی پیرودھائی) کچھ احباب کے ساتھ تشریف لائے، دارالافتاء میں حضرت مدیر صاحب سے ملاقات ومجالست ہوئی۔

قرآن محل

شرح صحیح مسلم

تالیف: شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

شرح "مقدمہ" صحیح مسلم (جلد اول) صفحات: 576 ہدیہ: 600 روپے

راویان "مقدمہ" صحیح مسلم (جلد دوم) صفحات: 528 ہدیہ: 600 روپے

القاسم اکیڈمی: جامعہ ابوہریرہ: خالق آباد، نوشہرہ، کے پی کے۔ فون: 0346-4010613

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530

اخبارِ عالم حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

21/اکتوبر/2014ء، بمطابق 25/ذی الحجہ/1435ھ: پاکستان: ایکولائشن سرچارج، نیا ٹیکس لگا کر بجلی 30 پیسے فی یونٹ مہنگی 22/اکتوبر: پاکستان: قادری نے اسلام آباد میں دھرنا ختم کردیا 23/اکتوبر: پاکستان: کینیڈین پارلیمنٹ پر حملہ فائرنگ، ایک فوجی ہلاک، 2 زخمی، حملہ آور بھی مارا گیا 24/اکتوبر: پاکستان: کوئٹہ مولانا فضل الرحمان خودکش حملے میں محفوظ، فائرنگ اور بم دھماکے میں 13 افراد جاں بحق 25/اکتوبر: پاکستان، بھارت اور چین سمیت 21 ممالک نے ایشیائی بینک قائم کرلیا 26/اکتوبر: پاکستان: دہلی میں مسلم کش فسادات، ہندوؤں نے بازار لوٹ کر آگ لگادی، کرفیو نافذ، پتھراؤ فائرنگ سے 5 زخمی، 33 گرفتار 27/اکتوبر: پاکستان: سمندری طوفان ''نیلوفر'' کراچی سے 300 کلومیٹر دور، ریڈ الرٹ جاری 28/اکتوبر: پاکستان: فیول ایڈجسٹمنٹ، نیپرا نے بجلی کی قیمتوں میں 52 پیسے فی یونٹ اضافہ کردیا 29/اکتوبر: پاکستان: پنجاب کی صنعتوں کو 3 ماہ کے لئے گیس فراہمی بند کرنے کا فیصلہ 30/اکتوبر: جنگی جرائم کا الزام، امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کو سزائے موت 31/اکتوبر: پاکستان: وزیرِاعظم نے وزراء کے غیرضروری بیرونی دوروں پر پابندی لگادی یکم/نومبر: پاکستان: وزیرِاعظم کی زیرِ صدارت کابینہ کا اجلاس، پٹرول 9.43، مٹی کا تیل 8.16 روپے سستا 2/نومبر: پاکستان: پٹرول سستا ہونے پر اکثر پمپ بند، بعض پرانے نرخوں پر بیچتے رہے، شہری خوار، فائدہ عوام تک پہنچایا جائے، وزیرِاعظم کا وزیرِ اعلیٰ کو خط۔ ٹرانسپورٹ کرایے، لاہور میں 8 پشاور میں 15 فیصد کم، چینی سستی آٹا مہنگا 3/نومبر: پاکستان: لاہور واہگہ بارڈر پر خودکش دھماکہ، خواتین وبچوں سمیت 57 شہید، 123 زخمی، پورے پورے خاندان لقمہ اجل بن گئے 4/نومبر: پاکستان: تبلیغی جماعت کے بزرگ مولانا جمشید صاحب انتقال فرماگئے، صدر، وزیرِاعظم کا اظہارِ افسوس 5/نومبر: (تعطیلِ اخبارات) 6/نومبر: پاکستان: نارووال بھارتی ساختہ گولہ پھٹنے سے 3 بچے جاں بحق، بچے کھلونا سمجھ کر کھیلتے رہے 7/نومبر: پاکستان: موٹروے فیض پور انٹرچینج کے قریب بس ویگن تصادم، 5 افراد جاں بحق، 28 زخمی 8/نومبر: پاکستان: آئی ایس آئی سربراہ رضوان اختر نے عہدہ سنبھال لیا 9/نومبر: پاکستان: پاکستان، چین میں توانائی منصوبے سمیت اربوں ڈالرز کے 19 معاہدے 10/نومبر: پاکستان: انسداد کرپشن، وزیرِ اعظم نے پارلیمنٹیرینز کے ترقیاتی فنڈز ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا

Idara Ghufran

✍ 11 /نومبر: پاکستان: ایل پی جی 10 روپے کلو سستی، 15 نومبر سے مزید کمی کا اعلان ✍ 12 /نومبر: پاکستان: خیر پور بس اور ٹرک میں ہولناک تصادم، 60 مسافر جاں بحق ✍ 13 /نومبر: پاکستان: پاکستانی طالب علم کا اے لیول میں 30 اے لے کر عالمی ریکارڈ، کوہاٹ کے ہارون طارق نے 87 اے گریڈ حاصل کر کے 6 ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیئے ✍ 14 /نومبر: پاکستان: بیلسٹک میزائل شاہین ٹو حتف کا کامیاب تجربہ، 1500 کلومیٹر تک نشانہ کو ہدف بنا سکتا ہے ✍ 15 /نومبر: پاکستان: تن سازی کے لئے غیر معیاری ادویات کا استعمال بڑھ گیا، وٹامنز کی رجسٹریشن نہ ہونے کے باعث جان لیوا فوڈ سپلیمنٹ فروخت کئے جا رہے ہیں ✍ 16 /نومبر: پاکستان: شرح سود میں 0.5 فیصد کمی، بجلی پر سبسڈی میں کٹوتی سے مہنگائی بڑھے گی، سٹیٹ بینک ✍ 17 /نومبر: پاکستان: جہلم تحریک انصاف کی ریلی پر فائرنگ، 9 کارکن زخمی، وزیرِ اعلیٰ کا نوٹس ✍ 18 /نومبر: پاکستان کا شاہین ون اے حتف IV بیلسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ ✍ 19 /نومبر: پاکستان: پولیو کے 5 اور کیس سامنے آ گئے، رواں سال تعداد 253 ہو گئی ✍ 20 /نومبر: پاکستان: وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے خاندانوں کے لئے مراعات دوگنی کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری۔

Idara Ghufran

Contact us: idaraghufran@yahoo.com Ph: +92515507530